ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

[illegible]

ریاض النسوان

۱۲۸۵

من تصنیف جناب مولانا مولوی قاضی الملک بهادر مرحوم مغفور به اهتمام

منشی زین العابدین در مطبع مجمع الاخبار مدراس مطبوع شد
۱۲۸۵

باطن ہاتھ کے انگلیوں کا قبل یا دبر کو اپنے یا غیر کے بغیر کپڑے کے لگے وضو لگانے ہارے کی ٹوٹتی ہی پھر عمداً لگاوے یا سہو سے لگے اگر انثیین کو یا جانور کے فرج کو لگے
یا انگلیوں کا سر لگے تو وضو باطل نہین جو چھوا کسی نامحرم کے بدن کو چھیا اور چھینے سے وضو لامس و ملموس کا ٹوٹتا ہی مگر نامحرم بچا جو حد شہوت کو نہین
پہنچا ہی اُسے مس کرنے سے وضو باطل نہین ہوتی ہی اور جو محرم علی التابید نسب کا یا رضاع کا یا مصاہرت کا ہی اسکو مس کرنے سے وضو نہین باطل ہوتی اور جو محرم علی التابید
نہین ہی مثلاً سالی یا خلیری ساس انکو چھووین تو وضو باطل ہوتی ہی اور اگر نامحرم کے دانت یا ناخن یا بال کو کہین مس کرین تو وضو باطل نہین ہوتی **باب غسل کے
بیان مین** غسل کرنا جنابت اور حیض و نفاس سے اور بچہ نکلنے سے اگرچہ علقہ رہے یا مضغہ رہے فرض ہی اور غسل میت کو دینا بھی واجب ہی اور جنابت
دو چیز سے لازم ہوتا ہی پہلا جماع کرنا یعنے حشفہ یا قدر اسکا فرج مین یا دبر مین آدمی کے داخل کرنا پھر زندہ یا میت رہے بالغ رہے یا نہ رہے دوسرا منی نکلنا اگرچہ خواب
مین نکلے اور علامت اسکی بدفعات نکلنا یا نکلے بعد لذت حاصل ہونا اور اسمین بو خرمے کے پھول کی یا خمیر کی کچے پن مین اور خشک ہو بعد اسکے
کی سفیدی کی رہنا اور عورت غسل کئے بعد مرد کی منی اسکے فرج سے نکلے اگر شہوت منقضی ہوئی رہے تو غسل کرنا واجب ہی کسواسطے کہ
عورت کی اسمین مختلط رہینگی اور اگر شہوت منقضی نہووے تو غسل نہین ہی کسواسطے کہ منی عورت کی اسمین مخلوط نہین ہی اور اگر کوئی اپنے کپڑے
پر یا بچھانے پر منی دیکھے اور دوسرے شخص سے ہونے کی احتمال نہین ہی تو غسل کرنا واجب ہی اور غسل مین دو چیز فرض ہین پہلا نیت کرنا کہ مین غسل کرتا
ہون رفع جنابت کیواسطے یا رفع حدث کے واسطے یا غسل فرض کرتا ہون یا غسل حیض کرتی ہون یا غسل نفاس کرتی ہون اور یہ نیت بدن اول جز دھونے
وقت کرنا دوسرا تمام بدن اور بدن کے بال اور بالون کے جڑان اور کانون کے سوراخ جو ظاہر ہین دھونا اور اسیطرح ختنہ نہین ہوا اسو شخص قلفے کے اندر کا جز
دھونا اور عورت ثیبہ قضا حاجت کے وقت بیٹھے تو جس قدر موضع فرج کا ظاہر ہوتا ہی اسقدر دھونا اور غسل مین غرارہ کرنا اور ناک مین پانی لینا سنت ہی
فرض نہین اور اگر آنکھ کے اندر بال نکلے تو اسکا دھونا فرض نہین اور اسیطرح چوٹی کے بال کھولنا واجب نہین مگر جب کہ پانی اندر نہ پہنچے تو
وہ چوٹی کھولنا واجب ہی اور اکمل غسل کا یہہ ہی کہ اول بسم اللہ کہنا اور نجاست جو بدن پر ہی دور کرنا اسکے بعد وضو کرنا اور جھلدیون کا جاگا
جو ہی مثلاً کان و ناف کو خوب ہاتھ پھیر کے دھونا اور تین بار سر پر پانی ڈالنا اور انگلیون سے سر کے بالون کا خلال کرنا بعدہ تین دفعہ سیدھے بازو پر اور تین بار بائین بازو پر پانی
ڈالنا اور جہان تک کہ ہاتھ پہنچتا ہی اُسے خوب ہاتھ لگانا اور غسل کے بعد کلمۂ شہادت اور دعا جو وضو مین کہے ہین پڑھنا اور غسل کے آگے پیشاب کرنا اور عورت جب
حیض یا نفاس کا غسل کرے تو مستحب ہی مشک یا اور کوئی خوشبوئی روئی پر یا اور کوئی کپڑے پر لگا کے قبل مین پہنے رکھنا اور کھڑے پانی مین غسل کرنا مکروہ ہی
اگر کسی پر دو غسل فرض ہے تو ایک غسل دونون سے کفایت کرتا ہی اور فرض غسل کرنے سے سنت غسل حاصل نہین ہوتا اسیطرح سنت غسل کے نیت سے
فرض غسل حاصل نہین ہوتا **فصل** جسکو حدث ہووے تو نماز پڑھنا اور طواف کرنا اور سجدۂ تلاوت کرنا اور سجدۂ شکر کرنا اور قرآن شریف کو مس کرنا حرام ہی اسیطرح
قرآن کے ورقون کو اور اسکی جلد کو چھونا اور صندوق کو جو اسمین مصحف ہی اسکو چھونا حرام ہی اگرچہ کپڑے پر سے ہووے اور سامان کے ساتھ ملفوف کو
بے وضو اٹھانا درست ہی اور بن چھونے کے قرآن لکھنا حرام نہین اور اسیطرح بے وضو ورقون کو لکڑی سے پھیرنا درست ہی قرآن کے آیتین جو تلاوت کے
واسطے نہین لکھتے ہین چنانچہ تعویذون مین یا کپڑون پر یا پیسون پر لکھتے ہین بے وضو انکا مس کرنا روا ہی اور تفسیر کے کتابون کو مس کرنا روا ہی
اگر قرآن بہت رہے تفسیر کم رہے تو اسوقت مس کرنا درست نہین اور قرآن تختے پر پڑھنے کے واسطے جو لکھتے ہین اسکا مس کرنا بھی بالغ پر
حرام ہی اور ممیز بچہ پڑھنے کے واسطے مس کرنا درست ہی اور آیتان قرآن کے دیوار پر یا کپڑون پر لکھانے پر لکھنا مکروہ ہی اور نجس چیز سے قرآن لکھنا
حرام ہی اور قرآن پر تکیا لگانا حرام ہی اور قرآن کے تین واضح لکھنا اور نقطے و اعراب کرنا مستحب ہی اور قرآن کو زبانی پڑھنے سے دیکھ کر پڑھنا افضل
ہی اور قرآن پڑھتے وقت اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پکار کے کہنا مندوب ہی اور بیٹھ کے قرآن پڑھنا اور قبلے کی طرف منہ
کرنا اور تدبر و خشوع سے اور خوش آواز سے پڑھنا اور صبح کے وقت یا پہلی شب کو ختم کرنا اور ختم کے بعد دعا کرنا مستحب ہی اور قرآن یاد کرکے

بھول جانا بڑی گناہ ہی اور بغیر علم کے قرآن کے معنے کرنا حرام ہی **فصل** محدث پر جو چیزان حرام ہین جب لو حایض و نفسا پر بھی حرام ہین اسکے سوا یہ چیز دو چیز
حرام ہین ایک قرآن قصد سے قرأت کیے پڑھنا اگر ارادہ ذکر کا کرکے قرآن کی آیت پڑھے تو جایز ہی دوسر مسجد مین درنگ کرنا اور جنابت والا مرد یا عورت سونا یا کھانا
چاہے تو سنت ہی اول فرج دھونا اور ہاتھ دھونا پھر وضو کرنا بعد و اپنے کام مین مشغول ہونا **باب تیمم کے بیان مین** کسیکو بسبب مرض کے وضو و غسل کرنے سے ضرر
ہوتا ہی یا پانی خرچ کرنے سے تشنہ رہجاتا ہی یا پانی نہین ملتا ہی تو چاہیے کہ تیمم کرے اور جسکو پانی آخر وقت ملنا یقین ہی تو پانی کے واسطے انتظار کرنا افضل ہی اگر یقین نہین تو تیمم جلد
کرکے نماز پڑھنا افضل ہی اور مرض جسکے واسطے تیمم کرنا روا ہی وہ مرض ہی کہ پانی لگنے سے نفس ہلاک ہوتا ہی یا کوئی عضو تلف ہوتا ہی یا منفعت عضو کی زایل ہوتی ہی
یا مرض زیادہ ہونیکا اندیشہ ہی یا مرض دیر کھینچتا ہی یا عضو ظاہر پر عیب نمودار ہوتا ہی بشرطیکہ طبیب عادل خبر دے یا خود بعض آزمایش سے جانے اور اگر نہین تو تیمم کرنا روا نہین اگر پانی کا
استعمال ہونے سے عیب عضو پوشیدہ پر ظاہر ہوتی یا پوشیدہ عضو پر عیب ظاہر ہوتا ہی تو تیمم مباح نہین اگر پانی کے استعمال سے ایذا ہوتی ہی لیکن بیماری کا کچھ خوف نہین تو تیمم کرنا درست
نہین **فصل تیمم کے ارکان مین** تیمم کے ارکان چھ ہین پہلا مٹی خالص پاک رہنا اگر مستعمل مٹی پر یا بالو پر یا چونے پر یا گچ پر یا گندک پر یا ہڑتال پر جو سیمنٹ تا یا عزاروں
وغیرہ مخلوط ہی تیمم کرے تو درست نہین دوسرا قصد کرکے مٹی اعضا پر نقل کرنا اگر ہوا سے مٹی اڑ کے پڑے اور وہی مٹی سے مسح کیا تو درست نہین تیسرا مٹی پر
ہاتھ مارتے وقت دل سے نیت کرنا اور منھ کا مسح شروع کیے تک نیت دل مین رہنا اور نیت نماز مباح ہونے کی کرنا اگر نیت رفع حدث یا جنابت یا طہارت کی کرے تو درست نہین
چوتھا منھ کا مسح کرنا اور داڑھی جو ظاہر ہی اسپر بھی مسح کرنا پانچوان دونون ہاتھ کو کہنیون تک مسح کرنا چھٹوان ترتیب نگاہ رکھنا اور مٹی دوبار لینا ایکبار منھ کے
واسطے اور ایک بار ہاتھون کے واسطے فرض ہی اور دو مرتبے سے زیادہ لینا مکروہ ہی **فصل** سنتان تیمم کے اول بسم اللہ کہنا اور سیدھے ہاتھ کو بائین ہاتھ پر تقدیم کرنا
اور ہاتھ کا مسح اسطرح سے کرنا کہ بائین ہاتھ کے انگوٹھے کے سوا باقی انگلیونکو سیدھے ہاتھ کے انگلیون کی پشت پر رکھنا اور سیدھے ہاتھ کے پشت پر مسح کرنا جب منکھ تک پہنچے
تو انگلیون کو ہاتھ کے کنارے طرف ضم کرنا اور کہنی تک کھینچنا اسکے بعد بائین ہاتھ کی ہتیلی کو سیدھے ہاتھ کے باطن طرف پھیر لینا اور منکھ تک مسح کرنا جب منکھ تک پہنچے
تو بائین ہاتھ کا انگوٹھا سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے پر پھیرانا اور بائین ہاتھ کا مسح بھی اسی طور سے کرنا اسکے بعد ایک ہتیلی کو دوسری ہتیلی پر پھیرنا اور سنت
ہی پورا مسح کیے تک ہاتھ عضو سے نہ اٹھانا اور انگلیان مٹی پر مارتے وقت کشادہ رکھنا اور مٹی ہاتھ پر زیادہ رہے تو جھٹک دینا اور انگوٹھی پہنا ہو تو پہلے
ضرب کے وقت نکالنا سنت ہی مگر دوسرے ضرب کے وقت انگوٹھی نکالنا فرض ہی اور مسح کو مکرر نہ کرنا اور سنت ہی کہ منھ قبلے کے طرف کرنا اور تیمم کے بعد کلمۂ شہادتین
پڑھنا **فصل** وضو جن چیزون سے باطل ہوتا ہی تیمم بھی اُن چیزون سے باطل ہوتا ہی اسکے سوا پھر جو شخص پانی مفقود ہونے کے سبب سے تیمم کیا ہی تو بمجرد ملنے پانی
کے تیمم باطل ہوتا ہی اور مسافر وغیرہ جو لوگ کہ تیمم کرکے نماز پڑھنے سے نماز اُن کے ذمہ سے ساقط ہوتی ہی ویسا شخص تکبیر تحریمہ نماز کی باندھے بعد پانی موجود
ہو تو نماز قطع کرکے طہارت کرنا افضل ہی اگر قطع نہ کرین تو بھی روا ہی مگر وقت تنگ رہے تو نماز قطع کرنا حرام ہی اور اگر تیمم کرکے نماز پڑھنے سے نماز ساقط نہین
ہوتی ہی جیسا کہ مقیم پانی موجود نہونے کے سبب سے تیمم کرے یا مسافر نیت اقامت کی کرے تو بمجرد پانی موجود ہونے کے نماز باطل ہوتی ہی اور اگر مریض کو بیچ اثنا
نماز مین شفا حاصل ہو تو بھی یہی حکم ہی اور ایک تیمم سے ایک ہی نماز فرض پڑھنا ہی ایک نماز سے زیادہ پڑھنا درست نہین اور سنت نمازان جتنے چاہیے سو پڑھے
سکتا ہی اور تیمم نماز کا وقت آئے بعد کرنا قبل وقت کے کیے تو باطل ہی اگر کوئی شخص بسبب عذر عام کے تیمم کیا ہی تو اس پر نماز قضا کرنا نہین جیسا کہ پانی نہونے کے
سبب سے مسافر تیمم کیا ہی یا مرض کے سبب سے کسی نے تیمم کیا اور اگر کوئی شخص پانی اور مٹی کچھ نہ پاوے تو فقط فرض نماز ادا کرنا بعد پانی یا مٹی ملے کے نماز قضا کرنا اور اگر کوئی
شخص بہت سردی کے سبب سے تیمم کیا تو وہ نماز قضا کرنا اسپر واجب ہی اور جو شخص زخم پر پٹی باندھا ہی یا فصد کرکے پٹی باندھا ہی یا پھایا اور کوئی چیز لگایا ہی اور اسکے
نکالنے مین ضرر ہی تو اعضاء صحیح کو دھونا اور اُس پٹی وغیرہ پر مسح کرنا اور تمام پٹی وغیرہ پر مسح کرنا واجب ہی اور اگر وہ پٹی اعضاء تیمم پر ہے تو اسکا مسح
کرنا فرض نہین پر سنت ہی اور پٹی پر مسح کرکے نماز جو پڑھے ہین صحت کے بعد اون نمازون کا قضا کرنا واجب نہین بشرطیکہ پٹی باندھتے وقت طاہر رہے اور پٹی باندھنے
مین قدر حاجت سے افزود نہ باندھے اور وہ پٹی اعضاء تیمم پر نہ رہے اگر پٹی باندھتے وقت محدث تھا یا قدر حاجت سے افزود باندھا تھا اور اسکے نکالنے مین ضرر تھا یا

اس طور سے کہ ہاتھ کو پانی مین تر کرکے پٹی پر پھیرنا ۱۲ منہ

دونون وہ عضو مریض دھو تے وقت کرنا غسل میں تھی اعضا تیمم پر تھی تو اُن نمازون کا قضا کرنا واجب ہی اور وضو کے وقت مسح کرنا ہی اسمین شرط ہی مسح اور تیمم دونون وہ عضو مریض دھوتے وقت کرنا اور اگر غسل

مین بہہ شرط نہین لیکن سنت ہی اول تیمم کرکے بعد غسل کرنا اور اگر کسی شخص کو زخم وضو کے چار عضو ہی اور محل فرض کستین پورا احاطہ نہین کیا ہی تو وہ تین تیمم کرنا

منھ کے واسطے ایک تیمم اور دونون ہاتھون کے واسطے ایک تیمم اور دونون پانون کے واسطے ایک تیمم اور تھوڑے سر کا مسح تو کفایت کرتا ہی اُسکے واسطے

تیمم ضرور نہین اگر تمام سر بھی جراحت ہی تو چار تیمم کرنا اور اگر سب اعضا پر جراحت شامل ہی تو ایک تیمم بس ہی اور اگر زخم پر پٹی نہین ہی لیکن پانی لگنے سے ضرر

ہی تو جس قدر عضو صحیح ہی اسکو دہونا باقی کے واسطے تیمم کرنا جیسا ہی رہتے سو وقت کرتے تھے اور اگر زخم پر تیمم کے مٹی پھیرنا ممکن ہی تو پھیرنا اگر ممکن ہے نو نہ پھیرنا اور زخم

اور پانی سے مسح کرنا ور جب نہین اور اگر کسی شخص کو سیلا کے آبلے ہین اور چھالون کے درمیان جو جاگا ہی اسکو دھونے مین اندیشہ ہی تو اسکا حکم مریض عضو سا ہی اور جو

شخص عضو صحیح کستین دھوتا ہی اور باقی کے واسطے تیمم کرکے نماز فرض پڑھتا ہی وہ شخص جب دوسری فرض نماز پڑھنا چاہے اور اسکو حدث نہین ہوا ہی تو فقط

تیمم کا اعادہ کرنا خواہ جنب ہو یا محدث اور اگر جنب زخم جو غیر اعضاء وضو پر ہی اسکے واسطے غسل کرکے تیمم کرے اور فرض نماز پڑھے بعد اسکو حدث وضو ہو تو

تو تیمم باطل نہین ہوتا پس فقط وضو کرکے سنت نماز پڑھنا اور جو شخص چنگا ہوا اور اسکو طہارت باقی تھا تو تیمم باطل ہوتا ہی چاہیے کہ پٹی وغیرہ کا موقوف ہونا

جنب رہے یا محدث لیکن محدث اسکے بعد کے جو اعضا ہین اُن اعضا کو بھی دھونا لازم ہی طہارت کرنا ضرور نہین **باب مسح موزے کے بیان مین**

موزے پر مسح کرنا درعوض پانون دھونے کے جایز ہی بشرطیکہ طہارت کامل کئے بعد موزہ پہننا اور وہ موزے مسح کرنے کی صلاحیت رکھنا یعنی محل فرض

جو ہی اسکو موزے ساتر رہنا اور وہ موزہ پہن کے چلے جانا اور پانی اسمین نفوذ نہ کرنا اور وہ موزہ پاک رہنا نجس نہ ہونا اور موزون کے اوپر جو محل فرض کے

تین سا تر ہین تھوڑا مسح کرنا فرض ہی اگر نیچے موزے کے یا ایڑی پر اُسکے مسح کرے تو صحیح نہین اور مستحب ہی موزون کے اوپر اور نیچے اور پیچھے خطوط کھینچا

اور موزون کو دھونا مکروہ ہی اور مسح تین بار مکرر کرنا بھی مکروہ ہی اور شہر مین رہنے ہارے کو ایک رات دن تک مسح کرنا درست ہی اور مسافر کو تین رات

دن مسح کرنا جایز ہی بشرطیکہ سفر قصر و مباح کا رہے اگر سفر قصر نہ رہے یا سفر گناہ کا رہے تو تین روز تک مسح کرنا صحیح نہین بلکہ ایک رات دن مسح کرے

اور موزے کے مسح کا وقت پہنے بعد جب سے کہ حدث ہوا تب سے شروع ہوتا ہی اور جب مدت مسح کے تمام ہوے یا موزہ نکالے یا موزہ پھٹ جاوے یا پانون دھوے

تو مسح باطل ہوتا ہی پھر اگر وہ شخص نماز مین ہے تو نماز باطل ہوتی ہی اور جب مسح باطل ہوا اور اس شخص کو وضو ہی تو پانون دھونا کفایت کرتا ہی

اور اگر جنابت و حیض ہووے تو موزہ نکال کے غسل کرنا واجب ہی **باب حیض کے بیان مین** جس عورت کو نو برس کی عمر کے بعد لہو دکھائی دیوے

اور ایک رات دن یا پندرہ رات دن تک جاری رہے تو وہ حیض ہی پھر کسی رنگ کا ہووے اس سے ظاہر ہوا کہ اقل مدت جو عورت کو حیض آنا شروع ہوتا ہی نو برس

ہین اور اقل مدت حیض کا ایک رات دن ہی اور اکثر اسکا پندرہ رات دن ہین اور غالب اسکا چھ یا سات رات دن ہین اور اقل مدت پاکی کا درمیان دو حیض

کے پندرہ رات دن ہین اور غالب کا باقی مہینا ہی بعد غالب حیض کے اور اکثر کو کچھ حد نہین اور کسی عورت کو لہو بند ہو کے پندرہ روز کے اندر پھر دکھائی دیوے

تو وہ بھی حیض ہی اور جس عورت کو حیض یا نفاس ہووے تو وہ عورت نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور قرآن کی تلاوت کرنا اور مسجد مین جانا اور مرد کے ساتھ

صحبت کرنا یا مرد ما بین ناف اور زانو کے لذت حاصل کرنا حرام ہی جب تک کہ پاک نہ ہووے اور حیض و نفاس کا غسل نہ کرے اگر حج مین ہووے تو بھی کعبے کا طواف

نہ کرنا اور حیض و نفاس کے حالت مین وطی کرنا بڑی گناہ ہی اگر کوئی شخص اس حالت مین جماع کرنا حلال جانے تو کافر ہوتا ہی اور کھانا جو حایض پکاتی ہی یا آٹا

گوندتی ہی سو اسکو کھانا مکروہ نہین اور نفاس اسکو کہتے ہین جو بچہ تولد ہووے بعد خون جاری ہوتا ہی اور پیش از تولد کے جو نمود ہوتا ہی وہ خون نفاس

نہین اور اقل مدت نفاس کا ایک لحظہ ہی اور غالب چالیس رات دن ہی اور اکثر اسکا ساٹھ رات دن ہی اگر عورت عصر کے وقت پاک ہووے تو اُس روز کی

ظہر اور عصر کی نماز اسپر واجب ہوتی ہی اگر عشا کے وقت پاک ہووے تو شام کی اور عشا کی نماز واجب ہوتی ہی اور ماہ رمضان کے روزے جو حیض کے

سبب سے نہین رکھتی ہے اسکا قضا کرنا واجب ہی اور صبح صادق کے بعد حیض آنے سے جو روزہ کھولی ہی اسکو بھی قضا کرنا واجب ہی اور حیض منقطع ہوے

بعد اگرچہ روزہ رکھنا آگے غسل کرنے کے درست ہی لیکن صبح ہونے کے آگے غسل کرنا افضل ہی اور اگر غسل صبح کے بعد کئے تو بھی نیت روزے کی

[illegible]

صبح ہونے کے آگے کرنا لیکن فرض یہ ہی کہ غسل آفتاب نکلنے کے آگے کرنا تا صبح کی نماز ادا ہووے اگر پیش از طلوع آفتاب کے غسل کرے اور نماز صبح اُس سے فوت ہووے
تو ایسی عذاب آخرت کے ہوگی چاہئے کہ توبہ کرے لیکن روزہ درست ہی جبکہ نیت پیش از طلوع صبح صلوٰۃ کے گئی ہووے اور یہ غسل کرنا تب وقت مین فرض ہی خواہ
رمضان ہووے یا نہ ہووے اور عورت جب حیض سے پاک ہووے تو غسل کرنا اُسپر واجب ہوتا ہی پھر دو روز مین پاک ہووے یا تین روز میں یا چار روز مین اور ستا دن یا نو دن
کی انتظاری کرنا جایز نہیں جیسا کہ بعض نادان عورتان کرتے ہیں اور عورت کو تین حیض کے ایام کی نماز قضا کرنا واجب نہیں بلکہ مکروہ اور بدعت ہی

فصل استحاضہ کے بیان مین

جو خون عورت کی فرج سے خارج ہوتا ہی اور تعریف حیض و نفاس کا اُسپر صادق نہیں آتا ہی وہ خون کو استحاضہ کہتے ہیں اور حکم اسکا مثل سلس
البول اور سلس المذی کے ہی پس مستحاضہ عورت اُسی حالت سے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور مرد اُنکے ساتھ صحبت کرنا درست ہی اور ایک وضو سے ایک ہی نماز فرض مع نفل
پڑھنا اور مستحاضہ عورت کو ضروری ہی قبل وضو یا غسل کے احتیاط کرنا اسطرح سے کہ تمام خون دھونا اور فرج پر کپڑا مضبوط باندھنا اور اگر روئی فرج کے اندر رکھنے کی
احتیاج ہو تو رکھنا واجب ہی بشرطیکہ روزہ دار نہ ہووے اور اسکے رکھنے سے کچھ اذیت نہ ہووے اور پٹی باندھے بعد جلد طہارت کرکے نماز پڑھنا اور واجب نماز کا
وقت داخل ہوئے بعد وضو کرنا اور ہر فرض نماز واسطے احتیاط کرنا اگرچہ پٹی مضبوط ہے اور نماز جلد ادا کرنا اور بغیر سبب کے نماز جو دیر سے پڑھے تو وضو باطل ہوتی ہی
چاہئے کہ تازہ وضو کرنا اور اگر سبب سے تاخیر کرے تو جایز ہی مثلاً ستر نگاہ دھانپنے یا جماعت کا انتظار کرے اور عورت احتیاط کرے بعد اگر خون بے تقصیر اسکے
نکلے تو کچھ ضرر نہیں اور اگر خون نکلنے میں اسکی کچھ تقصیر ہی مثلاً پٹی مضبوط نہیں باندھی ہی تو نماز اور وضو دونو باطل ہیں اور اگر شفا حاصل ہووے یا خون نماز وقت
مین اسقدر منقطع ہوا کہ اس عرصے مین وضو کرکے نماز پڑھ سکتی ہے تو بھی وضو باطل ہوتی ہی اور جس شخص کے تئین مرض سلس البول وغیرہ کا ہی اسکا حکم مثل حکم مستحاضہ کے
ہی اور اگر مرض سلس المنی کا ہی تو وہ شخص احتیاط کرنا اور ہر نماز فرض واسطے غسل کرنا واجب ہی

فصل مستحاضہ چار قسم پر ہی

اول مبتداٗ ممیزہ وہ اُس عورت کو کہتے ہیں کہ اسکے تئین حیض سابق میں نہیں آیا تھا اور خون اسکا دو طور پر ہی قوی اور ضعیف پس ضعیف سو استحاضہ ہی اور قوی حیض بشرطیکہ قوی پندرہ رات
دن سے زیادہ اور ایک رات دن کم نہ رہے اور ضعیف پندرہ رات دن سے کم نہ رہے اور ضعیف پندرہ رات دن رہنے سے یہ مراد ہی کہ علی الاتصال ضعیف بنا پس اگر
ایک دن قوی اور دو دن ضعیف دیکھے گی تو جملہ ضعیف پندرہ رات دن سے اگرچہ زیادہ ہی لیکن اتصال فوت ہونے کے سبب سے اسکو ممیزہ نہ کہینگے اور قوی کے تئین
علامت ہین ایک رنگ ہی پس سیاہ قوی ہی بہ نسبت سرخ کے اور سرخ قوی ہی گلابی سے اور گلابی قوی ہی زرد سے دوسرا گاڑھا پن تیسرا بدبو ہونی ہی پھر جسمین یہ اوصاف
زیادہ رہے تو وہ قوی ہی اور کم رہے تو ضعیف ہی عورت جو مبتداٗ ہی پھر ممیزہ رہے یا نہ رہے اور عورت جو معتادہ ہی خون نمود ہوتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا پس اگر ایک
رات دن کے اندر منقطع ہووے تو وہ حیض نہیں نماز وغیرہ قضا کرنا اور اگر ایک رات دن سے زیادہ رہا پر پندرہ رات دن سے تجاوز نہیں کیا تو وہ حیض ہی خواہ قوی رہے یا
ضعیف رہے اور اگر پندرہ رات دن سے زیادہ رہا تو وہ مستحاضہ ہی پس ہر ایک اپنے حکم طرف رد کرنا یعنے اگر مبتداٗ ممیزہ ہی تو قوی کو حیض لینا اور اگر مبتداٗ غیر ممیزہ ہی
ایک رات دن حیض شمار کرنا اور معتادہ ہی تو اپنے عادت کو یا خون قوی کو اعتبار کرنا اور اس شمار کے اوپر جو ایام مین نماز اور روزہ قضا کرنا پھر دوسرے مہینے مین رنگ
دیکھ کے نماز پڑھنا اور ایام مردوہ پر جو دن زیادہ ہوئے ہین اس ایام مین طاہرہ کے موافق کرنا پس اگر اکثر ایام حیض کے گذر نگے آگے دوسرے مین شفا حاصل ہوئی تو تمام حیض ہی
چاہئے کہ اعادہ غسل کا کرنا دوسری عورت مبتداٗ غیر ممیزہ ہی اور تمیز اسکو جو نہین ہی یا اسواسطے نہین کہ اسمین شرطان تمیز کے نہین یا اسواسطے کہ خون کے سب
اوصاف متحد ہین پس ویسی عورت اگر ابتدا حیض کو یاد نہ رکھے تو اسکا حکم متحیرہ کا حکم ہی اور اگر ابتدا حیض کو یاد رکھی ہی تو ابتدا مہینے سے ایک رات دن کو حیض مین
شمار کرے اور باقی انتیس رات دن طہر مین لیوے مگر اس اثنا مین اس عورت کو تمیز حاصل ہووے تو اُس تمیز طرف عود کرنا تیسری عورت معتادہ غیر ممیزہ ہی اُسکا حکم یہ ہی
کہ ایام اور اوقات جو اسکے عادت کے تھے اُنہین کے طرف رد کرنا اور عادت ایک مرتبہ حیض آنے سے ثابت ہوتی ہی پس اگر پہلے مہینے مین پانچ روز حیض رہا اور دوسرے
مہینے مین مستحاضہ ہوئی تو پانچ روز طرف رد کرنا اور اگر ہمیشہ پانچ روز حیض رہتا تھا مگر بعد ایک مہینے مین چھے روز رہا اسکے بعد کے مہینے مین مستحاضہ ہوئی تو
چھے روز کو حیض مقرر کرنا اور اگر عادت مختلف رہے انتظام باقی ہی مثلاً ایک مہینے مین تین روز حیض تھا دوسرے مہینے مین پانچ روز اور تیسرے مہینے مین سات روز اور
چوتھے مہینے مین تین روز اور پانچوین مہینے مین پانچ روز اور چھٹوین مہینے مین سات روز پھر اسکے بعد مستحاضہ ہوئی تو اُسی عادت کے طرف رد کرنا اور اگر

دور مین انتظام باقی نہ رہا مثلا چوتھے دور مین مستحاضہ ہوی ساتوین دن طرف رد کرنا اور اگر دور کی کیفیت بھول گئی ہے لیکن عادت یاد ہے تو چاہئے کہ
مین تین روز حیض لینا اور اکثر عادت جو تھی اسکے آخر تک احتیاط کرنا اور ہر نوبت کے آخر غسل کرنا اور اگر عادت مختلف ہی اور انتظام بھی نہین لیکن استحاضے کے قبل کے
مہینے کی عادت یاد ہی تو اوسی کے طرف رد کرنا اور اکثر عادت جو تھی اوسکے آخر تک احتیاط کرنا اور اگر عادت آگے کے مہینے کی یاد نہین تو اسکا حکم اگلے حکم کے ساتھ ہے مثلا تین مہینے
حیض واسطے لینا اور اکثر عادت جو تھی اوسکے آخر تک احتیاط کرنا اور اگر اسکو اول مہینے مین ہمیشہ پانچ روز حیض آتا تھا اور ایک مہینے مین چار روز آیا اوسکے بعد
آیا تو اوسی کے طرف رد کرنا اور اگر فقط وقت متغیر ہوا ہی مثلا اول مہینے مین شروع کے پانچ روز حیض آیا دوسرے مہینے مین دوسرے پانچ روز آیا تو اوسی کے طرف
رد کرنا اور دور اسکا پینتیس دن ہوگا جبکہ دور ثالث مین تیسرے پانچ روز حیض آیا یا استحاضہ ہوئی اور اگر پانچ روز اول مہینے کے حایضہ ہوئی اور بیس روز پاک رہی
بعد پانچ دن آخر مہینے کے حایض ہوئی اور بیس دن پاک رہی پیشتر مستحاضہ ہوی تو خون جب سے کہ مستمر رہا اسکے شروع سے پانچ روز حیض مقرر کرنا اور
اوسکے بعد بیس روز طہر کے شمار کرنا اور اگر آخر کے پانچ دن کے بعد پاک نہین ہوئی بلکہ خون مستمر رہا تو بھی اول کے پانچ روز کو حیض لینا اور دور اسکا پچیس دن ہوگا
اور اگر دوسرے پانچ دن کے بعد فقط چودھا دن پاک رہی مین بعد مستحاضہ ہوئی تو ایک دن فرو کر کے پندرہ دن طہر کے لینا اور اسکا دور بیس روز
کا ہوگا اور مستحاضہ کے بیان مین مہینے جو ہین اس سے مراد تیس روز کا مہینہ ہے چوتھی معتادہ ممیزہ ہے اگر عادت و تمیز دونو متفق ہین اسطرح سے کہ اول
مہینے کے مثلا پانچ روز حیض آتا تھا باقی پچیس روز پاک رہتی تھی جب مستحاضہ ہوئی تو وہی حیض کے پانچ دن خون قوی دیکھی اور باقی ایام مین خون ضعیف
دیکھی تو اوسی پانچ دن کو حیض کے شمار کرنا اور اگر عادت و تمیز موافق نہ رہے اور دونون کے درمیان مین اقل طہر کا فاصل ہے تو تمیز پر عمل کرنا مثلا اگر پانچ
روز حیض آتا تھا مستحاضہ ہوئی بعد دس روز خون قوی دیکھی مین بعد خون ضعیف دیکھی تو دس روز کو حیض لینا اور اگر دونون خون کے درمیان مین فاصلہ اقل طہر کا
ہووے مثلا پانچ دن عادت کے جو تھے اسکے بعد بیس روز خون ضعیف دیکھی پھر پانچ روز خون قوی دیکھی بعد اسکے پھر خون ضعیف دیکھی تو پانچ دن اول کے جو عادت کے

فصل احوال مین متحیرہ کے

تھے وہ حیض ہے اور قوی جو ہی وہ حیض دوسرا ہے متحیرہ اس عورت کو کہتے ہین کہ اپنے حیض کی عادت بھول جاوے اور تمیز بھی
نہ رہے اور متحیرہ کے تین احوال ہین اول یہ ہے مقدار اور حیض کا وقت سب بھول جاوے تو حایض پر جو چیزین حرام ہین سو اوس پر بھی وہی چیزین حرام ہین
مثلا مس مصحف اور مرد کی مقاربت اور قرآن کی قراءت مگر نماز مین قراءت جایز ہے اور طاہرہ پر جو چیزین لازم ہین اوس پر بھی لازم ہین مثلا نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا اور
طواف کعبے کا کرنا اور ہر فرض نماز واسطے وقت ہوئے بعد غسل تازہ کرنا لیکن غسل کر کے تاخیر سے نماز پڑھے تو غسل باطل نہین ہوتا ہے جیسا وضو باطل ہوتی تھی اور
متحیرہ رمضان کے سالم مہینے کے روزے رکھنا اور رمضان ہوئے بعد پھر تیس روزے پے در پے رکھے تو اٹھائیس روزے اگر رمضان کامل ہے یا ستائیس روزے اگر رمضان
ناقص ہے تو حاصل ہوتے ہین باقی کے دو روزے کے واسطے ایک روز روزہ رکھنا اور اوسکے تیسرے دن اور پانچوین روز اور سترھوین روز اور انیسوین روز بھی
روزہ رکھنا دو روزے حاصل ہوتے ہین دوسری حالت حیض کا وقت یاد ہے لیکن مقدار ایام کا یاد نہین اسکو غسل لازم نہین مگر خون منقطع ہونے کے احتمال کے وقت غسل
کرنا مثلا اسکے تئین تیس روز کے بعد حیض آتا تھا تو ایک رات دن حیض ہے اور باقی کے چودہ دن ہونے تک احتمال ہی چاہئے کہ یہ چودہ دن احتیاط کرنا اور
باقی کے پندرہ دن طہارت ہے تیسری حالت مقدار عادت کا یاد ہی لیکن ایام نہین یاد نہین تو اسکا حکم پہلے حالت والی کے حکم سا ہے

کتاب الصلوٰۃ

ہر مسلمان عاقل
و بالغ پر رات دن مین پانچ نماز فرض ہین ظہر کے چار رکعت فرض ایک سلام سے عصر کے چار رکعت فرض ایک سلام سے مغرب کے تین رکعت فرض ایک
سلام سے عشا کے چار رکعت فرض ایک سلام سے صبح کے دو رکعت فرض ایک سلام سے اگر کسی انسان کو بسبب عذر شرعی کے نماز فوت ہووے تو اسکو قضا کرنا فرض ہے
عذر شرعی اسکو کہتے ہین کہ غفلت سے سو جاوے اور ہشیار نہ ہووے اسمین نماز کا وقت گذر جاوے یا نماز پڑھنے بھول جاوے اور وقت آخر ہووے اگر کوئی دنیا کے
کامون مین مشغول ہو کے نماز قضا کرے یا سستی سے نماز چھوڑ دیوے تو وہ عذر مقبول نہین چاہئے کہ توبہ کرے سب حالت مین پھر وہ نماز قضا کرنا فرض ہے اور
حدیث مین آیا ہے کہ کوئی شخص جان بوجھ کر ایک رکعت نماز قضا کرے تو حق تعالی اسکو اسی ہزار برس تک اوس جہان کے کہ ایک دن اسکا یہان کے ہزار
برس کا ہے عذاب کریگا

فصل نماز کے اوقات مین

ظہر کے نماز کا وقت آفتاب ڈھلے بعد سے سایہ ہر چیز کا سوا سایہ اصلی کے

اس چیز کے برابر ہو تک رہتا ہے اسکے بعد عصر کی نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور آفتاب غروب ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن جب آفتاب زرد ہو جاوے تو نماز پڑھنا مکروہ ہے جب آفتاب
غروب ہوا مغرب کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور سرخ شفق ہے تب تک باقی رہتا ہے جب شفق غائب ہوئی عشا کی نماز کا وقت آتا ہے صبح صادق نکلنے تک رہتا ہے جب صبح صادق
نکلے تو وقت نماز صبح کا شروع ہوتا ہے آفتاب کے نکلنے تک باقی رہتا ہے اور نماز اول وقت میں پڑھنا افضل ہے آخر وقت میں پڑھنے سے اور نماز وقت میں ایک رکعت باقی رہ جاتا
وقت گئے بعد ہووے تو ساری نماز ادا ہی ہے لیکن کوئی شخص نماز دیرے ایسے تنگ وقت میں بے ضرورت پڑھا تو گنہگار ہوتا ہے **فصل نماز پانچ وقتوں میں** پڑھنا حرام ہے پہلا
آفتاب نکلتے وقت یہاں تک کہ آفتاب ایک نیزہ کے مقدار بلند ہو جاوے دوسرا آفتاب برابر سر کے ہووے یہاں تک کہ ڈھلے تیسرا آفتاب زرد ہو جاوے یہاں تک کہ غروب ہو جاوے چوتھا عصر
نماز کے بعد پانچواں صبح کی نماز کے بعد اور مکے کی مسجد میں نماز پڑھنا ان اوقات میں مکروہ نہیں اور جمعہ کے روز استوا کے وقت نماز پڑھنا بھی مکروہ نہیں اور جو نماز کا سبب مقدم ہے اسکو
ان اوقات میں پڑھنا مکروہ نہیں مثلا نماز جنازہ اور نذر اور قضا اور تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد اور جسکا سبب مقدم نہیں مثلا نماز استخارہ اور نماز احرام پڑھنا مکروہ ہے اگر کوئی شخص
مسجد میں فقط نماز مکروہ وقتوں میں پڑھنے واسطے داخل ہو کے تحیۃ المسجد پڑھے تو مکروہ ہے **فصل اذان و اقامت میں** فرض نمازوں میں ہر دو میں پر اذان اور اقامت کہنا
سنت ہے پھر اکیلے ہو یا جماعت ہو اور عورتان بھی قامت کہنا سنت ہے انکو اذان دینا مندوب نہیں لیکن اگر عورت آہستہ اذان دیوے تو مکروہ بھی نہیں مگر چلا پکار کے
اذان دی کہ اجنبی مرد سنا تو حرام ہے اور اگر نمازان فوت ہوئے ہین تو پہلے نماز کے واسطے اذان دینا اور ہر نماز کے واسطے اقامت کہنا سنت ہے اور سنت نمازوں میں
اقامت کہنا سنت نہیں اور نماز کے وقت کے آگے اگر اذان دیوے تو درست نہیں مگر صبح کے وقت دو اذان دیا جاتا ہے ایک صبح صادق کے آگے اور ایک صبح صادق کے بعد
اور اذان میں تکبیر کہے بعد کلمہ شہادتین کو دل آہستہ کہیکے پھر بعد پکار کے کہنا سنت ہے اور صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے بعد الصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا سنت ہے
اور اذان و اقامت کھڑے رہ کے کہنا اور منہ قبلے کے طرف کرنا اور انگلیان کان کے سوراخون میں رکھنا اور بلند چیز پر کھڑے رہ کے اذان دینا اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے
وقت منہ سیدھے طرف پھیرنا اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہنے کے وقت بائیں طرف پھیرنا سنت ہے اور شرط ہے موذن مسلمان و عاقل ہونا کافر دیوانہ بیہوش اذان دیوے تو صحیح نہیں اور
عورت یا خنثی مردوں کے واسطے اذان دیوے تو بھی صحیح نہیں اور محدث اور لڑکا اور فاسق اذان دیا مکروہ ہے جو شخص اذان کا آواز سنے تو مستحب ہے جو لفظ موذن کہتا ہے
آپ بھی کہنا مگر جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو اسکے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا اور اذان سے فراغت ہوئی بعد رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ بھیجنا اور یہ دعا مانگنا اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ
الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اور جب موذن صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو اسکے جواب میں صَدَقْتَ
وَبَرِرْتَ کہنا اور اذان کا جواب کہنے واسطے قرآن پڑھتا ہے تو بھی موقوف کر کے جواب دینا اگر متعدد موذنان ایک کے بعد ایک اذان دیوے تو سب کا جواب کہنا سنت ہے لیکن
اول کا جواب کہنا بہت اولی ہے اور جو شخص قضاء حاجت میں مشغول ہے یا جماع کرتا ہے تو اذان کا جواب دینا مگر اپنے حاجت سے فراغت ہوئی بعد اگر فاصلہ بہت رہے تو جواب کہنا
اگر فاصلہ بہت ہوا تو ضرور نہیں اور نماز پڑھنے والا اذان کا جواب دینا مکروہ ہے لیکن جواب کے الفاظ جو مستحب ہین وہ الفاظ کہنے سے نماز باطل نہیں ہوتی مگر صَدَقْتَ
وَبَرِرْتَ کہے یا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ یا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یا اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہے تو نماز باطل ہوتی ہے اور اذان کا جواب کہنا بھی سنت ہے مگر
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کہنا اور اذان و اقامت کے درمیان دعا مانگے تو
مقبول ہوتی ہے **فصل نماز کے شرطوں میں** جانو کہ جب کوئی نماز شروع کرے تو اسکو پانچ چیز حاصل ہونا شرط ہے تا اسکی نماز درست ہووے اگر انمیں سے کوئی شرط
فوت ہووے تو نماز درست نہیں **پہلا شرط** پاکی حدث سے جو ہم آگے کہے **دوسرا شرط** پاکی نجاست سے چاہیے کہ بدن اور کپڑا اور جاگا نماز کا نجاستوں سے پاک
رہے مگر پسو اور مچھر اور جون اور کھٹمل کا لہو اور مکھی کا گوہ اور شیر کا موت تھوڑا رہے تو معاف ہے اور اپنے دمل کا لہو اور پیپ اور زرد پانی اور فصد و حجامت کا لہو معاف
ہے اگرچہ بہت رہے مگر مصلی کے فعل سے بہت ہو تو معاف نہیں اور شاہراستے کا کیچڑ تھوڑا لگے تو معاف ہے اور تھوڑا یا بہت ہی کر کے سمجھنا عرف پر موقوف ہے اور
وقت اور جاگا مختلف ہونے سے حکم قلت اور کثرت کا بھی مختلف ہوتا ہے اور جسکے بدن پر سیلان نکلے تو اسی حالت سے نماز پڑھنا اگرچہ بدن پر پیپ وغیرہ رہے اور زخم کا اور
آبلوں کا پانی اگر متغیر نہ رہے تو پاک ہے اور اگر متغیر ہووے تو نجس ہے اور استحاضے کا لہو اور سلس البول والے کا پیشاب معاف ہے اور اگر کپڑا یا بدن پر نجاست کس جاگا سے

فصل نماز

فصل اذان

فصل نماز

معلوم نہین تو تمام کپڑا یا بدن دھونا واجب ہی اور اگر کپڑا نجس ہوا اُسکے تین آدھا دھو یا بعد باقی تھا اُسکو تھوڑے اوپرسے لیکے دھو یا تو وہ کپڑا کا
اوپر سے لیکے نہین دھو یا تو آدھا کپڑا نجس رہیگا اور اگر کپڑا نجس ہوا اور وہان پانی نہین تو اس نجاست کا جا کا قطع کرنا جبکہ قطع کرنے
اجارے کی قیمت سے کم ہووے اور اگر نجاست چھوٹے کپڑے لگے جیسا کہ کھانا یا جھو۔ گھر مین پڑے اور کسی جاگہ نجس ہو یقین نہین تو
اگر بڑا جاگہ ہی مثل صحرا تو جیہاد کرنا اور جو موضع پاک ہی کرکے دل قبول کرتا ہی وہان نماز پڑھنا اور جسکے بدن کو یا کپڑے کو نجاست ملاقی ہوتی تب تو نماز اسکی
باطل ہی اور اسیطرح جو چیز نجس چیز سے مُلاقی ہی تو اُسے بھی اُٹھانا نماز باطل کرتا ہی جیسا کہ رسّی کتّے کے گلے مین باندھکے ہاتھ مین پکڑے تو نماز مین
اگر وہ رسّی پاؤن کے نیچے رکھا تو نماز باطل نہین ہوتی اور اگر کسی کا ہاڑ ٹوٹا سو اسکو نجس ہاڑ سے جوڑ رہا اور اسکے عوض مین پاک ہاڑ وصل نہین ہو سکتا
تھا تو وہ نجس ہاڑ سے وصل کرنا جایز ہی اور اُسی سے نماز پڑھنا بھی صحیح ہی گر پاک ہاڑ اُسکے عوض مین وصل ہو تا ہی تو نجس ہاڑ سے وصل کرنا حرام ہی اور
اسکے نکالنے پر جبر کرنا جبکہ نکالنے سے اندیشہ ضرر تیم مباح کرنیکا نہووے اگرچہ اُسکے اوپر گوشت آوے یا اُسکے نکالنے سے فی الحال درد ہووے اور جو حال اسے
جو نماز پڑھا تھا سو باطل ہی اگر نکالنے سے ضرر تیم مباح کرنیکا ہوتا ہی اُسکو نکالنا اور نماز بھی صحیح ہی اور زخم کو نجس چیز سے سینا یا دوا لگانا بھی حکم رکھتا ہی
اور پچھے کا بھی یہی حکم ہی اور موزہ سُوّر کے بال سے سئے سو دھونے سے اسکا ظاہر پاک ہوتا ہی اور باطن اسکا نجس ہی بسبب عموم بلوے کے معاف ہی پھر ایسے
موزے پہنکے نماز پڑھنا صحیح ہی اور اگر بچھانے کے کنارے پر یا تخت کے پایہ پر نجاست ہی لیکن نماز پڑھنے والے کو ملاقی نہین ہوتی ہی تو اسپر نماز پڑھنا کچھ
مضایقہ نہین اور اگر پاک چیز پر نماز پڑھا اور اسکے نیچے برابر نجاست ہی اور وہ نجاست بدن سے ملاقات نہین کرتی ہی تو نماز صحیح ہی پر مکروہ ہی گوبر جمع کرنے کا جاگا اور
جانوروں کے ذبح کا جاگا اور اونٹون کے باندھنے کا جاگا اور راستے اور حمام اور مقبرے مین نماز پڑھنا مکروہ ہی پھر وہ جاگا یقیناً نجس ہی تو نماز
باطل ہی اور اگر شک ہی تو نماز باطل نہین اور نجس چیز پر کچھ بچھا کے نماز پڑھنا مکروہ ہی اور کعبہ کے سطح پر نماز پڑھنا مکروہ ہی اور کنیسے مین
اور بیعے مین اور شراب خانے مین اور اسکے سوا اور جاگے جو وہان گناہ کا کام ہوتا ہی نماز پڑھنا مکروہ ہی محل استنجے پر کلوخ لئے بعد اثر نجاست کا باقی رہتا
ہی سو معاف ہی اگرچہ عرق نکل کے تر ہووے اگر عرق کے سوا دوسری کوئی نجس چیز لگے تو درست نہین اگر نماز پڑھنے والا کلوخ لئے سو شخص کو اٹھایا یا جسپر نجاست
معفو عنہ ہی اسکو یا جانور جو اسکا منفذ نجس ہی اسکو اٹھایا تو نماز باطل ہوتی ہی لیکن ایسا جانور جو تھوڑے پانی مین یا پتلی چیز مین داخل ہووے تو معاف ہی
اور جسن جانور پر نجاست نہ ہے تو اسکو اٹھاوے تو نماز صحیح ہی اگر ذبح ہوا سو جانور کو اٹھایا تو نماز باطل ہی اور اسیطرح آدمی یا مچھی یا ملخ مر گیا ہوا یا انڈا
گندا جو اسکے اندر لہو بنا ہی یا انگور جو اسکے اندر شراب ہوئی ہی یا شیشہ مین شراب ڈال کے منہ پر غنۃ لگائے ہین اٹھاوے تو نماز باطل ہی **تیسرا شرط**
شرم گاہ ڈھانپنا اگر باوجود قدرت کے نہ ڈھانپے تو نماز صحیح نہین اور شرمگاہ ڈھانپنا مطلقاً فرض ہی خواہ نماز مین ہے یا غیر نماز مین اگرچہ خلوت مین بھی ہین
اور شرم گاہ اپنی اپنے نفس سے چھپانا واجب نہین لیکن اپنے قبل اور دبر کیتین دیکھنا مکروہ ہی اور غسل وغیرہ کے واسطے خلوت مین شرمگاہ کھولنا درست ہی
اور شرمگاہ مرد کی اور باندی کی مابین ناف اور زانو کے ہی اُسیطرح بی بی حرہ کی شرمگاہ خارج نماز مین محرمان کے روبرو اور خلوت مین مابین ناف او زانو کے ہی اور
نماز مین اور نامحرم مرد کے روبرو تمام بدن ع سر کے بال وغیرہ شرمگاہ ہی مگر منہ اور دونون ہاتھون کے پہنچے اور جس چیز سے ستر کرتے ہین وہ یعنی گاڑھی ہے
کہ بدن کا رنگ دِسے اگر کپڑا باریک ہی بدن کا رنگ اُسمین سے دستا ہی یا موٹا رہکے جھلنگ ہی کہ اُسکے فرجون مین سے بعض بدن دستا ہی تو نماز درست
نہین اگر کپڑے مین سے بدن کا حجم دسے تو ضرر نہین اگر کوئی کپڑا موجود نہ ہئے پر بھی پہنکے شرمگاہ کو کیچڑ لگایا یا گدلے پانی مین کھڑے رہا کہ اُسمین سے شرمگاہ
نہین دستی ہی تو نماز صحیح ہی اور شرمگاہ ڈھانپنا سو اوپر سے اور بازون سے ہی اگر نیچے سے دسے تو کچھ مضایقہ نہین مثلاً بلندی پر نماز پڑھا اور شرمگاہ
نیچے سے دستی ہی تو نماز صحیح ہی اگر پیرہن پہنکے نماز پڑھتا ہی اور گریبان سے شرمگاہ دستی ہی تو گھنڈیاں لگاوے یا باندھے اگر نہین تو نماز درست
نہین اور اگر داڑھی بڑی ہے جسنے گریبان چھپا یا چھپتا سو اُسکو ہاتھ سے ڈھانپنا تو کفایت کرتا ہی اگر شرمگاہ رکوع و سجود کے وقت دسے تو تکبیر تحریمہ
بلند صدا درست ہی پر رکوع و سجود کے وقت ستر کرنا اور اگر کوین مین یا تنگ گڑھے مین ایسا جو وہان کھڑے رہنے سے شرمگاہ نہین دستی ہی نماز پڑھنا

صحیح ہی اگر شیشہ مین کھڑے رہا ایسا جو بدن بتاتا ہی یا اندھیرے مین کھڑے رہا تو جایز نہیں اور بدن ڈھانکنے کے جان بوجھ کر رہنا اگر تنگ خیمہ مین تو نماز

کھڑے رہے تو نماز صحیح نہیں اگر کسی نے ساتر نہیں پایا کپڑا ساتر پایا لیکن نجس ہی اور پاک بھی نہیں تو ننگا نماز پڑھنا اور ارکان وغیرہ ادا کرنا اور پھر قضا بھی

اگر چند شخص ننگے ہین لیکن سب اندھے ہین یا تاریکی مین ہین یا منقطع ہو کر بیٹھے ہین تو جماعت سے نماز پڑھنا مستحب ہی اگر نہیں تو جماعت سے

پڑھنا منفرد پڑھنا برابر ہی اور جب جماعت سے نماز پڑھے تو امام بیچ مین کھڑے رہنا اگر مردان و عورتان ننگے ہین تو عورتان نمازیون کے سامنے

پڑھلے منھ پھیر کے بیٹھنا جب مردان نماز پڑھین تو عورتان نماز پڑھنا اور مردان منھ پھیر کے بیٹھنا اگر کسی نے ساتر تھوڑا پایا تو قبل کو ڈھانپنا اسکے

بعد دبر کو اور کپڑا ساتر نہ ہونیکے سبب سے غیر کا کپڑا غصب کرنا درست نہیں لیکن کپڑا کوئی عاریت دیوے تو اسکو قبول کرنا واجب ہی اگر کوئی کپڑا بخش کر دیوے

تو قبول کرنا واجب نہیں اگر ریشم کا کپڑا موجود ہی تو اس سے ستر کرنا واجب ہی اور نماز بہتر کپڑے پہنکے کرنا اور جامہ پہننا اور پگڑی باندھنا مستحب ہی اور

کبتین مستحب ہی نماز پڑھتے وقت سارے بدن کو ڈھانپنا سو قمیص پہننا اور دامنی اوڑھنا اور اسپر ایک بالا پوش کہ ستر کے کا بہننا اعضون کا

حجم نہ دسے اور منھ ڈھانپ کے یا مرد منھ پر زبان بند باندھ کے عورت منھ پر نقاب ڈالکے نماز پڑھنا مکروہ ہی اگر نماز مین جماہی آوے تو ہاتھ منھ پر رکھنا سنت

ہی اور اسیطرح خارج نماز مین بھی منھ پہ ہاتھ رکھنا سنت ہی اور کپڑے پر صورت کسی جیز کی رہے تو اسپر نماز پڑھنا یا وہ کپڑا بدن پر رکھنا مکروہ ہی اور نماز

پڑھتے وقت اضطباع اور اشتمال صما مکروہ ہی اضطباع اسکو کہتے ہین بیچ چادر کو سیدھے کھاندے کے نیچے سے اور کر دونون طرف اسکے بائین کھاندے

کے اوپر ڈالنا اور اشتمال صما وہ ہی چادر بدن پر لپیٹ کے دونون پلو اسکے بائین کھاندے پر ڈالنا

چوتھا شرط

روبقبلہ رہنا مگر شدت خوف مین

اور سفر مباح مین نفل نماز پڑھتے وقت روبقبلہ ہونا شرط نہیں اور سفر خواہ دراز رہے یا قصر رہے نفل نماز جدھر منھ ہی ادھر پڑھنا جایز ہی خواہ سواری

یا پیادہ مگر جو شخص جہاز مین یا ہودج مین ہی تو قبلے طرف منھ کرنا ضرور ہی اور جب سواری مین سنت نماز پڑھے تو تکبیر تحریمہ باندھتے وقت قبلے طرف متوجہ

ہونا ضروری ہی بشرطیکہ قبلے طرف متوجہ ہونے مین کچھ مشقت نہ ہووے اگر مشقت ہووے تو قبلے طرف متوجہ ہونا ضرور نہیں اور اگر کوئی شخص اپنے جانب کا رستہ

چھوڑ کر قبلے کے طرف پھرا تو کچھ مضایقہ نہیں اور اگر غیر قبلے طرف عمداً پھرا تو نماز باطل ہوتی ہی اگر سہو سے پھرا یا رستہ بھول کے پھرایا جانور تندی کرکے پھر گیا

اور فاصلہ دراز ہوا تو بھی نماز باطل ہوتی ہے اگر فاصلہ دراز نہ ہوا تو نماز باطل نہین ہوتی لیکن سجدہ سہو کرنا اور جانور کی پیٹھ پر سجدہ کرنا لازم نہین بلکہ سجدہ کے

واسطے اشارہ کرنا بس ہی مسافر جو پیدل چلتا ہی تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع سجود کے وقت منھ قبلے طرف کرنا اور سجدہ پورا ادا کرنا اور دونون سجدون کے درمیان

بیٹھنا لازم ہی اگر قراءت اور تشہد کے وقت چلنا اور جانور کو ایڑ مارنا اور دوڑنا ضرورت کے وقت جایز ہی بے ضرورت کرے تو نماز باطل ہوتی ہی

اور فرض نماز کو کھڑے رہکے پڑھنا اور قبلے طرف متوجہ ہونا اور ارکان تمام بجالانا شرط ہی مگر ضرورت کے وقت مثلاً ساتھ کے رفیقان بڑھ جاتے ہین تو جانور پر

نماز پڑھنا جایز ہی لیکن بعد اس نماز کے اعادہ کرنا اگر ہودج پر یا کھڑے سو جانور پر یا آدمیان اٹھا کے چلتے سو تخت پر یا جاری ہی کشتی پر فرض نماز پڑھا تو

صحیح ہی بشرطیکہ جہت قبلے کی نہ بدلے اور کعبہ کے طرف متوجہ ہونے مین عین کعبہ کی اصابت ضرور ہی اگر کعبہ نزدیک رہے تو یقیناً اصابت ہونا اور اگر دور ہی تو

ظناً ہونا اور جو شخص مکے سے دور ہی اور سیدھے یا بائین طرف تھوڑا میل کرے تو خطا یقیناً معلوم نہین اور جو شخص مکے مین ہے تو اسکو خطا یقیناً معلوم ہو سکتی

پس اگر کعبہ کے نزدیک صف طویل کھڑے رہے اور بعضے لوگ محاذات سے کعبہ کے نکل جاوین تو ان بعضون کی نماز باطل ہوتی ہی اگر کعبہ کے نزدیک نہ رہے تو

نماز صحیح ہی اور اگر قبلے کی جہت معلوم نہ ہووے اور اس شخص کو قبلہ کے جہت پہچاننے کی قدرت ہی تو وہ شخص غیر کی تقلید نہ کرنا اگر اندھا ہی یا قبلے کو پہچاننے کی

علامت نہین جانتا ہی اور وہ شخص سیکھنے سے بھی عاجز ہی تو کسی معتبر شخص کی تقلید کرنا اور اگر کوئی اجتہاد سے ایک طرف نماز پڑھا دوسرے وقت اجتہاد بدل گیا تو

اب دوسرا اجتہاد پر عمل کرنا اور پہلے طرف نماز پڑھا ہی سو وہ نماز بھی صحیح ہی یہانتک اگر چار رکعت چار طرف اجتہاد بدلنے سے پڑھا ہی تو نماز صحیح ہی اور

مستحب ہی نماز سترے طرف پڑھنا اور سترہ منھ کے برابر نہ رہنا سترہ سے تھوڑا سیدھے یا بائین طرف سرکے کھڑے رہنا اور وہ سترہ اسکے قدمون سے تین ہاتھ کے فاصلے

رہنا اور سترہ اسکو کہتے ہین جو نماز کے وقت روبرو رکھتے ہین مثل دیوار اور کھام کے اگر دیوار وغیرہ کا سترہ نہ رہے تو عصا یا لکڑی یا بستہ یا اور کچھ سامان رکھنا اور

پانچوان شرط

بلندی اسکی سوا ہاتھ کے مقدار رہنا اگر بلند چیز کچھ موجود نہو تو مصلی بچھا کے نماز پڑھنا اور ایک خط اپنے قدموں سے قبلے طرف طول مین کھینچنا اور
نمازی کے سامنے سے سترہ کے درمیان جانا حرام ہی اگر کوئی جاوے تو نماز باطل نہین ہوتی لیکن نماز پڑھنے والیکو مندوب ہی اس شخص کو دفع کرنا مگر
شرط نماز وقت پر پڑھنا اگر تکبیر تحریمہ بھی نماز کے وقت نکلے ہوئے ہو تو نماز درست نہین اور نماز مین کتنے ایک چیز رکن ہین اور کتنے ایک چیز شرط ہین
وہ جو نماز مین داخل ہی اور شرط وہ نماز سے باہر ہی نماز کی صحت انہی دونون چیز پر موقوف ہی اگر ایک رکن یا ایک شرط ادا نہووے تو نماز درست نہین

باب نماز کے ارکان مین

دو رکعت نماز مین اکتیس چیز فرض ہین **اول** نیت تکبیر تحریمہ کے وقت کرنا اور نیت تکبیر تحریمہ کے مقارن رہنا
واجب ہی یعنے اللہ کے الف سے اکبر کا رے کہنے تک جسقدر نیت فرض ہی وہی نیت دل مین نا اور امام شافعی وغیرہ کہے ہین اللہ اکبر شروع کرتے وقت نیت
اسکے مقارن رہنا کافی ہی اور اکثر متاخرین اسکو اختیار کئے ہین اور نیت مین تین چیز ضروری ہی اول ذکر کرنا فعل نماز کا **دوسرا** تعیین کرنا فرض ہی
یا سنت ہے **تیسرا** تعیین کرنا مثلا ظہر کی نماز ہی یا عصر کی ہی اور اضافت اللہ کے طرف کرنا اور ادا ہی یا قضا ہی کہنا اور عدد رکعات کا بیان کرنا
مستحب ہی اگر یہہ چیزون کو ذکر نکرے تو نماز صحیح نہین لیکن اگر عدد رکعتون کا بیان کیا اور اسمین خطا کی مثلاً ظہر مین تین رکعت بولا تو نماز باطل ہوتی
ہی اور اسیطرح عمداً ادا کو قضا کہا یا قضا کو ادا کہا تو نماز باطل ہوتی ہی مگر قضا کو ادا کہا یا ادا کو قضا کہا اور اس سے لغوی معنی کا ارادہ کیا یا وقت گیا کرکے
قضا کی نیت کیا بعد معلوم ہوا وقت باقی ہی یا وقت ہی سمجھ کے ادا کی نیت کیا بعد معلوم ہوا وقت نہین تو نماز باطل نہین ہوتی اور سنت نماز مین بھی تعیین کرنا فرض ہی
مثلا سنت نماز صبح کی پڑھتا ہون یا سنت نماز ظہر کی یا سنت نماز وتر کی یا سنت نماز استسقا کی یا سنت نماز کسوف کی یا سنت نماز عید کی یا سنت نماز ضحی کی
اور سنت نماز ظہر کی قبل کی ہی یا بعد کی ہی بھی تعیین کرنا واجب ہی اور نفل نماز جو ہی اسکو وقت مقرر نہین اسمین نیت فعل نماز کی بس ہی یہہ نیت کرے کہ
مین نماز کرتا ہون اور دل سے نیت کرنا فرض ہی زبان سے کہنا مستحب ہی اور نماز آخر ہووے تک نیت دل مین رکھنا فرض نہین لیکن اگر کوئی نماز سے نکلنے کی نیت کیا
یا تردد کیا کہ نماز سے نکلون یا نہ نکلون یا نماز سے نکلن کسی چیز پر متعلق کیا تو نماز باطل ہوتی ہی اور روزہ اور حج اور وضو اور اعتکاف مین ایسی توڑنے کی نیت کرے
تو وہ چارو باطل نہین ہوتے اور دل مین وسواس جو ہوتا ہی اسکو کچھ اعتبار نہین اور اگر پوری نیت کیا ہون یا نہین کر کے شک آیا یا ظہر کی مثلا نیت کیا ہون
یا عصر کی پھر جلد وہ شک دفع ہوا اور یقین ہوا کہ اپنے صحیح نیت کیا ہون تو نماز صحیح ہی اگر فاصلہ بہت ہوے بعد یاد آیا یا ایک رکن کئے بعد اگرچہ رکن قولی ہے یاد آیا
تو نماز باطل ہوتی ہی **دوسرا فرض تکبیر تحریمہ** یعنے اللہ اکبر کہنا اگر اکبر اللہ کہے یا الاکبر کہے تو صحیح نہین اگر اللہ الاکبر کہے یا اللہ اکبر و اجل کہے تو کچھ مضایقہ
نہین اگر اللہ کے اور اکبر کے درمیان تھوڑے صفات ذکر کیا اور کہا اللہ عز و جل اکبر تو کچھ مضایقہ نہین اور اگر بہت صفات ذکر کیا مثل اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ اَكْبَرُ یا اللہ کہکے سکوت دیر تک کیا اسکے بعد اکبر کہا یا کوئی ایسا حرف زائد کیا جس سے معنی بدل گیا مثلا اللہ کے
لفظ کے ہمزہ کو مد سے بولا یا اللہ و اکبر واو زاید کرکے بولا تو نماز باطل ہوتی ہی اور تکبیر ٹھہرے رہکے کہنا اور فرض ہی تکبیر اتنا پکار کے کہنا کہ اپنے تئین
سنے آوے اور مستحب ہی تکبیر تحریمہ جلد کہنا اور بہت نکھینچنا اور امام تکبیر تحریمہ کو اور دوسرے تکبیران کو مقتدیان سننے واسطے پکار کے کہنا اور منفرد اور
مقتدی تکبیران بہت پکار کے نکہنا بلکہ آہستہ کہنا مگر امام کا آواز سننے مین نہین آتا ہی تو اسوقت ایک یا دو شخص یا زیادہ بحسب حاجت کے تکبیر بلند آواز سے
کہنا اور تکبیر تحریمہ عربی کے سوا دوسری زبان سے کہے تو جایز نہین اور تکبیر کہتے وقت سنت ہی دونون ہاتھ اتنا اٹھانا کہ دونون انگوٹھے دونون کانون کے لولکون
کے برابر آنا اور دونون ہتھیلیان دونون کانون کے برابر ہونا اور ہتھیلیان قبلے کے طرف کرنا اور انگلیون کو موافق کھول کے رکھنا وہان سے دونون ہاتھ نیچے چھوڑنا
تا کہ سینے کے نیچے بعد اسکے دونون ہاتھ باندھنا اور جسکے ہاتھ اٹھ نہین سکتے ہین تو جسقدر ممکن ہی اتنا اٹھانا اور ٹنڈیکا ہاتھ جتنا باقی رہا ہی اتنا
اٹھانا اور سنت ہی ہاتھ چھاتی کے نیچے اور ناف کے اوپر باندھنا اور سیدھے ہاتھ کے نیچے سے بائین ہاتھ کا منکٹ پکڑنا اور انگلیان کو کھول کے رکھنا اور
تکبیر تحریمہ کے بعد یہہ دعا استفتاح آہستہ پڑھنا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ

المسلمین اور منفرد اور امام جب جانتے ہوں کہ مقتدیان راضی ہوویں تو بعد اس دعا کے زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْکَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْکَ اَنَا بِکَ وَاِلَیْکَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ اگر بعد دعاء استفتاح پڑھنے سے امام کے پیچھے قراءت پڑھنا فوت ہوتا ہی یا نماز کا وقت جانیکا اندیشہ ہی تو دعاء استفتاح پڑھنا مندوب نہیں اور دعاء استفتاح پڑھے بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آہستہ پڑھنا اُسکے بعد قراءت شروع کرنا اور ہر رکعت میں اعوذ باللہ پڑھنا مستحب ہی **تیسرا فرض** کھڑے رہنا اور کھڑے رہنے میں یہ شرط ہی پیٹھ کے بل کے سیدھے رہنا اگر دیوار پر مثلاً ٹیکا لگاکے کھڑے رہا تو مکروہ ہی اور اگر بے عذر جھک کے کھڑے رہا تو نماز درست نہیں اگر کوئی سیدھا کھڑے رہنے سے عاجز ہی لیکن ٹیکا لگاکے یا کسی شخص کی اعانت سے یا گھٹنوں پر کھڑے رہ سکتا ہی تو اسیطرح سے کھڑے رہنا لازم ہی اگر کسی کی پیٹھ خمی رہے تو اسیطور سے کھڑے رہنا اور رکوع کے واسطے زیادہ جھکنا ممکن ہی تو جھکے اور اگر رکوع و سجود سے عاجز ہی تو جسقدر اشارہ ممکن ہی اُسقدر بجالاوے اور صحیح آدمی کو ایک پاؤں پر کھڑے رہنا دونوں قدموں کو ملا دینا ایک پاؤں آگے اور ایک پاؤں پیچھے رکھنا مکروہ ہی اور مستحب ہی دونوں پاؤں کے درمیان میں ایک بالشت کا فرق رہنا اگر کوئی شخص کھڑے رہ سکتا ہی یا کھڑے رہنے سے بہت مشقت ہوتی ہی تو بیٹھ کے نماز پڑھنا اور مفترش بیٹھنا افضل ہی اور اگر دو بیٹھنا مکروہ ہی اور بیٹھ کے نماز پڑھنے والا رکوع کے واسطے اتنا جھکنا کہ پیشانی زانو کے برابر آوے اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو نماز دہنی کروٹ لیٹ کے ادا کرنا اور سیدھے کروٹ لیٹکے مُنھ قبلے طرف کرنا افضل ہی اگر کروٹ نہیں لیٹ سکتا ہی تو چِت لیٹے اور پاؤں قبلے کے طرف کرے اور سر نیچے کچھ بلند چیز رکھے تا مُنھ قبلے کے طرف ہووے اور سر کے اشاروں سے نماز ادا کرے اگر سر نہیں ہلا سکے تو آنکھوں کے اشاروں سے نماز پڑھے اگر اُس سے بھی عاجز ہووے تو دل سے ادا کرے غرض جسطور سے ادا ہو سکتا ہی اس طرح سے ادا کرے فقط رکوع کی طاقت ہی تو رکوع کرے یا سجدے کی طاقت ہی تو سجدہ کرے لیکن ہوش و حواس باقی رہے تک نماز ساقط نہیں ہوتی اور جو شخص اثناء نماز میں قادر ہووے یا عاجز ہووے تو اپنی مقدور موافق ادا کرے اور اُسی قراءت پر بنا کرے پر قراءت کا اعادہ کرنا افضل ہی اور اگر بیٹھا تھا بعد قیام پر قادر ہوا اور اُٹھنے وقت قراءت کیا تو وہ قراءت محسوب نہیں اگر کھڑے رہا تھا بعد عاجز ہوا تو بیٹھتے وقت قراءت پڑھتے رہنا واجب ہی اگر قراءت پڑھے بعد قیام پر قادر ہوا تو کھڑے رہنا واجب ہی لیکن اس قیام میں کچھ آرام نہ لینا بلکہ کھڑے ہوتے ہی سجدہ کرنا اور اگر رکوع میں آرام لینے کے آگے قادر ہوا تو حدّ رکوع کے مقدار بلند ہوکے بعد اعتدال میں آنا اگر سیدھا ہوکے رکوع میں آوے تو نماز باطل ہوتی ہی اور عاجزی سے نماز کھڑے رہ کے نہیں پڑھا تو اُسکا ثواب کچھ کم نہیں ہوتا اور سنت نماز باوجود قدرت کے بیٹھکر ادا کرنا جایز ہی لیکن کھڑے رہ کے پڑھنے کا آدھا ثواب اُسکو ملتا ہی اگر کروٹ لیٹ کے سنت نماز پڑھا اور رکوع و سجود بیٹھ کے بجالایا تو بھی جایز ہی لیکن آدھا ثواب قاعد کا ملتا ہی اور اگر کروٹ لیٹ کے سنت نماز پڑھا اور رکوع و سجود کا اشارہ کیا تو جایز نہیں اسیطرح چت لیٹا تو بھی جایز نہیں اگرچہ رکوع و سجود بجالاوے **چوتھا فرض** الحمد کا سورہ بسم اللہ پڑھنا اور اُسکے حرفاں اور تشدیدات ادا کرنا اگر کسی حرف کا مخرج ادا نہ کرے مثلاً ضاد کا مخرج ادا نہ کرے یا کوئی تشدید چھوڑ دیوے تو نماز اُسکی درست نہیں اگر سورہ فاتحہ میں عمداً وہ اعراب غلط پڑھا جو اُس سے معنی بدل گیا مثلاً انعمت کے تے کو پیش سے یا زیر سے پڑھا تو نماز باطل ہوتی ہی اگر سہو سے پڑھا تو نماز نہیں باطل ہوتی لیکن قراءت باطل ہوتی ہی چاہیے کہ سورہ فاتحہ پھر ابتدا سے پڑھے اور سجدہ سہو کرے اگر معنی نہیں متغیر ہوتا ہی مثلاً نعبد کے دال کو زبر سے پڑھا تو نماز کو کچھ ضرر نہیں لیکن عمداً پڑھنا حرام ہی اور اگر سہواً پڑھے تو مکروہ ہی اور سورہ فاتحہ کی ترتیب جو قرآن میں ہی اُسی ترتیب سے پڑھنا بھی واجب ہی اگر عمداً ترتیب چھوڑ دیا اور معنی متغیر نہیں ہوا تو نماز صحیح ہی لیکن قراءت باطل ہوتی ہی چاہیے کہ تازی قراءت پڑھنا اگر معنی متغیر ہووے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہو سے ترک کیا اور فاصلہ دراز نہیں تو اُسی پر بنا کرنا اگر فاصلہ دراز ہووے تو قراءت نئی پڑھنا اور سورہ فاتحہ پے درپے پڑھنا واجب ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد لا انتہا و ثنا بے منتہا اس معبود حقیقی کستین کہ جسنے بنی نوع بشر کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسکو تمیز حلال و حرام پہچاننے کی دیا۔ تا ہمیشہ اپنے عبادت مین مشغول رہے۔ اور افعال بد سے باز آوے۔ اور ایک جماعت کستین امت سے اپنے حبیب کے علما بنا کر قایم کیا۔ تا گردنون کستین مخالفان دین کے تلوارون سے دلایل کے قطع کرین اور سینون کستین معاندان کے تیرون سے براہین کے پرودین۔ اور درود و سلام جناب رسالت مآب محمد مصطفی پر کہ جو افضل مخلوقات ہین اور لنگرے قمان کستین قواعد سے دین متین کے راست کیئے ہین۔ اور درود و سلام انکے آل و اصحاب پر کہ دوستی جنکی فرض ہے۔ اور سبب نجات کا **اما بعد** عاصی پر معاصی صبغة اللہ بن محمد غوث شافعی مدرسی کہتا ہے۔ کہ کتابان فقہ شافعی کے عربی زبان مین بہت تصنیف ہوئے ہین لیکن عورتان اور اکثر عوام الناس کستین زبان عربی سے کچھ آشنائی نہونے کے سبب سے انکے حاصل کرنے سے مقصر رہتے ہین اسواسطے یہ عاجز چند مسائل فقہ کے زبان ہندی مین جمع کیا۔ تا لوگان مستفید ہووین۔ اور اس گنہگار کستین دعاء خیر سے یاد کرین اور منصف مزاجان سے یہ امید ہے۔ کہ اگر اس کتاب مین کچھ سہو و خطا ہووے تو دامن عفو سے ڈھانپین اور اپنے بزرگی سے قلم اصلاح کا اس پر پھیرین

کتاب الایمان ہر شخص پر لازم ہے کہ ایمان لانا خدا تعالی پر اور اسکے فرشتون پر۔ اور اسکے کتابون پر۔ اور اسکے پیغمبرون پر۔ اور روز قیامت پر اور قضا و قدر پر خدا تعالی پر ایمان لانا یون ہے کہ اپنے دل سے جانے کہ خدا تعالی ایک ہے اسکے مانند دوسرا کوئی نہین اور اسکو ماباپ جورو بچے کوئی نہین اور وہ ہمیشہ تھا اور رہیگا اور اسکو کسو انسان کے ساتھ کچھ مثال اور برابری نہین ہے اور اسکے صفتون اور فعلون کو کسی انسان کے صفتون اور فعلون کے ساتھ برابری نہین حقتعالی قرآن شریف مین فرماتا ہے لیس کمثله شیء وهو السميع البصير ÷ معنی اسکی یہہ ہے کہ نہین ہے کوئی شی مانند خدا تعالی اور وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا اور جانو کہ حق سبحانہ تعالی سب سننے والا ہے اور سب دیکھنے والا ہے اور سب کہنے والا ہے کوئی طرح کی عاجزی کو اسپر راہ نہین اور کوئی عیب اسپر روا نہین اور یہ تمام جہان اسکی خواہش سے ہے وہ چاہے سو کرے اور کسکو اس پر چون و چرا نہین اور سب خلق کو اسکے ساتھ حاجت ہے اور اسکو کسی سے کچھ حاجت نہین اور وہ سب وقت جیتا ہے اور جیتا رہیگا اور ہرگز نہ مریگا اور اسکا ملک ایسا ہے اسکو کچھ زوال نہین اور اسکا جو نام قرآن اور حدیث مین آیا ہے وہی نام سے پکارا چاہیئے تا از نام رکھا نہین اور وہ تمام خلقت کا ہے اور سب خلایق کو رزق دینے والا ہے کوئی جھاڑ کا پتا بے حکم اسکے نگرے اور کوئی ذرہ بغیر حکم اسکے وجود مین آوے فرشتون پر ایمان لانا یہہ ہے کہ پہچاننا وے سب حق تعالی کے بندے ہین انکو اپنے نور سے پیدا کیا ہے اور علامت نر و مادے کی نہین رکھتے ہین اور ہمیشہ اسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین اور ہرگز گناہ نہین کرتے ہین اور جبرئیل ان سب مین افضل ہے اور خدا تعالی کے طرف سے پیغمبران پر وحی لانیکے واسطے متعین تھے کتابون پر ایمان لانا یہہ ہے کہ حق تعالی چار کتاب اور چند صحیفے جو پیغمبرون پر نازل کیا ہے سو حق ہے اور وہ سخن حق تعالی کا سچ ہے صحیفے آدم اور شیث اور نوح اور ابراہیم وغیرہم پر نازل ہوئے ہین اور چار کتاب توریت موسی پر زبور داود پر انجیل عیسی پر قرآن ہمارے پیغمبر پر اور سب کتابون سے قرآن شریف بہتر ہے اور سب کے معنون پر شامل ہے اور ہمارے پیغمبر کا معجزہ بھی ایسا ہے جو وہ قیامت تلک باقی رہیگا اور قرآن معجزہ ہونیکا یہ سبب ہے کہ عرب کے لوگ عربی زبان کے خوب ماہر تھے اور فصاحت و بلاغت کا لاف مارتے تھے کاریگری بہاری اور رسی کو ہاتی کرکے بتلاتے تھے اور شعرگوئی مین پکے تھے جب کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات قرآن کے نازل ہوئے اور حضرت یہ آیات پڑھنے لگے اور غیب کے باتین اور گذرے لوگان کے قصے اسمین آنے لگا اور بتان کی مذمت اور قریش کی بدطریقت اور انکی سفاہت اسمین کوندنے تبلی سب عربان حضرت کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہوے اور چھوٹے سورے کے مثل بول سکے اور تمام قایل ہوئے کہ یہ کلام آدمی کا نہین حق تعالی کا کلام ہے لیس اس سوے وہ معجزہ جو پیغمبرن پر ایمان لانا یہہ ہے کہ جاننے کہ تمام پیغمبران برحق تھے اور خدا تعالی ان سبھون کو خلق اللہ کستین راہ نیک دکھلانے اور دین کے تمام ارکان

اگر نیت کیا کہ اپنے قراءت قطع کرتا ہون لیکن سکوت نہین کیا تو کچھ ضرر نہین اگر قطع قرأت کی نیت کرکے تھوڑا چپ رہا یا قطع قراءت کی
نیت کیا لیکن عمدًا دیر تک سکوت کیا یا اثناء قراءت مین دوسری آیت پڑھا یا اور کوئی ذکر کیا تو سورۂ فاتحہ شروع سے پڑھنا اگر اثناء قراءت مین مستحب
ذکر کیا تو موالاۃ قطع نہین ہوتی مثلًا امام کے قرأت واسطے آمین کہا یا امام قراءت مین سہو کرنے سے لقمہ دیا یا امام آیت سجدے کی پڑھنے سے اسکے ساتھ
سجدہ کیا تو موالات قطع نہین ہوتی اگر سورۂ فاتحہ پڑھے بعد شک کیا کہ اپنے سے کچھ قراءت چھوٹ گئی تو وہ شک معتبر نہین اگر اثناء قراءت مین
شک کیا یا شک آیا اپنے قراءت سورۂ فاتحہ کی کیا ہون یا نہین تو یہہ دونون صورت مین تازی قراءت کرنا اور ہر رکعت کے قیام مین سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض
ہی اور جو شخص مسبوق ہے یعنے امام سورۂ فاتحہ پڑھے بعد آکے جماعت مین شریک ہوا ہی تو اسپر قراءت فاتحہ کی پڑھنا واجب نہین بلکہ اگر امام
رکوع مین ہی تو امام کے ساتھ رکوع مین جانا جب امام کے ساتھ رکوع ملے تو وہ رکعت حاصل ہوی اور اگر امام سورہ پڑھتے وقت آکے ملے تو جس قدر سورۂ
فاتحہ اپنے سے پڑھے جاتا ہی اسقدر پڑھکے امام کے ساتھ رکوع کرنا اور امام اور منفرد صبح کی نماز مین اور عشا کی اور مغرب کے اول کے دونون رکعت مین قراءت پکار
کے پڑھنا مندوب ہی اور ظہر کی نماز مین اور عصر کی نماز مین اور مغرب کی آخر رکعت مین اور عشا کی آخر کے دو رکعت مین قراءت آہستہ پڑھنا اور مقتدی سب نمازون
مین قراءت آہستہ پڑھنا اور انکے سب نفل نمازون مین قراءت متوسط پڑھنا یعنے بہت پکار کے بھی نہ پڑھنا اور بہت آہستہ بھی نہ پڑھنا بشرطیکہ کسی سوئے ہوئے
پر یا نماز پڑھنے والے پر تشویش نہ ہووے اور تراویح کی نماز اور وتر جو تراویح کے بعد پڑھتے ہین اُسمین قراءت پکار کے پڑھنا اور امام کو مندوب ہی سورۂ فاتحہ
پڑھے بعد اتنا چپ رہنا کہ مقتدی سورۂ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہووے اور امام کو مندوب ہی اُس سکوت کے وقت آہستہ کچھ قراءت یا ذکر یا دعا کرنا اور قراءت
ذکر وغیرہ جو آہستہ پڑھنا ہی اسقدر آہستہ پڑھنا کہ اپنے تئین سنتے آوے وگرنہ قراءت درست نہین اور جو شخص سورۂ فاتحہ کی قراءت سے عاجز ہی تو اُسپر سیکھنا
واجب ہی اگر سورۂ فاتحہ سیکھنا ممکن نہین تو دوسرے آیتان اگر یاد رہے تو سورۂ فاتحہ کے مقدار پڑھنا اگر وہ بھی نہین پڑھتا ہی تو تسبیح یا تہلیل بولنا اگر یہہ بھی نہین
آتا ہی اور انکا معنی اپنے زبان مین ترجمہ کر سکتا ہی تو ترجمہ کرنا اگر وہ بھی نہین آتا ہی تو سورۂ فاتحہ پڑھے وتنا وقت چپ کھڑے رہنا اور سورۂ فاتحہ پڑھے
بعد آمین کہنا مستحب ہی بحذف آمین مد سے کہو یا غیر مد سے اور آمین کے میم کو تشدید سے نہ بولنا اگر بولے تو نماز باطل نہین ہوتی اور قراءت پکار کر کرے تو
آمین بھی پکار کے کہنا مستحب ہی اور مستحب ہی وَلَا الضَّآلِّيْن بولے بعد تھوڑا سکوت کرکے آمین بولنا اور امام جب آمین کہتا ہی مقتدی آپ بھی آمین کہنا
اور صبح کے دونون رکعت مین اور دوسرے نمازون کے اول کے دو رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ ضم کرنا مستحب ہی اگر دوسرے سورے کے عوض مین سورۂ فاتحہ
کا اعادہ کیا یا دوسرا سورہ سورۂ فاتحہ کے آگے پڑھا تو کفایت نہین کرتا اور بڑے سورے کے چند آیتان پڑھنے سے چھوٹا سورہ پڑھنا افضل ہی اور پہلی
رکعت کی قرأت دوسری رکعت کی قرأت سے دراز پڑھنا اور قرآن کی جو ترتیب ہی اُسی ترتیب سے سورہ پڑھنا مستحب ہی اور امام سورہ پڑھے تو مقتدی
اُسکو سننا اگر بُعد وغیرہ کے سبب سے امام کی قرأت سننے مین نہین آوے تو مقتدی آپ بھی سورہ پڑھنا اور مردان جو پکار کے پڑھتے ہین اُسکو عورتان اور خنثی
بھی پکار کے پڑھنا مستحب ہی بشرطیکہ وہان مرد اجنبی نہ رہے اگر مرد اجنبی رہے تو آہستہ پڑھنا فرض ہی **پانچوان فرض** رکوع کرنا اقل

پانچوان فرض

فرض سکا اتنا جھکنا کہ ہتیلیان ہاتھون کے گرگون تک پہنچین اگر اسقدر جھکنے سے عاجز ہی تو بقدر امکان کے جھکنا **چھٹوان فرض**
رکوع مین آرام اتنا لینا کہ اعضا قرار پاوین اور جھکنے مین یہہ شرط ہی کہ رکوع کے قصد سے جھکنا اگر سجدۂ تلاوت واسطے مثلًا جھکا پھر وہی جھکنے کو رکوع کے
واسطے گردانا تو صحیح نہین بلکہ سیدھے ہوئے بعد رکوع کرنا اور اکمل رکوع کا یہہ ہی اللہ اکبر کہکے اور دونون ہاتھ جیسا کہ تکبیر مین کان تک اٹھاتے ہین
اٹھاکے جھکنا اور رکوع مین اپنے تکبیر کھینچنا اور ایسا جھکنا کہ پیٹھ اور گردن دونون برابر ہونا اور گرگون کو نہ جھکانا بلکہ پنڈلیان اور رانون کو کھڑے
رکھنا اور گرگون کو پنجون سے پکڑنا اور انگلیان کو کھلا کے قبلے طرف متوجہ کرنا اور مرد کو نیون کو پہلو سے دور رکھنا اور پیٹ کو رانو سے نکالنا اور عورت
کو نیون کو پہلو سے اور پیٹ کو رانون سے ضم کرنا اور رکوع مین تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ کہنا یا یہہ کہنا اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَمَا

چھٹوان فرض

اَسْتَقَلَّتْ بِہٖ قَدَمِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور اگر مقتدیان راضی ہوں تو امام بھی یہ دعا پڑھنا اگر مقتدیان راضی نہین تو سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ تین بار کہنا اُس سے زیادہ مکروہ ہی اور رکوع و سجود مین عوض دعا کے قرآن کی آیت پڑھنا مکروہ ہی اور جسکے ہاتھ چھوٹے
ساتوان فرض — ہین یا کٹے ہوئے ہین کہ زانو تک نہین پہنچتے ہین تو ہاتھون کو جب چھوڑنا **ساتوان فرض** رکوع سے اُٹھنا اور اسکو اعتدال کہتے ہین
آٹھوان فرض اعتدال مین آرام لینا اسقدر کہ اعضا آرام پاوین اگر رکوع مین گیا اور قبل آرام لینے کے گر پڑا تو رکوع مین پھر اکے آرام لینا
اُسکے بعد اعتدال مین آنا اگر رکوع مین آرام لئے بعد گر پڑا تو پھر اعتدال مین آنا اور سجدہ کرنا اگر رکوع مین سانپ وغیرہ کو دیکھ کے ہیبت سے سیدھا ہوا تو محسوب
آٹھوان فرض — نہین اور رکوع سے اعتدال مین آتے وقت دونون ہاتھ جیسا تکبیر مین اُٹھائے تھے ویسا ہی اُٹھانا اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا اور امام اور منفرد سمع اللہ
لمن حمدہ پکار کے کہنا جب سیدھا ہو تو ہاتھان اُٹھایا تھا سو چھوڑ دینا اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْاءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْاءُ الْاَرْضِ وَمِلْاءُ
مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ کہنا اور منفرد یہہ بھی اُسکے بعد زیادہ کرنا اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ لَا
مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ اگر قوم راضی ہووے تو امام بھی کہنا اگر قوم راضی نہین تو امام زیادہ
پڑھنا مکروہ ہی اگر کوئی شخص اعتدال سے عاجز ہووے تو وہین رکوع سے سجدے مین جانا اگر پیشانی زمین پر رکھنے کے آگے عذر زایل ہووے تو پھر رجوع کرکے اعتدال
نوان فرض — کرنا اگر سجدہ کئے بعد از عذر زایل ہووے تو اعتدال کرنا حاجت نہین **نوان فرض** سجدہ کرنا اسطرح کہ تھوڑی سی پیشانی کھولی ہوئی زمین کو لگے اور نیچے کا
دھڑ سجدے مین بلند رہے اور بوجھ گردن کا پیشانی پر رہے اور پیشانی ایسی چیز پر رکھنا کہ سر کا بوجھ زمین پر پہنچے اور باطن گھٹنون کا اور باطن ہاتھ کے
پنجون کا اور باطن پاؤن کے انگلیون کا سجدے کے وقت زمین پر رکھنا فرض ہی اگر پگڑی پر یا آستین پر یا جامے کے دامن پر یا اور کوئی چیز پر کہ اُسکے قیام و قعود کے
وقت حرکت کرتی ہی سجدہ کرے تو درست نہین اگر پیشانی پر زخم کے سبب پٹی باندھے رہے اور اُسکا نکالنا مشقت ہی تو وہین نماز پڑھنا بعد صحت کے
دسوان فرض — اس نماز کا اعادہ فرض نہین اور پیشانی کے سوائے دوسرے اعضا کو کشف کرنا واجب نہین بلکہ گھٹنون کو کھولنا مکروہ ہی اور واجب ہی کہ سجدے کے
قصد سے جھکنا اگر اعتدال سے گر پڑے تو اعتدال طرف عود کرکے پھر سجدہ کرنا لازم ہی اگر جھکنے کے وقت گر پڑے تو سجدہ حاصل ہوتا ہی پھر عود کرنا لازم نہین
اور سجدے مین کامل یہہ ہی اول دونون گھٹنون کو زمین پر رکھنا اُسکے بعد ہاتھان رکھنا اُسکے بعد پیشانی اور ناک دونون ملاکے رکھنا اس ترتیب کے خلاف کرنا
گیارہوان فرض — مکروہ ہی اور جب یہہ سجدے واسطے جھکتے ہین تب ہی تکبیر بولنا اور سر زمین پر رکھنے تک وہ تکبیر کھینچنا اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہنا اور منفرد
یہہ دعا زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ
سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور مستحب ہی دونون گھٹنون کے درمیان مین ایک بالشت کا فاصلہ رہنا اور مرد پیٹ
بارہوان فرض — کو رانون سے اور کونیون کو پہلو سے دور رکھنا اور عورت بعضے اعضا کو بعض طرف ضم کرنا اور ہاتھان کو مقابل کاندون کے رکھنا اور کونیون کو زمین سے
اٹھاکے رکھنا کونیان زمین پر رکھنا مکروہ ہی اور ہاتھون کے انگلیون کو کھول کے یا یکدیگر ضم کرکے قبلہ طرف رکھنا اور دونون پاؤن کے درمیان ایک بالشت
کا فاصلہ رہنا اور پاؤن کے انگلیون کا باطن قبلے طرف متوجہ کرکے زمین پر رکھنا اور مرد پاؤن کو نیچے سے دامن کے باہر نکالنا اور نماز پڑھنے والا
تیرہوان فرض — بالون کو یا کپڑون کو سمیٹنا مکروہ ہی مثلاً نماز کے وقت بالون کا جوڑا ڈالنا یا بالان پگڑی کے نیچے کرنا یا دامن کمر سے باندھنا یا آستین چڑھانا مکروہ
ہی مگر عورتان بالونکو لپیٹنا اور چونٹی ڈالنا مکروہ نہین **دسوان فرض** سجدہ مین آرام لینا **گیارہوان فرض** دونو سجدون مین
بیٹھنا **بارہوان فرض** جلوس بین السجدتین مین آرام لینا اور سنت ہی سجدے مین آرام لینا اور سنت ہی سر سجدے سے اٹھاتے وقت تکبیر کہنا
اور مفترش بیٹھنا اور ہاتھان رانون پر قریب گھٹنون کے رکھنا اور انگلیان کھولے ہوئے متوجہ قبلے کے رکھنا اور یہہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
چودہوان فرض — وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ **تیرہوان فرض** دوسرا سجدہ کرنا جیسا کہ پہلا سجدہ کرتے ہین
چودہوان فرض اُسمین آرام لینا ہر ایک رکعت کے فرضان جن دوسری رکعت مین بار اخیر فرض ہین وہی فرضان جو اول

رکعت مین تھے سوا نیت اور تکبیر تحریمہ کے سب **چھبیس فرض** ہوئے اور سنت ہی دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور اسکو دوسری رکعت
کے قیام تک کھینچنا اور پیش از قیام کے ایک لحظہ استراحت واسطے مفترش بیٹھنا اور یہہ بیٹھنا اسقدر ہووے کہ کوئی سبحان اللہ کہے اور اتنی
بقدر فرض تشہد کا جو ہی اس سے بڑھ اگر اس جلسہ کو زیادہ کرے تو نماز باطل ہوتی ہی اسکے بعد دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے اٹھ کھڑے رہنا۔

ستاویسوان فرض تشہد واسطے بیٹھنا۔ **اٹھاویسوان فرض** تشہد پڑھنا اقل فرض اسکا یہہ ہی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ
سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اکمل یہہ ہی اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اور نماز جو تین رکعت یا چار رکعت ہی اسمین دو رکعت پڑھ کے تشہد پڑھنا اور تشہد کے
واسطے بیٹھنا سنت ہی اور آخر کا تشہد فرض ہی اور جب دو رکعت پڑھ کے اٹھ کھڑے رہنا تو تکبیر کہنا اور دونوں ہاتھ کان تک اٹھانا اور
آخر کے تشہد مین متورک بیٹھنا افضل ہی مگر سجدہ سہو کرنا ہی تو مفترش بیٹھنا اور آخر کے تشہد کے سوا دوسرے سب جلسون مین مفترش بیٹھنا
مفترش بیٹھنا اسکو کہتے ہین بائین پاؤن کے قدم پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤن کے قدم کو اٹھانا اور انگلیون کو قبلے طرف متوجہ کرکے زمین پر رکھنا اور
متورک اسکو کہتے ہین سرین زمین پر رکھنا اور بائون پاؤن سیدھے طرف سے نکالنا اور سنت ہی دونوں ہاتھ ران پر رکھنا اور بائین ہاتھ کے انگلیون کو
کھول کے رکھنا اور سیدھے ہاتھ کے انگلیون کو بند کرنا مگر کلمے کی انگلی کتین کھول کے رکھنا اور انگوٹھے کو اسکے بازو سے انگلی کے جڑ پاس رکھنا جب
الا اللہ کو پہنچے تو کلمے کی انگلی اٹھانا اور تھوڑا جھکا کے رکھنا اور وہ انگلی اٹھانے سے خدا تعالی ایک ہی کر کے ارادہ کرنا اور انگلی کو حرکت دینا مکروہ ہی

انتیسوان فرض آخر کے تشہد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اقل اسکا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
یا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ یا صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ کہنا اور اول تشہد مین صلوۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا سنت ہی اور صلوۃ آل پر کہنا
آخر کے تشہد مین سنت ہی اور اقل اسکا وآلہ کہنا اور اکمل یہہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی
اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اور
صلوۃ کے بعد تشہد آخر مین دعا مانگنا مستحب ہی اور دعا ان جو حدیث مین آئے ہین پڑھنا افضل ہی اور وہ یہہ ہین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ
الدَّجَّالِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اور اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّ
نُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ ان دعاؤن سے جسکو چاہے اسکو پڑھے
لیکن مستحب ہی تشہد اور صلوۃ سے یہہ دعا کم رہنا اور امام دعا کو تطویل کرنا بغیر رضا مقتدیون کے مکروہ ہی اور پہلے تشہد مین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پر زیادہ کرنا
مکروہ ہی لیکن زیادہ کرے تو نماز باطل نہین ہوتی اور سجدہ سہو بھی کرنا ضرور نہین ہی جو شخص تشہد اور صلوۃ اور دوسرے دعائین غیر عربی سے نہین پڑھ سکتا ہی
تو انکا ترجمہ اپنے زبان سے کرین اگر باوجود قدرت کے عربی نہ پڑھے تو نماز باطل ہوتی ہی **تیسوان فرض** سلام پھیرنا یعنے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنا اور
عَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہنا مکروہ ہی اگر سَلَامٌ عَلَیْكَ کہے یا سَلَامِیْ عَلَیْکُمْ یا سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ کہے تو کفایت نہین کرتا اگر عمدًا ایسا کہے تو نماز
باطل ہوتی ہی اور مستحب ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اور سنت ہی سلام کے وقت ارادہ کرنا کہ اپنے نماز سے نکلتا ہون اور پہلا سلام فرض ہی اور
سنت ہی دوسرا سلام اور سنت ہی پہلا سلام شروع کئے بعد منہ سیدھے طرف پھیرنا اور دوسرے سلام وقت منہ بائین طرف پھیرنا اور منہ اتنا پھیرنا اپنا رخسارہ دیکھے اور

منھ پھیرنا اور سلام کہنا دونوں ملکے آخر ہوئے اور سلام سیدھے طرف کہنے وقت ارادہ کرنا کہ اپنے سیدھے طرف کے لوگ جو مومنان اور ملائکہ اور جنات سے
نماز میں ہیں اُنھوں پر سلام کہتا ہوں اور بائیں طرف پھیرتے وقت بائیں طرف کے لوگ کا ارادہ کرنا اور مقتدی جو امام سیدھے طرف ہی اس ارادہ کے ساتھ
دوسرے سلام کے وقت بھی نیت کرنا کہ اپنے امام پر سلام کرتا ہوں اور جو امام بائیں طرف ہی پہلے سلام کے وقت یہ نیت کرنا اور جو امام کے مقابل ہی سو وہ مختار ہی
پہلے سلام کے وقت امام پر رد کرنے کی نیت کریں یا دوسرے سلام کے وقت کریں **اکیسواں فرض** نماز کے ارکان میں ترتیب نگاہ رکھنا جیسا کہ کہے گئے اگر
کوئی رکن کو عمدا ترک کیا یا رکن کو مقدم موخر کیا تو نماز باطل ہی اور اُنھوں سے کوئی رکن بھول جاوے تو اُسکے بعد جو رکن ادا کیا ہی سو محسوب نہیں جبتک کہ
وہ بھول گیا سو رکن کو ادا نکرے اور جو شخص نماز کے فرضان کیا کیا ہیں سو نہ سمجھے تو نماز اسکی درست نہیں اور اس فرضوں جو لکھے گئے ہیں اگر ایک رکوع یا ایک
سجدہ تمام نکرے یا اُسمیں آرام نلیوے اور اعتدال میں اور سجدوں میں آرام نلیوے تو نماز اُسکی درست نہیں اور نماز خشوع و خضوع سے ادا کرنا اور مستحب ہی نماز کے وقت سجدے
کے جاے پر نظر رکھنی مگر اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وقت انگلی پر نظر رکھنا اور نماز میں بخوشی داخل ہونا اور دل کو تمام کاموں سے فارغ کرنا اور نماز میں
اگر خوف و فکر ہے تو آنکھ موچنا مکروہ نہیں اگر خوف نہیں تو آنکھ موچنا مکروہ بلکہ بعضی صورتوں میں حرام ہوتی ہی اور نماز جہریہ کو نماز سریہ کے وقت میں قضا کرے تو قرأت آہستہ
پڑھنا اور نماز سری کو جہریہ کے وقت میں قضا کرے تو قرأت پکار کے پڑھنا اور نماز فوت ہووے تو انکا قضا کرنا فرض ہی اور اگر چند نماز فوت ہووے تو بہ ترتیب انکا قضا کرنا
فرض ہی اور وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہے تو قضا نماز اول گذارے کے بعد وقتیہ نماز پڑھنا اگر نماز وقتیہ فوت ہونیکا اندیشہ رہے تو اول نماز وقتیہ پڑھکے بعد فائتہ
قضا کرنا اگر نماز فائتہ کی تقدیم کرنے سے نماز وقتیہ کی جماعت فوت ہوتی ہی تو بھی کچھ مضایقہ نہیں فائتہ اول قضا کرنا اور نماز وقتیہ منفرد پڑھنا **فصل نماز**
صبح کے دوسری رکعت کے اعتدال میں اور نصف اخیر ماہ رمضان کے وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں دعاء قنوت پڑھنا سنت ہی اور اگر مسلمانوں پر کوئی بلا مثلا
دشمن یا قحط یا وبا نازل ہووے تو تمام فرض نمازوں کے آخر رکعت کے اعتدال میں قنوت پڑھنا مستحب ہی اور قنوت یہ ہی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ
وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ
وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا
قَضَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور اسکے بعد صلوٰۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا سنت ہی اور امام اھدنا وغیرہ بلفظ جمع کہے اور امام قنوت
پکار کے پڑھنا اور مقتدیان آمین آمین کہنا مگر امام ثنا پڑھنے وقت یعنی فَاِنَّكَ تَقْضِيْ سے آخر تک پڑھے تک مقتدیان آپ بھی ثنا آہستہ پڑھنا یا چپ سنتے رہنا
اور صلوٰۃ پڑھتے وقت بھی آمین کہنا اگر مقتدی کو امام کا قنوت سننے میں نہیں آتا ہی تو مقتدی بھی قنوت آہستہ پڑھنا اور منفرد قنوت آہستہ پڑھنا اور مستحب ہی
قنوت پڑھتے وقت دونوں ہاتھ اُٹھانا اگر قنوت دفع بلا کے واسطے پڑھتا ہی تو ہتھوں کی پیٹھ آسمان کے طرف کرنا اور اگر واسطے تحصیل کسی چیز کے پڑھتا ہی تو
باطن ہتھوں کا آسمان طرف کرنا اور قنوت جو ہم کہے اُسکے درعوض کوئی آیت جو اسمیں معنی دعا کا ہی مثلا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا آخر تک پڑھا اور
اس سے قصد قنوت کا کیا تو کفایت کرتا ہی اور اگر شافعی پیش از رکوع کے قنوت پڑھے تو کفایت نہیں کرتا چاہیئے کہ بعد رکوع کے اعادہ کرنا اور سجدہ سہو کرنا
فصل نماز سے فارغ ہو بعد آہستہ دعا پڑھنا مستحب ہی مگر امام مقتدیاں کے تعلیم کے واسطے پکار کے پڑھنا مستحب ہی اور جب نماز سے فراغت پا تو تین بار کہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اور اسکے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ
وَاَدْخِلْنَا دَارَكَ دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور ہر فرض
نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہے اور صبح کی نماز کے بعد دس دفعہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بعد از ہر نماز فرض کے آیت الکرسی اور سورہ قل ھو اللہ احد

اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا اور سوتے وقت بھی اسی ترتیب سے تین بار پڑھکر دونوں ہاتھوں مین دم کرنا اور تمام اعضا جہانتک
ہاتھ پہنچ سکے پھیرنا اول آگے سے بعد مین پیچھے سے اسیطرح سے تین بار عمل کرنا اور ہر صبح و شام تین بار یہہ دعا پڑھنا بِسْمِ اللهِ الَّذِی لَا
یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور ہر صبح کے وقت تین بار کہنا رَضِیْتُ بِاللهِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا جو شخص یہہ دعا پڑھیگا تو اسپر بہشت واجب ہوتی ہے اور ہر صبح کو
یہہ بھی پڑھنا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَهَّابِ اور بعضے بزرگان سے منقول ہے کہ نماز صبح کے بعد سخن نا کرکے کوئی شخص
سو بار درود پڑھے تو حق تعالی سو حاجت اُسکے روا کرتا ہے تیس دنیا مین اور ستر آخرت مین اور شام کی نماز کے بعد بھی اسیطرح پڑھنا اور صبح و شام تین بار
یہہ کہنا سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِهٖ اور جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دعا کو بہت پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور
ہر شب سوتے وقت آیۃ الکرسی اور آمن الرسول پڑھنا اور جب سونیکا ارادہ کرے تو قل یا ایہا الکافرون کا سورہ پڑھنا جب لکم دینکم ولی دین کو
پہنچے تو پہلو زمین پر رکھنا اور سونا اور ہر شب سورہ اذا وقعت کا پڑھے تو فقیری سے بیفکر رہیگا اور ہر شب سورہ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے تو
قبر کے عذاب سے امین رہیگا اور رات کو جب نیند سے ہوشیار ہووے تو یہہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللهِ وَاللهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اور
اسکے بعد یہہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا اور کچھ دعا کرے تو حق تعالی قبول کریگا اگر اُسوقت اُٹھکر وضو کرے اور نماز پڑھے تو حقتعالی نماز قبول کرتا ہے
اور جب نیند سے ہوشیار ہووے تو یہہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ
النَّوْمَ وَالْیَقْظَةَ اور جو شخص ہر روز سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار کہے تو اُسکے گناہان بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کے کف سا بہت ہوین
اور جو شخص ہر روز سو بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ کہے تو حق تعالی اسکو فقیری سے امن مین رکھیگا اور جناب رسالتپناہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کہ دو کلمے زبان پر بہت آسان ہین اور ترازو مین قیامت کے روز بہت گران ہین اور خدا تعالی کے نزدیک بہت محبوب ہین وہ یہہ ہین
سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ اور حدیث مین آیا ہے جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ ایکبار کہے تو حق تعالی اسکے واسطے بہشت
مین ایک جھاڑ بوتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اللہ تعالی یہہ کلمے یعنے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ
اَکْبَرُ کہنے کو بہت دوست رکھتا ہے اور یہہ دعا قرض ادا ہونے واسطے ہے اگر پہاڑ برابر بھی قرض کوئی رکھتا ہووے تو اللہ تعالی اسکا قرض ادا کرتا ہے
وہ یہہ دعا ہے اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اور جو کوئی ہر شب و روز یہہ دعا
پڑھا کرے تو تمام جانوران وغیرہ کی آفت سے محفوظ رہیگا اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور یہہ دعا سختی کے وقت
پڑھے تو اسکا غم دفع ہوتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ
السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جو شخص
دعا سید الاستغفار صبح کے وقت پڑھے اور یقین اپنا اسپر رکھے اور شب ہونے کے آگے مر جاوے تو بہشت مین جاویگا اور اگر آخر روز کو وہ دعا پڑھے اور اسپر یقین
رکھے اور صبح ہونے سے آگے مر جاوے تو بہشت مین جاتا ہے وہ دعا یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ لَكَ
بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

باب مبطلات نماز کے بیان مین

نماز پانچ چیز سے باطل
ہوتی ہے پہلا سخن کہنا اگر کوئی شخص نماز مین بات کرے تو نماز باطل ہوتی ہے اور اگر نماز مین سخن کہا ایسا کہ اُس سے دو حرف نکلے اگرچہ

باب مبطلات نماز کے بیان مین

ان حرفوں کو معنی نہ رہے یا ایک حرف نکلا کہ اُسکے معنی ہیں جیسا کہ قِ عِ فِ یا ایک حرف ممدود جیسا کہ آ تو نماز باطل ہوتی ہے اگرچہ وہ حرف
نماز کے مصلحت واسطے رہے تو بھی نماز باطل ہوتی ہے اگر بغیر عذر کے کھکارا اور اُس سے دو حرف ظاہر ہوئے تو نماز باطل ہوتی ہے اور اگر دو حرف ظاہر
نہ ہووے تو نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر بے اختیاری کھکارا یا فرض قراءت پڑھنے سے عاجز ہو کے کھکارا تو نماز باطل نہیں ہوتی اگر آواز بلند کرنے کے واسطے
کھکارا تو نماز باطل ہوتی اگر امام کھکارے اور اس سے دو حرف ظاہر ہوئے تو مقتدی مفارقت نہ کرنا اسواسطے کہ شاید امام عذر سے کھکارا ہووے لیکن اگر قرینہ
دلالت کیا کہ امام بلا عذر کھکارا ہے تو امام سے مفارقت کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص نماز میں ہنسے یا روے یا کھنگے یا چھینکے یا پھونکے کہ اُس سے دو حرف
ظاہر ہووے تو نماز باطل ہوتی ہے اگر نماز میں سخن بھول کے کیا یا نو مسلم ہے کہ اسکو سخن کہنے سے نماز باطل ہوتی ہے کر کے اطلاع نہیں یا سبقت لسان سے سخن
نکل گیا یا بسبب غلبے کے ہنسا یا کھنگیا یا چھینکیا کہ اس سے دو حرف ظاہر ہوئے پس اگر یہ افعال تھوڑے رہے تو نماز باطل نہیں ہوتی اگر بہت ہے تو نماز باطل ہوتی ہے
لیکن امام اسنوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حق بات یہ ہے اگر کسی نے بے اختیاری سے کھنگیا یا چھینکا یا کھنکارا تو نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ بہت رہے کیونکہ
احتراز ان چیزوں سے کرنا ممکن نہیں اور فعل تھوڑا ہی یا بہت ہی کر کے سمجھنا عرف پر موقوف ہے اور اگر کوئی شخص بسبب اکراہ کے نماز میں سخن کہے تو بھی نماز
باطل ہوتی ہے اگر نماز میں کوئی چیز عارض ہووے مثلاً امام سہو کیا یا کوئی اندھا کوئیں کے نزدیک جا پہنچا یا کوئی شخص گھر میں داخل ہونے واسطے اذن چاہا تو مرد سبحان اللہ
کہے اور عورت تھالی بجاوے اور عورت تھالی اسطور سے بجانا افضل ہے کہ ایک ہاتھ کی ہتیلی دوسرے ہاتھ کی پیٹھ پر مارے اور اگر تھالی بقصد لعب کے بجاوے تو نماز باطل ہوتی
ہے اور اگر کوئی شخص قرآن کی ایسی آیت پڑھے جو اُس سے تنبیہ حاصل ہوتی ہے یا گھر میں آنیکا اذن پایا جاتا ہے مثلاً کہا اُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ اور قصد کیا
اس سے فقط قرآن پڑھنے کا یا قصد کیا قراءت اور تنبیہ کا تو نماز نہیں باطل ہوتی اور اگر اس سے فقط تنبیہ کا قصد کیا یا کچھ قصد نہیں کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اور
اگر آیت کا نظم تغیر کر کے پڑھا تو نماز باطل ہوتی ہے اور اسیطرح اگر امام کو لقمہ دیا یا تکبیر پکار کے کہا اور اس سے فقط اعلام کا ارادہ کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر ارادہ قراءت کا
یا ذکر کا اسکے ساتھ بھی ارادہ اعلام کا کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی اور نماز ذکر کرنے سے باطل نہیں ہوتی اسیطرح نذر جو اسمیں قربت ہے کہے تو نماز باطل نہیں ہوتی مگر
یہ کہ نذر معلق کیا مثلاً کہا اگر اللہ تعالی فلانے مریض کو شفا دیوے تو میں غلام آزاد کرونگا نماز باطل ہوتی ہے یا دعا ایسی جو اسمیں کسی مخلوق طرف خطاب ہے مثلاً چھینکنے
ہارے کے جواب میں یرحمک اللہ کہا تو نماز باطل ہوتی ہے مگر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرے مثلاً کہے اَلصَّلٰوةُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یا
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تو نماز باطل نہیں ہوتی اور نماز پڑھنے ہارے پر کوئی سلام کہے تو اسکو مندوب ہے ہاتھ کے یا سر کے اشارے سے رد کرنا
اور اگر سلام کے جواب میں علیہ السلام کہا یا چھینکنے ہارے کے جواب میں یرحمہ اللہ کہا تو نماز نہیں باطل ہوتی اور جب کھڑے رہنے سے نماز باطل نہیں ہوتی گرچہ بلا عذر سکوت
دراز رہے **دوسرا نماز میں کچھ فعل کرنا** جو جنس نماز سے نہیں یا کوئی رکن فعلی نماز میں زیادہ کرنا پس اگر کوئی شخص نماز میں افعال کثیر کرے تو نماز باطل ہوتی ہے
اور فعل کثیر ہے یا قلیل ہے سمجھنا عرف پر موقوف ہے پھر اگر کوئی شخص نماز میں کودے یا دو تو نماز دو ہلاوے یا تین قدم پے در پے چلے یا تین دفعہ پے در پے ہاتھ ہلاوے تو
نماز باطل ہوتی ہے اور اگر سلام کو رد کرنے کے واسطے اشارہ کرے یا نعل پہنے یا انگوٹھی پہنے یا بچھو کے تئیں جھٹکے مارے یا دو قدم آہستہ چلے یا آہستہ دو بار ہاتھ ہلاوے تو نماز
باطل نہیں ہوتی اور اسیطرح تین حرکت متفرق کیا تو بھی نماز باطل نہیں ہوتی اور ایک حرکت بہت ہے مثلاً قوت سے ایک بار کودے تو نماز باطل ہوتی ہے اور اگر حرکت
خفیف رہے مثلاً انگلی تسبیح کرنے کے واسطے ہلاوے یا بدن کھجاوے تو نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر ہاتھ کو کھجانے کے واسطے تین بار حرکت دیا تو نماز باطل ہوتی ہے
مگر کسی شخص کو خارش ہے بدون کھجانے کے رہ نہیں سکتا ہے تو نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر کوئی شخص نماز میں رکن فعلی مثلاً رکوع یا سجود عمداً زیادہ کرے تو نماز باطل
ہوتی ہے اگر رکن فعلی نہیں بلکہ قولی ہے مثلاً سورۂ فاتحہ مکرر کیا یا رکن فعلی سہو سے زیادہ کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر کوئی شخص نماز میں کتاب کھول کے اسکا مطلب
فہم کیا یا قرآن کھول کے اسمیں دیکھ کے پڑھا اور صفحہ تمام ہوئے بعد ورق پھیرا تو نماز باطل نہیں ہوتی اور یہ افعال قلیل نماز میں بے ضرورت کرنا مکروہ ہے ضرورت
کے وقت مکروہ نہیں بلکہ سانپ اور بچھو کو قتل کرنا مندوب ہے اور نماز میں منہ سے پھیرنا اور آسمان طرف نظر کرنا یا نماز سے مشغول کرنے والی چیز طرف نظر کرنا
مثلاً کپڑوں پر بوٹے دیکھنا یا جمائی دینا یا پھونکنا یا سجدے کے وقت سجدہ گاہ میں کنکر سے وغیرہ ہے تو اُسے برابر کرنا یا کمر پر ہاتھ رکھنا یا انگلیاں پھوڑنا یا انگلیاں

تیسرا نماز میں

مشغول کرنا یا منھ پر یا داڑھی پر ہاتھ پھیرنا مکروہ ہی **تیسرا نماز میں کچھ چیز کھانا یا پینا** اگر کوئی شخص نماز میں کسی چیز کھایا کہ وہ دریکو تیارکرنی ہی پس نماز بھی باطل ہوتی اگرچہ تھوڑا ہے مثلاً شکر یا مصری منھ میں رکھے اور اسکا پانی نگلے تو نماز باطل ہوتی اور اگر دانتوں میں کوئی چیز ہے اور اسکو عمداً نگلے یا دماغ سے بلغم اترے اور اسکو عمداً نگلے تو نماز باطل ہوتی ہی مگر اس چیز پر سے تھوک جاری ہووے یا بلغم اترے ایسا جو پکڑ رکھنا اسکا ممکن نہیں ہے تو اسکو نگلنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اگر کوئی شخص کسی چیز کو بھول کے کھایا یا نماز باطل ہوتی ہی کرکے اسکو علم نہ تھا اور وہ شی قلیل ہی تو نماز باطل نہیں ہوتی اور اگر بہت ہی تو نماز باطل ہوتی اگر کسی نے کوئی شی کو فقط چابے اگر بہت چابے تو نماز باطل ہوتی ہی کیا واسطے کہ یہہ فعل کثیر ہی اور اگر تھوڑا چابے تو نماز باطل نہیں ہوتی **چوتھا نماز کے شروط** جو مذکور ہوئے انسے کوئی شرط فوت ہونا پس اگر نماز میں حدث ہووے عمداً یا سہواً یا نجاست حادث ہووے یا ستر نگاہ منکشف ہووے یا قبلے سے منھ پھیرے تو نماز باطل ہوتی ہی **پانچواں وہ شی** جو منافی نیت کا ہی کرنا پس اگر کوئی شخص نماز توڑنے کی نیت کیا یا نماز توڑنا کسی چیز پر معلق کیا مثلاً ارادہ کیا کہ اگر فلانے شخص آوے تو میں نماز ترک کرونگا یا نعوذ باللہ مرتد ہوا تو نماز باطل ہوتی ہی اور ان چیزوں کے سوائے اور کتنے ایک چیزوں سے نماز باطل ہوتی ہی انکا بیان آگے ہم ذکر کئے ہیں اور باقی چند چیز آئندہ آوینگے **باب سجدۂ سہو کے بیان میں** سجدۂ سہو کرنا سنت ہی اور وہ **دو سبب** سے آتا ہی **پہلا ابعاض** سے نماز کے کسی چیز کو ترک کرنا ابعاض چھے چیز ہیں **اول** دعاء قنوت ہی صبح کی نماز میں اور وتر میں نصف اخیر ماہ رمضان کے **دوسرا** ٹھہرے رہنا دعاء قنوت کیواسطے **تیسرا** التشہد اول ہی **چوتھا** تشہد اول کے واسطے بیٹھنا **پانچواں** صلاۃ ہی صلی اللہ علیہ وسلم پر قنوت اور تشہد میں بھیجنا **چھٹا** قنوت میں اور تشہد اخیر میں صلاۃ آل پر بھیجنا ان ابعاض کو جو شخص سہو سے ترک کرے یا عمداً ترک کرے تو سجدۂ سہو سنت ہی انکے سوائے دوسرے سنتاں نماز میں جو ہیں انھوں کے ترک کرنے سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا بلکہ اگر انکے ترک ہونے سے سجدۂ سہو عمداً کرے تو نماز باطل ہوتی ہی اور ارکان ترک کرے تو اسکا تدارک ضروری ہی تدارک کرکے سجدۂ سہو بھی کرنا **دوسرا فعل** جو منہی عنہ ہی اسکو سہو سے کرنا تو بھی سجدۂ سہو آتا یعنی جس چیز عمداً کرنے سے نماز باطل ہوتی ہی ویسی چیز سہو سے کریں تو سجدۂ سہو کرنا بشرطیکہ ویسے سہو سے نماز باطل نہ ہووے مثلاً اگر کوئی شخص رکن فعلی زیادہ کرے یا کلام تھوڑا کرے یا تھوڑا بھول کے کھاوے تو سجدۂ سہو کرنا بخلاف اس چیز کے کہ سہو اسکا نماز کبتیں باطل کرتا ہی جیسا کہ کلام کثیر یا حدث کہ اسکے ہونے سے نماز باطل ہوتی ہی سجدۂ سہو کفایت نہیں کرتا اور بخلاف سہو اس چیز کے کہ عمداً اسکا نماز باطل نہیں کرتا ہی جیسا کہ منھ پھیرے یا ایک دو قدم چلے تو سجدۂ سہو نہیں آتا اور اعتدال اور جلوس بین السجدتین دونوں رکن قصیر ہیں اگر عمداً یہہ دونوں کو تطویل کریں تو نماز باطل ہوتی ہی مگر صلاۃ تسبیح پڑھنے واسطے ان دونوں کو دراز کرے یا قنوت پڑھنے واسطے اعتدال اخیر کو دراز کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ یہہ اختیار کئے ہیں کہ اگر کوئی شخص اعتدال کو کوئی ذکر پڑھنے واسطے دراز کیے تو جائز لیکن وہ ذکر سورۂ فاتحہ اور تشہد نہ رہے اور جلوس بین السجدتین بھی اسی طرح ہووے پس اگر کوئی شخص اعتدال اور جلوس بین السجدتین کو سہواً دراز کئے تو سجدۂ سہو کرنا اور مقدار تطویل کا یہہ ہے اعتدال میں ذکر مسنون پڑھے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے وتنا درنگ کرنا اور جلوس بین السجدتین میں ذکر مسنون پڑھے بعد تشہد فرض پڑھے وتنا دیر کرنا اور اگر کوئی شخص رکن قولی کو اسکے غیر محل میں پڑھے مثلاً تشہد واسطے بیٹھے کے سورۂ فاتحہ پڑھے یا سورۂ فاتحہ کے جاگے میں تشہد پڑھے تو سجدۂ سہو کرنا لیکن رکن قولی کو نقل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ عمداً ہووے مگر سلام کو عمداً اسکے غیر محل میں نقل کئے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر کوئی شخص عمداً رکن ترک کرے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہواً ترک کرے تو اسکے بعد جو فعل کرتا ہی سو محسوب نہیں ہوتا جب تک کہ وہ چھوٹ گیا سو فعل کو بجا لاویں پس اگر ترک کیا سو رکن کے مثل دوسرے رکعت سے کرنے کے آگے یاد آیا تو وہ ترک ہوا سو رکن کو بجا لا کر اسکے بعد کے افعال پھر ادا کرنا اگر دوسرے رکعت سے ویسا رکن ادا کئے بعد یاد آیا تو اس رکن کے ساتھہ وہ رکعت تمام ہوئی اور افعال جو درمیان میں دونوں رکن کے کیا تھا سو وہ محسوب نہیں میں بعد بھی وہ افعال بجا لانا یہہ دونوں صورت میں سجدۂ سہو کرنا اور اگر رکن جو ترک ہوا ہی سو یاد نہیں اور احتمال ہی کہ وہ رکن نیت ہی یا تکبیر تحریمہ ہی تو نماز کا اعادہ کرنا اور اگر احتمال ہی کہ وہ رکن سلام ہی تو سلام کرنا اور سجدۂ سہو کرنا اور اگر ان ارکان کے سوائے دوسرا رکن ترک ہونیکا احتمال ہی اور کس رکعت سے ترک ہوا ہی سو یاد نہیں تو اسکو بدتر حالت کو اختیار کرکے اسی پر بنا کرنا اور سجدۂ سہو کرنا یعنے مثلاً اگر رکعت سے کھڑے رہے بعد یاد کیا کہ ایک سجدہ اور جلوس بین السجدتین ترک کیا ہی تو جاہئے کہ

چوتھا نماز کے

پانچواں وہ

دوسرا فعل

بیٹھے اور سجدہ کرے اور اگر سجدہ فقط ترک کیا ہی تو نماز سے سجدے میں آوے اور اگر دوسری رکعت کا پہلا سجدہ کئے بعد یاد کیا کہ اول رکعت کا ایک سجدہ ترک کیا ہی تو اب یہ سجدہ ادا کرنے سے پہلی رکعت تمام ہوئی اور اسکے درمیان جو فعل کیا ہی سو لغو ہوئے اور اگر رکن کس موقع سے ترک کیا ہی سو یاد نہیں یا اُسمین شک ہی مثلاً ایک سجدہ ترک ہوا کرکے یاد آوے تو ایک رکعت پڑھنا اور اگر دو سجدے ترک کئے یا تین سجدے ترک کیا کرکے یاد آوے تو دو رکعت پڑھنا اور اگر چار سجدے ترک کیا کرکے یاد آوے تو ایک سجدہ اور دو رکعت پڑھنا اور اگر پانچ سجدے یا چھے سجدے ترک کیا کرکے یاد آوے تو تین رکعت پڑھنا اور اگر سات سجدے ترک کیا کرکے یاد آوے تو ایک سجدہ اور تین رکعت پڑھنا اور اگر آٹھ سجدے ترک کیا کرکے یاد آوے تو دو سجدے اور تین رکعت پڑھنا اور کوئی شخص تشہد اول پڑھے بغیر اٹھا اور سیدھا کھڑے ہونے کے آگے یاد آیا تو بیٹھ کے تشہد پڑھنا اور اگر سیدھا کھڑے رہے بعد یاد آوے تو پھر تشہد واسطے بیٹھنا جائز نہیں اگر عمداً بیٹھے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سہو سے بیٹھے یا نماز باطل ہوتی ہی سو جان کر بیٹھے تو نماز باطل نہیں ہوتی لیکن بیٹھے بعد یاد آوے تو لازم ہی کہ اٹھ کھڑے رہنا اور سجدہ سہو کرنا اور اگر امام تشہد پڑھے بغیر اٹھ کھڑے رہا اور مقتدی تشہد کے واسطے بیٹھا تو نماز مقتدی کی باطل ہوتی ہی مگر جبکہ مقتدی امام سے مفارقت کی نیت کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی اگر امام اور مقتدی دونوں کھڑے رہے یا فقط امام کھڑے رہا بعد پھر امام بیٹھا مقتدی امام سے مفارقت کرنا اور کھڑے رہنا لازم ہی مگر امام سہواً عود کیا ہی کرکے گمان سے امام کی انتظاری کرتا ہوا کھڑے رہا تو جائز ہی اور اگر مقتدی عمداً جلوس طرف عود کرے تو نماز مقتدی کی باطل ہوتی ہی اور اگر امام بیٹھا لیکن فقط مقتدی نے سہو سے کھڑے رہا تو مقتدی پر عود کرنا لازم ہی اگر عود نہ کرے تو نماز مقتدی کی باطل ہوتی ہی اگر مقتدی عمداً کھڑے رہا تو عود کرنا لازم نہیں بلکہ سنت ہی اور اگر مقتدی امام کے آگے سہو سے رکوع کرے تو مختار ہی پھر قیام طرف عود کرے یا رکوع میں امام کی انتظاری کرتے رہے اور بیٹھ کے نماز پڑھنے والا اگر دو رکعت پڑھے بعد تشہد پڑھا کرکے گمان سے قرات شروع کیا تو تشہد طرف عود کرنا اگر تشہد پڑھنے کا ارادہ تھا لیکن سبقت لسان سے قرات شروع کیا تو تشہد طرف عود کرنا جائز ہی اور اگر کوئی شخص بھول کے سجدہ کیا اور پیشانی مقتدی کے اوپر رکھنے کے آگے پھر قنوت طرف عود کیا تو جائز ہی پیشانی زمین پر رکھے بعد عود کرنا جائز نہیں اور اگر کوئی شخص سہو سے دو رکعتوں کی نماز میں پہلی رکعت کے بعد یا چار رکعتوں کی نماز میں تیسری رکعت میں تشہد پڑھنے جلسہ استراحت سے زیادہ بیٹھے بعد یاد آوے تو باقی نماز پڑھنا اور سجدہ سہو کرنا اسیطرح اگر دونوں سجدہ کے درمیان میں سہو سے زیادہ بیٹھے تو بھی سجدہ سہو کرنا اور اگر کوئی شخص سجدے میں آپ رکوع کیا ہوں یا نہیں کرکے دیر تک یاد کرتا رہا تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سجدہ اولی کیا ہوں یا نہیں کرکے یاد کرتا رہا تو نماز باطل نہیں ہوتی اور کوئی شخص چہار رکعت کی نماز میں سہو سے پانچویں رکعت واسطے اٹھ کھڑے رہا بعد یاد آیا تو پھر بیٹھنا اور تشہد پڑھنا اور اگر تشہد پڑھا ہی تو وہی کفایت کرتا ہی تشہد سہو کی کرنا اور سلام پھیرنا اور اگر کوئی شخص شک کیا کہ مثلاً تین رکعت پڑھا ہوں یا چار رکعت تو کم حرف کو اختیار کرنا اور سجدہ سہو کرنا اور غیر کے سخن پر اعتماد کرنا اور اگر مسبوق نے شک کیا کہ رکوع امام کے ساتھ ملا ہی یا نہیں تو امام سلام کئے بعد ایک رکعت پڑھنا اور سجدہ سہو کرنا اور اگر سلام پھیرے بعد شک ہوے تو اسکو کچھ اعتبار نہیں اور اگر سلام کئے بعد یاد آیا کہ اپنے کوئی رکن ترک کیا ہی تو اوسی پر بنا کرنا اگرچہ سخن کرے یا چلے یا قبلے سے انحراف کرے بشرطیکہ فاصلہ دراز نہ رہے اور فاصلہ دراز ہی یا نہیں سو یہ عرف پر موقوف ہی اور اگر سہو متعدد ہوئے تو سجدہ سہو متعدد نہیں ہوتا بلکہ وہی دو سجدے کرنا مگر سفر میں قصر کرکے دو رکعت نماز پڑھا یا جمعہ کے دو رکعت پڑھا اور اسکے آخر کو سجدہ سہو کیا بعد کسی سبب سے اُس نماز کو چار رکعت تمام کیا تو آخر کو پھر سجدہ سہو کرنا اور اسیطرح سہو کے گمان سے سجدہ سہو کیا بعد یاد آیا کہ سہو نہ تھا تو پھر دوسرے بار سجدہ سہو کرنا اور مقتدی اقتدا کے حالت میں کچھ سہو کرے تو سجدہ سہو کرنا کیا واسطے کہ امام متحمل ہوتا ہی اور اگر امام سلام پھیرے بعد مقتدی کو سہو ہووے تو سجدہ سہو کرنا امام اُسکا متحمل نہیں ہوتا اور اگر مقتدی کوئی رکن بھول گیا تو امام سلام پھیرے بعد رکعت پڑھنا لیکن سجدہ سہو کرنا اور اگر مسبوق نے سہو امام کے ساتھ سلام پھیرے تو باقی نماز پڑھکے سجدہ سہو کرنا اور اگر مسبوق جو اُسکو امام کے ساتھ ایک رکعت نہیں ملی ہی سو گمان کیا کہ امام سلام کیا ہی پھر امام سلام پھیر نیکے آگے وہ ایک رکعت پڑھا تو محسوب نہیں پھر امام سلام پھیرے بعد اُس رکعت کا بھی اعادہ کرنا اور سجدہ سہو کرنا اور اگر قیام میں معلوم ہوا کہ ابھی امام سلام پھیر نیکے آگے کھڑے ہوا ہی تو واجب ہی پھر قعود طرف رجوع کرنا اگرچہ امام سلام پھیرے بعد اگر سہو ہوا ہی تو نماز تمام کیا تو محسوب نہیں اسکا اعادہ واجب ہی اور سجدہ سہو کرنا امام کیتیں نماز میں سہو ہوا تو مقتدی کو بھی سہو لاحق ہوتا ہی پھر مقتدی بھی سجدہ سہو کرنا اگرچہ امام سے مفارقت کیا ہی

مگر ظاہر ہوا کہ امام محدث ہی تو مقتدی کو سہو لاحق نہین ہوتا اور مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کیا بعد پھر اپنے نماز کے آخر مین سجدہ سہو کا اعادہ کرنا اور مسبوق
اقتدا کرنیکے آگے اگر امام سہو کیا ہی تو وہ سہو مقتدی کو بھی لاحق ہوتا ہی اور امام سلام پھیرے بعد مسبوق کھڑے رہا اور دوسرے شخص اسکا اقتدا کیا اور ان سلام
پھیرے بعد تیسرے شخص اسکا اقتدا کیا تو سب کو امام اول کا سہو لاحق ہوتا ہی اور ہر ایک امام کے ساتھ سجدہ سہو کرنا اور اپنے نماز کے آخر بھی سجدہ سہو کرنا اور
مقتدی پر امام کی متابعت سہو سجدے مین کرنا واجب ہے اگرچہ امام کا سہو معلوم نہ ہے اگر مقتدی اسکے تم عمدا تخلف کرے تو نماز اسکی باطل ہوتی ہی مگر یقین ہوا
کہ امام غلطی سے سجدہ کیا ہی تو اسوقت متابعت نہ کرنا اور امام نے بھول کے پانچوین رکعت واسطے اٹھے تو مقتدی پر متابعت کرنا جایز نہین اگرچہ مسبوق ہے
اور اگر امام اپنے سہو کا سجدہ نہ کرکے سلام پھیرے تو مقتدی سجدہ سہو کرنا اسیطرح اگر امام فقط ایک سجدہ کیا تو مقتدی دونون سجدے تمام کرنا اور اگر مقتدی نے
امام سلام پھیرے بعد سہو سجدہ کرنے واسطے متخلف رہا پس امام نے پھر سجدے طرف عود کیا تو مقتدی مطابعت نکرنا بلکہ آپ اکیلا سجدہ کرنا اور اگر مقتدی امام کے
ساتھ سہو سے سلام پھیرا بعد پھر امام سجدے طرف عود کیا تو موافقت امام کی لازم ہی اگر امام کی موافقت نکرے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر مقتدی عمدا سلام
پھیرا اور امام نے سجدے طرف عود کیا تو موافقت نکرے اور اگر پانچوین رکعت طرف سہو سے کھڑے رہا اور مقتدی حد رکوع کو پہنچے بعد مفارقت کیا تو سجدہ سہو کرنا
اور اگر امام حنفی سجدہ سہو کرنیکے آگے سلام کیا تو مقتدی امام سلام پھیرنیکے قبل آپ سجدہ سہو کرنا امام کی متابعت نہ کرنا اور سجدہ سہو دو سجدے ہین محل انکا قبل
سلام کے ہی انکے درمیان مین مفترش بیٹھنا اور سجدے مین جو ذکر کرتے ہین وہی ذکر کرنا بعدہ متورک بیٹھکے سلام پھیرنا اور تشہد نہ پڑھنا اور سجدہ کرنیکے قبل عمدا
اگر سلام پھیرے تو سجدہ فوت ہوا اور اگر سجدے کا ارادہ تھا لیکن سہو سے سلام پھیرا تو پھر سجدہ کرنا بشرطیکہ فاصلہ دراز نہ ہوے اور سجدہ کرنے سے شخص
پھر نماز مین داخل ہوتا ہی پس اگر اسمین حدث ہووے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر کوئی شخص نماز سے ایک رکن بھول کے ترک کیا اور سلام پھیرکے دوسری نماز کے
واسطے تکبیر تحریمہ باندھا تو وہ نیت منعقد نہین ہوتی پس اگر فاصلہ دراز نہ ہووے تو اول ہی پہ بنا کرنا اگر فاصلہ دراز ہووے تو نماز تازی سر سے پڑھنا اور اگر چار
رکعت کی نماز مین یا تین رکعت کی نماز مین تشہد مین شک کیا کہ اول ہی یا دوسرا ہی اور کھڑے رہے بعد ظاہر ہوا کہ تشہد اول تھا تو سجدہ سہو کرنا اور اگر تشہد مین تھا اسوقت
ظاہر ہوا تو سجدہ سہو کرنا **فصل تلاوت قرآن کا سجدہ** چودہ آیت مین کرنا سنت ہی سورہ اعراف مین ایک اور رعد مین ایک اور نحل مین

تلاوت قرآن کا سجدہ

ایک اور اسرا مین ایک اور مریم مین ایک اور سورہ حج مین دو اور سورہ فرقان مین ایک اور نمل مین ایک اور الم تنزیل السجدہ مین ایک اور حم السجدہ مین ایک اور
والنجم مین ایک اور انشقاق مین ایک اور علق مین ایک اور سجدہ آیت تمام ہو گئے بعد کرنا ہی اگر آیت تمام ہونے کے آگے سجدہ کرے تو صحیح نہین اور سورہ ص مین
سجدہ شکر کا ہی سجدہ تلاوت کا نہین پس غیر نماز مین مستحب ہی نماز مین وہ سجدہ کرے تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر امام حنفی سورہ ص کا سجدہ کرے تو مقتدی امام سے
مفارقت کرنا یا انتظار کرتا ہوا کھڑے رہنا اور سجدہ سہو نہ کرنا اور سجدہ تلاوت کا پڑھنے والے پر اور سننے والے پر واجب ہی اگرچہ محدث سے یا بچے سے یا کافر سے سنے
اور نماز پڑھنے بار اپنی قرأت واسطے یا اپنے امام کی قرأت واسطے سجدہ تلاوت کرنا اگر غیر کے قرأت واسطے سجدہ کیا یا مقتدی اپنے غیر امام کی قرأت واسطے سجدہ کیا
یا مقتدی آپ قرأت کرکے سجدہ کیا یا امام سے عمدا تخلف کیا تو نماز باطل ہوتی ہی اور اگر سجدے کی آیت پڑھکے سجدہ کیا پھر وہی آیت کا تکرار کیا تو پھر سجدہ کرنا
اگرچہ نماز مین رہے اور سجدہ تلاوت مین بھی نماز کے شرطان ہین جیسا کہ طہارت اور قبلہ رو اور ستر عورت اور اگر نماز کے باہر سجدہ تلاوت کرے تو نیت سجدہ تلاوت
کی کرنا اور تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہی اور مندوب ہی دونون ہاتھ تکبیر تحریمہ کہتے وقت اٹھانا اور سجدے مین جاتے وقت دوسری تکبیر بولنا اور سجدے مین یہ
دعا پڑھنا سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ
الْخَالِقِينَ اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَاقْبَلْهَا
مِنِّي كَمَا قَبِلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی دوسری تکبیر کہنا اور واجب ہی سلام پھیرنا لیکن تشہد نہ پڑھنا اور اگر
نماز کے درمیانے سجدہ کرے تو نیت اور تکبیر تحریمہ نہ کہنا اور سلام بھی نہ پھیرنا اگر عمدا نماز مین سلام پھیرے تو نماز باطل ہوتی ہی مگر سجدے مین جاتے وقت اور سجدے سے
سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا اور سجدے مین جاتے وقت نماز مین ہاتھ نہ اٹھانا اور سجدے سے اٹھے وقت استراحت واسطے نہ بیٹھنا اور اگر سجدے کے بعد رکوع کرنا چاہے تو

واجب ہی سجدے سے کہڑے ہوکے بعد رکوع کرنا اگر سجدہ سہو رکوع کی حالت مین آوے تو صحیح نہین اور مستحب ہی کہ بعد قیام مین کچھ قراءت کرکے بعد رکوع کرنا اور سجدے کی آیت تمام پڑھے بعد سجدہ کرنا آیت پڑھے بعد اگر فاصلہ زیادہ ہووے تو سجدے کا قضا کرنا فوت نہین اور اگر محدث رہے اور وضو بعد کرے تو سجدہ کرنا نہین تو سجدہ نہ کرنا اور اگر سجدے کی آیت سورہ فاتحہ کے قبل پڑھے تو بھی سجدہ کرنا اور اگر نماز کے رکوع مین یا سجود مین یا اعتدال مین یا جلوس مین آیت سجدے کی پڑھے تو سجدہ نہ کرنا اور اسیطرح اگر فارسی سے پڑھے تو بھی سجدہ نہ کرنا اور سجدے کی آیت محض سجدہ کرنے واسطے نماز مین یا اوقات مکروہہ مین پڑھنا مکروہ ہی اور آہستہ پڑھتے سو نماز مین سجدے کی آیت تلاوت کرے تو مستحب ہے نماز سے فراغت ہوئی بعد سجدہ کرنا اور سجدہ شکر کا کرنا بھی مستحب جبکہ کچھ نعمت ملے مثلا کہ بیٹا پیدا ہووے یا مرتبہ ملے یا مال ملے یا نصرت ہووے یا کچھ بلا سے چھوٹے یا غرق سے نجات پاوے یا کسی کو گرفتاری مین دیکھے یا کوئی مریض کو دیکھے یا گناہ مین مبتلا کو دیکھے اور یہہ سجدہ صاحب مرض سے پوشیدہ کرنا تا وہ شکستہ دل نہ ہووے اور فاسق سے ظاہر کرنا تا اسکو زجر ہووے اور یہہ سجدہ بھی شروط وغیرہ مین سجدہ تلاوت کے مانند ہی، مگر سجدہ شکر نماز مین ادا کرنا درست نہین اگر نماز مین یہہ سجدہ کرے تو نماز باطل ہوگی اور اگر نماز مین سجدہ شکر کرنے واسطے سجدے کی آیت پڑھے تو درست نہین نماز باطل ہوگی اور اگر سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر سواری پر سفر مین اگرچہ قصری اشارے سے کرے تو جایز ہی اور سجدہ شکر کے ساتھ صدقہ کرنا اور شکرانے کی نماز پڑھنا بھی مستحب ہی اور اگر کوئی شخص بے سبب سجدہ کیا تو حرام ہی اگرچہ بعد نماز کے ہووے اور اسیطرح فقط رکوع کرنا حرام ہی اور اسیطرح مریدان مشایخان کے روبرو سجدہ کرتے ہین سو حرام ہی اگرچہ قبلہ طرف کرین اور قصد خدا تعالی کو کرنیکا کرین

باب سنت نمازون کے بیان مین

سنت موکدہ نمازان جو فرض کے ساتھ راتب ہین سو دس رکعت ہین صبح کے فرض کے اگے دو رکعت اور ظہر کے قبل دو رکعت بقولی چار رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت بقولی چار رکعت اور بقولی قبل عصر کے چار رکعت اور بعد مغرب کے دو رکعت بقولی قبل مغرب کے بھی دو رکعت اور بعد عشا کے دو رکعت اور جمعہ کے سنت مانند ظہر کے ہی اور یہہ سنتون سے جو فرض نماز کے بعد مین انکا وقت فرض نماز کرے بعد داخل ہوتا ہی انھون کو فرض پر مقدم نہ کرنا اور فرض کے قبل جو سنتان ہین انکا وقت فرض نماز کا وقت جب سے کہ داخل ہوتا ہی تبھی سے ہوتا ہی فرض نماز کا وقت باقی ہے تک باقی رہتا ہی اگر فرض کے بعد پڑھے تو جایز ہی اور وتر کی نماز اقل ایک رکعت ہی اور اکمل تین رکعت مین یا پانچ ساتھہ یا نون یا گیارہ و بقولی تیرہ رکعت اس پر زیادہ کرنا صحیح نہین پس اگر وصل کے وتر کی نیت سے گیارہ رکعت سو زیادہ پڑھے تو وہ سب صحیح نہین اور اگر دو رکعت پر سلام کرتا تھا تو احرام اخیر یعنے چھٹا احرام صحیح نہین اور یہہ احرام اگر جانکے عمدا باندھا تو نماز صحیح نہین اگر عمدا نہین تو نفل مطلق حاصل ہوگی اور وتر کی نماز جسنے ایک رکعت سے زیادہ پڑھتا ہی تو اسکو فصل کرکے پڑھنا افضل ہے یعنے دو دو رکعت پڑھکے سلام پھیرنا اگر وصل کرکے ایک ہی تشہد پڑھے یا آخر کے دونون رکعت مین تشہد پڑھے تو بھی جایز ہی اور وتر کا وقت عشا کی نماز پڑھے بعد صبح صادق اگے تک ہی اگر کسونے عشا کی نماز پڑھا ہان سے وتر کی نماز پڑھے بعد معلوم ہوا کہ عشا کی نماز باطل ہوئی ہی تو وتر صحیح نہین اور مستحب ہی وتر کے بعد اور کوئی نماز نہ پڑھنا اور اگر تہجد کی نماز پڑھتا ہی تو تہجد کے بعد وتر کی نماز پڑھنا اگر نہین تو عشا کے سنت نماز کے بعد وتر پڑھنا اور اگر وتر کی نماز پڑھے بعد تہجد گذارے تو وتر کی نماز کا اعادہ پھر کرنا اور وتر کی نماز کچھ سو کے اٹھکر پڑھے تو وہی تہجد ہے اور وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مستحب نہین مگر رمضان مین وتر جماعت سے پڑھنا مستحب ہی خواہ تراویح کی نماز پڑھے یا نہ پڑھے لیکن اگر تہجد کا ارادہ ہی تو وتر تب نہ پڑھنا اور غیر نصف اخیر رمضان کے وتر کی نماز مین دعا قنوت پڑھنا یا نصف اخیر رمضان مین قنوت ترک کرنا مکروہ ہی اور سجدہ سہو کرنا اور وتر کا قنوت صبح کی نماز کے قنوت سا ہی اور مستحب ہے یہہ دعا بھی اسکے بعد پڑھنا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ

نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ

سکھلانے سمجہا ہے اور نہانی انبیا کی معلوم ہین بیٹے معصوم ہین اور ہمارے پیغمبر نام شریف انکا محمد فرزند عبداللہ کے وہ فرزند عبدالمطلب کے وہ فرزند ہاشم کے وہ فرزند
عبد مناف کے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت تمامی خلقت سے آسمان زمین کے بہتر ہین اور سب پیغمبرون سے آخر ہین انکے بعد دوسرا پیغمبر نہین پیدایش انکی مکہ
معظمہ ہے حضرت کی عمر شریف جب چالیس برس کی ہوئی حق تعالی انکو پیغمبری دیا تیرہ برس تک لوگون کو دعوت کرتے رہے بہت لوگ ایمان لائے اور
کافران حضرت کے اور اصحاب کے ایذا کے درپے ہوئے حضرت مکے کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کو تشریف لائے دس برس تک لوگون کو دعوت فرمائے اور کافران سے
جنگ کئے ہزارون آدمی ایمان سے مشرف ہوئے اور بہت ملکان فتح کئے اور حضرت وہین مدینے مین وفات پائے قبر شریف حضرت کی بھی اسی جاگا ہے وفات کے وقت
عمر حضرت کی ترسٹھہ برس کی تھی اور جاننا چاہیے کہ معراج جو اس حضرت کو ہوا ہے سو حق ہے کیفیت اسکی صحیح حدیثون مین جو دیکھا ہون اسکو گذارش کرتا ہون
کہ حضرت ایک شب دولتخانے مین لیٹے آرام فرماتے تھے جبرئیل علیہ السلام آکے حضرت کیتین بیدار کئے اور ایک جانور لے آئے سفید رنگ گدھے سے بلند اور
خچر سے کوتاہ اور نگاہ جہان تک دوڑتی ہے اس قدر میدان کو ایک قدم مین قطع کرتا اس جانور کا نام براق ہے اور حضرت کو اس پر سوار کروا کے چلے
یہان تک کہ بیت المقدس کو پہنچے اور اس براق کو ایک حلقے سے باندھے کہ انبیا وہان براق باندھتے تھے اور مسجد اقصی مین داخل ہوکر دو رکعت نماز
گذارے بعد اسکے جبرئیل نے دو باسن ایک مین دودھ بھرا ہوا اور دوسرے مین شراب لائے آے حضرت نے دودھ کا پیالہ لئے جبرئیل فرمائے کہ تم فطرت کو
اختیار کئے اگر شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوتی وہان سے آسمان کے طرف لے چلے جب پہلے آسمان کو پہنچے جبرئیل نے دروازہ کھولنا
چاہے دربان پوچھا کون ہے کہے جبرئیل ہون پھر پوچھا کہ تمہارے ہمراہ کون ہے کہے محمد ہین پوچھا آیا بلوائے گئے ہین جبرئیل نے کہے درست بلوائے گئے ہین
دربان نے دروازہ کھولا جب داخل ہوئے دیکھتے ہین کہ وہان آدم علیہ السلام بیٹھے ہین جبرئیل کہے یہہ آدم ہین ان پر سلام کرو حضرت سلام کئے آدم نے جواب
دیکر کہے مرحبا اور دعائین دئیے وہان سے دوسرے آسمان طرف گئے وہان کا دربان بھی اسیطرح سے پوچھا اسکو بھی ویسا ہی جواب دئیے جب داخل ہوئے
وہان عیسی اور یحیی علیہما السلام کیتین بیٹھے ہوئے پائے انھون پر بھی سلام کئے وہ دونون جواب کہے اور دعائین دئیے اسیطرح ساتون آسمان پر سے
گذرے تیسرے آسمان پر یوسف تھے اور چوتھے آسمان پر ادریس تھے اور پانچوین پر ہارون تھے اور چھٹوین پر موسی تھے اور ساتوین پر ابراہیم تھے
اسکے بعد حضرت سدرۃ المنتہی کے نزدیک تشریف لیگئے وہ بیر کا درخت ہے پتے اسکے ہاتی کے کان سے اور پھل اسکے بڑے بڑے گھڑے سے تھے
اسکے بعد حضرت کیتین امر الہی سے ایسے ایسے چیزین دکھائے کہ اسکا وصف بیان مین نہین آتا اور حق تعالی جو جو باتین وحی کرنے کے تھے سو وحی
کیا اور پچاس نماز رات دن مین فرض کیا حضرت نے وہان سے پھرے جب موسی علیہ السلام کے نزدیک آئے موسی پوچھے حق تعالی تمہاری امت پر
کیا فرض کیا ہے حضرت نے فرمائے پچاس نماز رات دن مین فرض کیا ہے موسی کہے تمہاری امت اتنے نمازون کی طاقت نہ رکھیگی مین نے بنی اسرائیل
کے ساتھ بہت تجربہ کیا ہون اب تم خدا تعالی سے تخفیف چاہو حضرت نے وہان سے پلٹ کے گئے اور حق تعالی سے تخفیف چاہے پانچ نماز تخفیف
کیا جب موسی کے نزدیک آئے موسی فرمائے پھر تخفیف چاہو حضرت بھی پلٹ کے گئے پھر پانچ نماز تخفیف ہوئی اسی طور سے موسی فرماتے تھے
اور حضرت نے تشریف لیجا کر تخفیف کرواتے تھے یہان تک کہ پانچ نماز باقی رہے موسی پھر کہے اور تخفیف چاہو حضرت فرمائے مین نے خدا تعالی سے بہت
بار تخفیف مانگا اب مجھے شرم آتی ہے جب حضرت وہان سے مکے مین تشریف لائے اور یہہ قصہ مشہور ہوا کافران حضرت سے زیادہ عداوت کرنے
لگے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندان اور اصحاب اور عورتان کو دوست رکھین اور ان بزرگون کے
جناب مین کچھ بے ادبی نہ کرین اور سب اصحاب مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل ہین اور بعد وفات حضرت کے مسند خلافت پر
بیٹھے اور انکے بعد حضرت عمر فاروق ہین اور انکے بعد حضرت عثمان ذوالنورین ہین اور انکے بعد حضرت علی مرتضی ہین ان چارون صاحبون کے بعد
مرتبہ سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید اور طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدۃ بن الجراح کا ہے ان دس
صاحبون کو عشرہ مبشرہ کہتے ہین کس واسطے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر بار انہون کو جنت مین جاوینگے کرکے بشارت دئیے

علیٰ عدوك وعدوهم اله الحق واجعلنا منهم اور مستحب ہی وتر کی نماز مین سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلیٰ کا سورہ پڑھنا اور دوسری رکعت مین قل یا ایها الکافرون پڑھنا اور تیسری رکعت مین قل هو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنا اور نماز ضحیٰ کی بھی پڑھنا سنت ہی اور اقل اسکا دو رکعت اور اکثر آٹھ رکعت وبقولی بارہ رکعت ہین اور مندوب ہی دو رکعت پڑھکے سلام پھیرنا اور اسکا وقت آفتاب ایک نیزے برابر بلند ہوے بعد از سے استوا تک ہی اور مختار یہہ ہی ضحیٰ کی نماز پہر دن چڑہے تب پڑھنا اور تحیة المسجد یعنے مسجد مین داخل ہوتے ہی بیٹھنے کے آگے دو رکعت پڑھنا سنت ہے اگر مسجد مین داخل ہوکے فرض یا سنت پڑھے تو تحیة المسجد حاصل ہوتی ہی اور مسجد مین داخل ہوے بعد جماعت شروع ہوی تو جماعت مین داخل ہونا اگر جماعت مین داخل نہ ہوکے تحیة المسجد پڑھے تو مکروہ ہی اور نماز تحیة المسجد بیٹھنے سے فوت ہوتی ہی اور احرام حج کا یا عمرے کا باندھنے کے وقت دو رکعت پڑھنا سنت ہی اور طواف کے بعد دو رکعت اور وضو کے بعد دو رکعت بھی سنت ہی اور صلاة الاوابین یعنے مغرب اور عشا کے مابین بیس رکعت پڑھنا سنت ہی اور صلاة التسبیح چار رکعت پڑھنا بھی سنت ہی اور صلاة تسبیح ہر رکعت مین سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھے بعد پندرہ مرتبہ یہہ کہنا سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر۔ اور یہی تسبیح ہر رکوع مین اور اعتدال مین اور سجدون مین اور جلوس بین السجدتین مین اور جلسہ استراحت مین یعنے جلسہ جو بعد دونون سجدون کے ہے دس دس بار کہنا اگر طاقت ہی تو یہہ نماز تسبیح ہر روز پڑھنا اگر نہین تو ہر ہفتے مین ایک مرتبہ یا برس مین ایک مرتبہ یا تمامی عمر مین ایک مرتبہ پڑھے تو حق تعالیٰ تمام گناہون کو بخشتا ہی اور یہہ تمام سنتون کو جماعت سے پڑھنا سنت نہین باقی نماز عیدین اور کسوف و خسوف اور استسقا اور تراویح جماعت سے پڑھنا سنت ہی تراویح کی نماز رمضان مین ہر شب بیس رکعت ہی اور دو دو رکعت پڑھکے سلام پھیرنا اگر تراویح کی نماز مین چار رکعت ایک سلام سے پڑھے تو صحیح نہین اور اس نمازون کے سوا جتنے نفل پڑھے بعضین تو مختار ہین لیکن افضل یہہ ہی دو دو رکعت پڑھکے سلام پھیرنا اور دو دو رکعت کے بعد تشہد پڑھکے آخر کو سلام پھیرنا بھی جائز ہی ہر ہر رکعت مین تشہد پڑھنا جائز نہین اور نیت کوی ایک عدد کی مثلاً دو رکعت یا چار رکعت کی کرکے بعد بھی اُس سے زیادے کی نیت کرنا یا اس سے کم کی نیت کرنا جائز ہی مگر چار رکعت کی نیت مثلاً کرکے دو رکعت پر سلام پھیرے اور نیت مین تغیر نکرے تو نماز باطل ہوتی ہی اور سنت نمازون سے جسکو وقت مقرر ہی مثلاً عید اور ضحیٰ اور رواتب اگر ترک ہوے تو انکا قضا کرنا سنت ہی اور نفل نمازان جو بسبب عارض کے کسی امر کے کرتے ہین مثلاً کسوف اور خسوف اور استسقا اور تحیة المسجد یا مطلق نفل نمازان ترک ہوے تو سب کو قضا کرنا سنت نہین اور سفر مین بھی نفل نماز پڑھنا سنت ہی اور مستحب ہی صبح کی سنت نماز پڑھے بعد سیدھے کروٹ پر تھوڑا لیٹنا کے یا سخن وغیرہ کرکے بعد فرض نماز پڑھنا اور نفل نمازان دنکو پڑھنے سے شبکو پڑھنا افضل ہی اور نفل نماز مسجد مین پڑھنے سے گھر مین پڑھنا افضل ہی مگر دو رکعت احرام کے اور دو رکعت طواف کے اور جمعہ کی نماز کے قبل کے نوافل مسجد مین پڑھنا افضل ہی اور مخصوص شب جمعہ کو عبادت سے احیا کرنا اور اسیطرح تمام شب ہمیشہ نماز پڑھنا مکروہ ہی

باب نماز جماعت کے بیان مین

مردان فرض ادا نمازکو جماعت سے پڑھنا فرض کفایہ ہی اور قضا نماز کو جماعت سے پڑھنا سنت ہی اور عورتان بھی جماعت سے نماز پڑھنا سنت ہی لیکن عورتان مسجد مین جماعت نماز پڑھنے سے گھر مین جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے اور عورتان جماعت کو ترک کرنا بھی مکروہ نہین اور عورت جب عورتون کی امامت کرے تو صف کے بیچ مین کھڑے رہنا اور جوان عورتان مسجد مین جماعت واسطے حاضر ہونا مکروہ ہی اور امام سلام پھیرنیکے آگے مسبوق تکبیر تحریم باندھے تو فضیلت جماعت کی حاصل ہوتی ہی اور اگر امام تکبیر باندھتے وقت حاضر رہکے متابعت مین مشغول ہووے تو فضیلت تکبیر کی حاصل ہوتی ہی اور جماعت واسطے دوڑکے آنا اگرچہ جماعت فوت ہونیکا اندیشہ رہے بلکہ آہستہ آنا اور امام کو مستحب ہی نماز مین تخفیف کرنا یعنے دعائین وغیرہ بڑھے بڑھے نہ پڑھنا لیکن ابعاض اور ہیآت ترک نکرنا اور اگر جماعت والے سامعین ہین امام تطویل کرنے سے سب راضی ہین تو تطویل کرنا مندوب ہی اور بڑے آدمی کی انتظار واسطے امام نماز کو تطویل کرنا یا لوگ لاحق ہوکے جماعت بڑی ہونے واسطے تطویل کرنا مکروہ ہی اور اگر کوی شخص جماعت مین داخل ہونیکا حس پاوے اور امام رکوع مین یا تشہد اخیر مین ہے تو مستحب ہی امام اسکا انتظار کرنا بشرطیکہ اسکا قربت نہو اور خاطرداری دوست وغیرہ کی نہووے اگر نہین تو انتظار کرنا مکروہ ہی اور فرض نماز ایکبار پڑھکے پھر اسکا اعادہ جماعت کے ساتھ یا منفرد کے ساتھ کرنا مستحب ہی اور اسی دوسری نماز مین بھی فرض کی نیت کرنا اور عذر سے جماعت کو ترک کرنا جائز ہی مثلاً مینہ یا سخت باد شب کو یا بہت کیچڑ یا

باب نماز

سخت سموم یا برف شدید یا مرض یا بیماری داری یا اسکے مانند کوئی عذر ہی اور اقتدا کافر کے پیچھے اور اقتدا مرد کی عورت اور خنثی کے پیچھے صحیح نہین اور اسیطرح
جسکی نماز مقتدی کے اعتقاد مین صحیح نہین ہے اُسکے پیچھے بھی اقتدا صحیح نہین مثلاً حنفی مس فرج سے وضو نکرے تو اسکے پیچھے شافعی کی اقتدا صحیح نہین اگر حنفی فصد
سے نمازی وضو نکرے تو شافعی اُسکے اقتدا کرنا صحیح ہے اور اسیطرح امام حنفی سورۂ فاتحہ کے ابتدا مین بسم اللہ نپڑھے تو شافعی کی نماز اسکے پیچھے درست نہین مگر امام شلا
واجب ترک کیا سو علم نہین یا شک ہی تو اقتدا صحیح ہی اور اگر امام حنفی نماز صبح مین قنوت ترک کیا اور مقتدی کو قنوت پڑھکے سجدۂ اولی مین ملنا ممکن ہے تو قنوت
پڑھنا مندوب ہی اگر قنوت پڑھکے سجدۂ اولی مین ملنا ممکن نہین تو امام کی متابعت کرنا اور دونون صورت مین امام سلام پھیرے بعد سجدۂ سہو کرنا اور اگر دو
شخص کا مثلاً اجتہاد جہت قبلے مین مختلف ہووے یا اختلاف اُنھون کا دو پانی کے طہارت و نجاست مین ہووے اور ہر ایک ایک پانی سے وضو کرے تو اقتدا
ایک کی دوسرے کے ساتھ درست نہین اور جسپر اعادہ نماز کا لازم ہووے مثلاً مقیم پانی مفقود ہونیکے سبب سے تیمم کر کے نماز پڑھے تو اسکی اقتدا صحیح نہین اور جسپر اعادہ نماز
کا لازم نہین مثلاً مستحاضہ غیر متحیرہ اور مقیم بیماری کے سبب سے تیمم کیا ہی اور عذر سے بیٹھ کے نماز پڑھنے والا اقتدا اسکے ساتھ صحیح ہی اور اسیطرح جو شخص تکبیر تحریمہ ترک کیا
ہی سو ظاہر ہووے تو اسکی اقتدا صحیح نہین اور مقتدی کے پیچھے بھی اقتدا درست نہین مگر امام اسکا سلام پھیرے بعد اس مقتدی کی اقتدا صحیح ہے اور جسنے سورۂ فاتحہ درست نہین پڑھا ہے
یا کوئی حرف اسکا مخرج سے نہین نکلا ہی تو امامت اسکی صحیح نہین اور امامت تمام اور فافا کی صحیح لیکن مکروہ ہی اور اسیطرح جو شخص اعراب غلطی پڑھتا ہی لیکن اس غلطی سے
معنی متغیر نہین ہوتا ہی تو اسکی امامت مکروہ ہی اگر معنی متغیر ہووے تو اسکا حکم سابق بیان ہوا اور سورۂ فاتحہ کے سوا دوسرے سورون مین باوجود قدرت کے جان کے عمداً
اعراب ایسا غلط کیا کہ اُس سے معنی متغیر ہوا تو نماز باطل ہوتی ہی اور امامت بھی اُسکی صحیح نہین اگر صحیح پڑھنے کی قدرت نہین یا نجان کے غلطی کیا یا سہو سے غلطی کیا تو
اسکی نماز اور امامت صحیح ہی اور اگر اثناء نماز مین معلوم ہوا کہ امام مثلاً بے وضو ہی یا اسپر نجاست ہی تو مقتدی پر واجب ہی اس سے مفارقت کرنا اگر نماز پڑھے بعد
معلوم ہوا تو مقتدی پر نماز قضا کرنا لازم نہین مگر نماز جمعہ مین جبکہ امام چالیس آدمی مین داخل ہے تو نماز سب کی صحیح نہین اگر چالیس آدمی سے افزود ہی تو نماز مقتدیان کی صحیح ہے
اور اگر امام عورت یا خنثی یا مجنون یا امی یا کافر یا قیام پر قادر ہی کر کر مقتدی کو معلوم ہوا تو نماز قضا کرنا واجب ہی اور اقتدا غلام کے پیچھے ممیز بچے کے پیچھے جائز ہی
لیکن حر کے اور بالغ کے ساتھ افضل ہی اور فاسق اور مبتدع کے ساتھ اقتدا کرنا مکروہ ہی اور اندھا اور بینا امامت کرنے مین دونون برابر ہین اور امامت کرنے مین
فقیہ افضل ہے پیشتر اقراء پیشتر اورع پیشتر عمر مین بڑا پیشتر اشراف پیشتر پاک لباس والا پیشتر خوش آواز پیشتر خوبصورت اور مقیم اولی ہی مسافر سے اور گھر کا مالک
افضل ہے غیر سے اگرچہ وہ غیر افقہ ہے اور مسجد کا امام احق ہے غیر سے اور شہر کا حاکم سب سے اولی ہے **فصل اقتدا صحیح ہونے** سات شرطان ہین۔

پہلا شرط مقتدی امام کے آگے نہونا اگر مقتدی امام سے مقدم ہووے تو نماز مقتدی کی باطل ہوتی ہی اور امام کے آگے نہونیسے یہ مراد ہی اگر امام کھڑے
رہا ہے تو مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی پر مقدم نہونا اور اگر بیٹھ کے نماز پڑھتا ہی تو مقتدی کے سرین امام کے سرین پر مقدم نرہنا مگر کعبے کے گرداگرد کھڑے
رہین تو وہان امام جس جہت مین ہی اُسکے غیر جہت مین مقتدی کعبے سے نزدیک ہووے تو جائز ہی اور اگر امام اور مقتدی دونو کعبے کے اندر رہین تو وہان دونون مقابل
کھڑے رہین یا پیٹھون کو پھیر کے کھڑے رہین یا اور کوئی طور سے رہین جائز ہی مگر مقتدی کی پیٹھ امام کے مُنھ طرف رہے تو جائز نہین اور مستحب ہی مقتدی
جب ایک مرد رہے تو امام کے سیدھے طرف تھوڑا ہٹکے کھڑے رہنا جب دوسرا مرد آیا تو امام کے بائین طرف کھڑے رہکے تکبیر تحریمہ باندھنا اُسکے بعد یا امام آگے بڑھنا
یا مقتدیان پیچھے ہٹنا اور اگر مقتدی عورت ہی تو امام کے پیچھے کھڑے رہنا اگر لوگ بہت ہو تو اول مردان کی صف رہنا بعد بچون کی بعد خنثیون کی بعد
عورتون کی اگر بچے اول ہی اکے آگے بیٹھے تو انکو نہ اُٹھانا اور مقتدی صف چھوڑ کے اکیلا کھڑے رہنا مکروہ ہی اگر صف مین کچھ بھی جا گاہ ہی تو داخل ہونا اگر
نہین تو احرام باندھ کے ایک شخص کو اپنے طرف کھینچ لینا **دوسرا شرط** مقتدی امام کے افعال جاننا یا صفان دیکھے یا آواز سُنے **تیسرا شرط** امام اور مقتدی
ایک مکان مین کھڑے رہنا اگر امام اور مقتدی دونون مسجد مین ہین تو اقتدا صحیح ہی اگرچہ دونون کے درمیانے مسافت دراز ہے اور اگر غیر مسجد مین ہین تو یہہ
شرط ہی امام کے اور مقتدی کے مابین دونون صف کے تین سو ہاتھ سے زیادہ نہ رہنا اور اگر دونون گھر وغیرہ مین ہین تو اس شرط کے ساتھ بھی ضرور ہی کوئی چیز
امام کے نزدیک جانے سے اور اسکو مشاہدہ کرنے سے مانع نہووے اور اگر امام اور مقتدی ایک بلندی پر دوسرا پستی مین ہی اور بلندی پر کھڑے رہا سو شخص کا

قدم پیچھے کھڑے رہا سو شخص کے ہنر کے مقابل ہے تو کچھ ڈر نہیں اگر محاذی نہیں ہیں تو نماز مقتدی کی باطل ہے اگر امام مسجد میں ہے مقتدی مسجد کے باہر ہے تین سو ہاتھ کی مسافت آخر مسجد سو اعتبار کرینگے **چوتھا شرط** مقتدی نیت اقتدا کی یا جماعت کی تکبیر تحریمہ کے وقت کرنا اگر نیت اقتدا کی نہیں کیا تو نماز منفرد کی منعقد ہوتی ہے پھر اگر اُنے بغیر نیت کے امام کے ساتھ رکوع یا سجود کیا اور اُسکے واسطے انتظار بہت کیا تو نماز باطل ہوگی اگر اتفاقاً موافقت ہو گئی یا تھوڑا انتظار کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی مگر نماز جمعہ میں نیت اقتدا کی کرنا فرض ہے اگر نیت نہ کریں تو نماز صحیح نہیں اور امام کو امامت کی نیت کرنا نہیں مستحب ہے مگر نماز جمعہ میں امام پر بھی نیت امامت کی کرنا واجب ہے ورنہ نماز اسکی باطل ہوگی **پانچواں شرط** امام اور مقتدی کے نماز کا طور ایک رہنا اگر ظہر کی نماز مثلاً جنازے کی نماز پڑھنے والیکے ساتھ یا کسوف کی نماز پڑھنے والیکے ساتھ پڑھے تو صحیح نہیں اگر صبح کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والیکے ساتھ اقتدا کیا یا عصر کو نماز ظہر کے ساتھ یا عشا کو تراویح کے ساتھ یا فرض کو نفل کے ساتھ یا نفل کو فرض کے ساتھ یا قضا کو ادا کے ساتھ یا ادا کو قضا کے ساتھ گذاردیا تو صحیح ہے اور اگر صبح کی نماز کو ظہر والیکے ساتھ اقتدا کرے تو افضل یہ ہے جب امام تیسری رکعت واسطے کھڑے رہے تو مقتدی امام کی انتظاری کرتا ہوا بیٹھنا تا امام کے ساتھ سلام پھیرے اور اگر مغرب کی نماز ظہر کی نماز پڑھنے والیکے ساتھ پڑھے تو امام جب چوتھی رکعت واسطے کھڑے رہے تو مفارقت کر کر مقتدی تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا **چھٹواں شرط** مقتدی افعال صلوۃ میں امام کی موافقت کرنا مگر امام کوئی فرض ترک کرے تو مقتدی امام کی متابعت نکرنا اور اگر سنت ترک کرے تو مقتدی آپ وہ سنت بجالانا بشرطیکہ امام سے تخلف بہت نہ ہووے مثلاً اگر امام قنوت ترک کیا تو مقتدی جلد قنوت پڑھکے سجدہ اول میں ملنا **ساتواں شرط** امام کی متابعت افعال صلوۃ میں کرنا اگر امام سے بلا عذر متخلف ہوا مثلاً بعد فاتحہ کے دوسرا سورہ پڑھنے لگا یا رکوع سجود میں تسبیحات پڑھتا رہا یہاں تک کہ امام دو رکن طویل ادا کیا تو نماز مقتدی کی باطل ہے جیسا کہ امام رکوع کیا اور اعتدال کیا اور سجدے میں آیا مقتدی قیام میں ہی رہا تو نماز مقتدی کی باطل ہے اگر ایک رکن سے متخلف ہووے تو نماز باطل نہیں ہوتی اسیطرح اگر مقتدی بسبب عذر کے متخلف ہووے مثلاً سورہ فاتحہ جلد نہیں پڑھ سکتا ہے یا دعاء استفتاح شروع کیا تھا بعد سورہ فاتحہ پڑھنے واسطے دیر ہوگئی اور امام تین رکن طویلہ سے زیادہ سبقت نہیں کیا ہے تو مقتدی اپنے نظم صلوۃ پر اسکے بعد پڑھے اور اگر امام تین رکن طویلہ زیادہ کرے تو مقتدی پچھلے ارکان ترک کر کر چوتھے رکن میں امام کی موافقت کرے اور امام سلام پھیرے بعد باقی رہی سو رکعت ادا کرے اور اگر مقتدی مسبوق تھا یعنے امام نماز شروع کئے بعد آکے جماعت میں داخل ہوا اور اس مقتدی کو امام کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھنے وقت حاصل نہیں ہوا اثناء فاتحہ میں تھا کہ امام رکوع کیا تو مقتدی قرأت سورہ فاتحہ کی ترک کر کر امام کے ساتھ رکوع میں آنا اگر سورہ فاتحہ تمام کرنے واسطے پیچھے رہا اور امام کا رکوع اسکو فوت ہوا تو وہ رکعت باطل ہوئی اور اگر مسبوق دعاء استفتاح پڑھنے شروع کیا سورہ فاتحہ تمام کرنیکے آگے امام رکوع کیا تو مقتدی کو لازم ہے دعاء استفتاح کے مقدار سورہ فاتحہ پڑھکے رکوع کرنا اور اگر مقتدی سورہ فاتحہ پڑھنے بھول گیا یا شک کیا پھر امام رکوع کرنیکے آگے یاد آیا تو سورہ فاتحہ پڑھنے واسطے امام سے متخلف ہونا اور اگر رکوع کئے بعد یاد آیا تو امام کی متابعت کرنا امام سلام کئے بعد اس رکعت کو قضا کرنا اگر مقتدی امام سے آگے ایک رکن فعلی کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی اگر امام سے آگے دو رکن جان بوجھکے ادا کیا تو نماز مقتدی کی باطل ہوتی ہے اگر سہو سے یا جہل سے سبقت کیا تو نماز باطل نہیں ہوتی لیکن وہ رکعت باطل ہوئی امام سلام کئے بعد اس رکعت کو ادا کرنا اور مستحب ہے امام رکوع سجود وغیرہ میں گئے بعد مقتدی جانا اگر امام سے سبقت کیا یا امام کے ساتھ برابر ملکے کیا تو مکروہ ہے مگر تکبیر تحریمہ میں اگر امام کے ساتھ مقارن ہووے تو نماز باطل ہوتی ہے اور جب کوئی شخص نماز کے واسطے آیا اُسوقت امام رکوع میں ہے تو مقتدی تکبیر تحریمہ کہنا اسکے بعد تکبیر رکوع کی کہہ کے رکوع میں آنا اگر مقتدی ایک ہی تکبیر کہا اور اس تکبیر سے تکبیر احرام کا ارادہ کیا اور رکوع واسطے جھکنے کے قبل اس تکبیر سے فارغ ہوا تو نماز منعقد ہوتی ہے اگر اس تکبیر سے رکوع کا ارادہ کیا یا کچھ بھی ارادہ نہیں کیا تو نماز منعقد نہیں ہوتی اور مقتدی امام سے بلا عذر مفارقت کرنا مکروہ ہے لیکن نماز صحیح ہے اور اگر کوئی شخص صبح کی فرض نماز یعنے چار رکعتی فرض نماز کی تیسری رکعت میں ہے کہ اسمیں جماعت کی نماز شروع ہوئی تو اپنی نماز تمام کر کر بعد جماعت میں داخل ہونا اگر صبح کی نماز میں نہیں ہے یا تیسری رکعت واسطے نہیں اٹھا ہے تو اس نماز کو نفل نماز کی نیت کرنا اور دو رکعت پڑھکے سلام پھیرنا اور جماعت میں داخل ہونا اور اگر منفرد قضا نماز پڑھتا تھا کہ اسمیں اُس نماز کی جماعت یا دوسرے قضا کی جماعت شروع ہوئی تو منفرد اپنی نماز تمام کرنا اسکو نفل نکرنا مگر ادا نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہووے تو قضا نماز

نفل کر دو رکعت پر سلام پھیرنا اور جماعت مین شامل ہونا اگر نفل نماز پڑھتا تھا کہ اسمین فرض نماز کی جماعت شروع ہوئی تو نفل نماز کو قطع کرنا اور اگر منفرد اثناء نماز مین کسی
کے ساتھ اقتدا کی نیت کر لے تو کیا توڑ دیتا تو درست ہی اور اگر مقتدی امام کے ساتھ رکوع پایا تو وہ رکعت اسکو حاصل ہوتی ہی اگر مقتدی رکوع کے واسطے جھکا
رکوع مین ساتھ ہو جنبا اور آرام لیا اس عرصے مین امام رکوع سے سیدھا ہوا تو مقتدی کو وہ رکعت ملی اگر رکوع کے اقل حد کو نہین پہنچا یا امام فرض نہین پڑھتا وہ رکعت
مگر مقتدی کو شک ہو کہ اقل رکوع ملا ہی یا نہین تو وہ رکعت نہین ملی چاہیے کہ امام جس فعل مین جاے اس فعل مین امام کی متابعت کرنا اور اگر مقتدی امام کو
جس حال جلوس مین السجدتین مین یا تشہد مین ملا تو تکبیر تحریمہ کے سوائے جھکنے واسطے دوسری تکبیر نہ کہنا اگر اعتدال مین ملا تو سجدے کے واسطے جھکتے
وقت امام ساتھہ تکبیر کہنا اور مقتدی کو مستحب ہی امام کی متابعت کر کر تشہد اور تسبیحات پڑھنا اور امام سلام پھیرنے ہی اقتدا تمام ہوئی پھر مسبوق کو فوراً
جلد اٹھہ کھڑا رہنا درنگ کرنا حرام ہی اگر درنگ کرے تو نماز باطل ہوگی اور قیام کے واسطے تکبیر بھی کہنا فرور نہین مگر مقتدی کے بیٹھنے کا موقع تھا تکبیر کہنا اور
مقتدی کو مستحب ہے امام دوسرا سلام پھیر بعد کھڑے رہنا اگر پہلا سلام پھیرنے آگے عمداً کھڑے رہے تو نماز مقتدی کی باطل ہی اور مقتدی کو امام کے ساتھ
ملی شو اول کی ہی بعد کریگا سو وہ آخر کی نماز ہی اس صورت مین مقتدی قنوت اور سجدۂ سہو پھر اعادہ کرنا مگر چار رکعت کی نماز مین امام کے ساتھ دو رکعت ملے تو
مسبوق آخر کے رکعت مین سورۂ فاتحہ کے ساتھہ دوسرا سورہ ضم کرنا **باب نماز قصر کے بیان مین** مسافر کو چار رکعتون والی نماز کو قصر کر کر دو رکعت
پڑھنا جایز ہی بشرطیکہ سفر دراز و مباح ہووے اور جانیکا مقصد معلوم رہے اگر سفر کوتاہ ہی یا سفر گناہ کا ہی مثلاً چوری کے واسطے جاتا ہی یا مقصد جانیکا معلوم
نہین مثلاً بھٹکتا جاتا ہی تو نماز قصر نہ کرنا اور نماز قصر شہر پناہ سے یا گھر دن کے احاطے سے تجاوز کئے بعد شروع کرنا اور جب اپنے وطن کو پہنچے تو تمام ہوا اور جب اپنے
وطن کے سوا دوسرے شہر کو پہنچے اور وہان چار روز رہے یا چار روز اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرے تو سفر تمام ہوتا ہی اور اگر مسافر کسی موقع میں اقامت کیا یا اس ارادے سے کہ آج یا کل حاجت برائی تو
نکلتا ہون تو اس شخص کو اٹھارہ روز تک قصر کرنا درست ہی اور سفر طویل سے مراد سولا فرسخ ہین ایک فرسخ کے تین میل ایک میل کے چار ہزار خطوہ ایک خطوہ
کے تین قدم اور نماز قصر واسطے احرام کے وقت قصر کی نیت کرنا شرط ہی **فصل** سفر قصر مین نماز جمع کرنا بھی جایز ہی یعنے ظہر و عصر کی نماز اور مغرب و عشا کی
نماز ملا کے پڑھنا خواہ جمع تقدیم کرے یا جمع تاخیر کرے جمع تقدیم کرنے واسطے یہ شرط ہی کہ پہلی نماز اول پڑھنا اور پہلی نماز مین نیت کرنا کہ اب جمع کرتا ہون اور
دونون نماز پے در پے پڑھنا اگر دونون کے درمیان فاصلہ ہووے تو صحیح نہین مگر تیمم کرین یا اقامت کہین تو کچھ مضایقہ نہین اور جمع تاخیر واسطے یہہ شرط ہی کہ پہلی نماز
کے وقت مین نیت جمع تاخیر کی کرنا **فصل نماز جمعہ کے بیان مین** نماز جمعہ فرض عین ہی اسکے صحت واسطے چھے شرط ہین **اول** ظہر کا وقت رہنا اگر ظہر
کا وقت گذر جاوے یا دو رکعت پڑھنے وقت نہ رہے تو ظہر کی نیت کرنا اور اگر نماز شروع کئے بعد ظہر کا وقت جاتا رہے تو ظہر کے چار رکعت پورے پڑھنا **دوسرا**
شرط نماز پڑھتے ہین سو موضع انھون کے اقامت کا موضع رہنا پھر شہر ہو یا کھیڑا ہو اگر جنگلون مین خیمے دیکے رہتے ہین یا ٹھنڈ کالے اور دھوپ کالے مین نقل مکان
کرتے ہین تو انھون پر جمعہ نہین **تیسرا شرط** اس شہر مین اسکے قبل دوسری جاگا نماز جمعہ نہ پڑھنا مگر شہر بڑا ہی تمام لوگ ایک مسجد مین جمع نہین ہو سکتے ہین تو اتنے
تعدد نماز کا بقدر حاجت جایز ہی **چوتھا شرط** چالیس مرد عاقل و بالغ حر ایک وطنی رہنا اگر چالیس مرد سے کم رہے تو جمعہ کی نماز صحیح نہین **پانچوان شرط**
جماعت سے نماز پڑھنا اگر منفرد منفرد پڑھے تو صحیح نہین اگر مسبوق امام کے ساتھ دوسری رکعت کا رکوع پاوے تو امام سلام پھیرے بعد دوسری رکعت پڑھکے سلام پھیرنا
اور اس رکعت مین قرات پکار کے پڑھنا اگر رکعت ثانیہ کا رکوع کئے بعد امام کے ساتھ شریک ہووے تو احرام نماز جمعہ کا باندھنا لیکن امام سلام پھیرے بعد ظہر کے چار
رکعت پڑھنا **چھٹوان شرط** نماز کے قبل دو خطبے پڑھنا دونون خطبون کے پانچ شرط پہلا اللہ کا حمد کرنا دوسرا صلاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہنا تیسرا
وصیت بتقوی کرنا یہہ تینون چیز دونون خطبون مین فرض ہی چوتھا دعا مسلمین واسطے خطبۂ ثانیہ مین کرنا پانچوان قرآن کی آیت دونون مین سے ایک خطبے
مین پڑھنا اور واجب ہی فرض خطبے کی نیت کرنا اور شرط ہی خطبے عربی رہنا اور خطبہ پڑھتے وقت ظہر کا وقت رہنا اور خطبہ نماز کے آگے پڑھنا اور کھڑے
رہکے پڑھنا مگر عاجز ہو تو بیٹھکے پڑھنا جایز ہی اور بھی شرط ہے دونون خطبون کے درمیان مقدار جلوس بین السجدتین کے بیٹھنا اگر بیٹھکے خطبہ پڑھتا ہی تو دونون کے بیچ
سکتہ کر کر فاصلہ کرنا اور شرط ہی طہارت اور ستر عورت کرنا اور اتنا پکار کے پڑھنا کہ چالیس مرد سنے اور مستحب ہے لوگان خطبہ سننے کے واسطے متوجہ ہونا خطبو

وقت بات کرنا مکروہ ہی اور خطبے کے وقت نماز پڑھنا مباح نہین مگر خطبہ پڑھتے وقت کوئی شخص مسجد مین داخل ہو دو رکعت تحیۃ المسجد کے سبک پڑھا
اور خطیب کو مستحب ہے منبر کے نزدیک پہنچے تو نزدیک کے لوگون پر سلام کرنا اور منبر پر سوار ہوئے بعد بھی سلام کر کر بیٹھنا جب موذن سے فارغ ہوا ت
خطبہ شروع کرنا اور بائین ہاتھہ مین عصا یا تلوار لیکے ٹیکنا اور خطبے سے فارغ ہوتے ہی منبر پر سے جلد اترنا شروع کرنا موذن اقامت سے فارغ ہوئے تک اسکو
پہنچنا نماز جمعہ واجب ہونیکو پانچ شرط ہین مکلف حر مرد مقیم تندرست رہنا مجنون پر اور بچے پر اور غلام پر اور عورت پر اور مسافر پر اور مریض پر واجب نہین اگر
یہہ لوگ حاضر ہو کے اگر نماز پڑھین تو نماز حاصل ہوتی ہی اور سنت ہی جمعہ کے واسطے غسل کرنا اور نماز کے واسطے جلدی سے جانا اور نکھان وغیرہ دور کرنا
مسواک کرنا اور نظافت کرنا اور کپڑے پاک پہننا اور خوشبوئی لگانا اور پیادہ جانا مسجد مین صفون پر سے لوگون کو انگلنے جانا مکروہ ہی مگر اول صف جا
یعنے کسی چیز پر سوار ہوکے جانا مقدور ہو تو مضایقہ نہین ۱۲
باقی رہا ہی تو تب جانا مکروہ نہین اور ایک شخص کو اٹھا کے اسکے جاگے پر آپ جا کے بیٹھنا حرام ہی اور سنت ہی جمعہ کے روز اور جمعہ کی شب کو درود پڑھنا
اور سورہ کہف پڑھنا اور نماز جمعہ جسپر واجب ہی اسکو آفتاب ڈھلے بعد خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی اور خطیب منبر پر سوار ہوئے اور اذان دئے بعد خرید و فروخت
کرنا حرام ہی اور خطیب جب کہا اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ تو لوگان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پکار کے کہنا **باب نماز**

خوف کے بیان مین دشمن اگر قبلے کے جہت مین نرہے تو امام اور مقتدیون کے دو فرقے کرنا ایک فرقہ دشمن کے مقابل کھڑے رہنا دوسرا امام کے
ساتھہ ایک رکعت پڑھنا امام جب دوسری رکعت کے واسطے کھڑے رہا تو وہ فرقہ امام سے مفارقت کی نیت کر کر اپنی نماز تمام کرنا اور مقابل دشمن کے
جانا پھر دوسرا فرقہ آ کے امام کے ساتھہ ایک رکعت پڑھنا جب امام تشہد واسطے بیٹھے تو وہ فرقہ اٹھہ کے اپنی باقی نماز تمام کرنا بعد امام انکے ساتھہ سلام پھیرنا اگر
دشمن قبلے کے جہت مین رہے تو قوم کو دو صف کرنا اور سب کے ساتھہ امام احرام باندھنا جب امام سجدہ کیا تو ایک صف امام کے ساتھہ سجدہ کرنا دوسری صف نگاہبانی
کرتی ہوی کھڑے رہنا جب امام دونون سجدون سے فارغ ہوا تو کھڑی سو صف سجدے کر کر امام سے لاحق ہونا اگر شدت خوف ہی یا لشکر بلد پر مخلوط ہی تو

جیسا ممکن ہووے ویساہی نماز پڑھنا قبلے کے جہت مین ہو یا نہ پیدل ہو یا سوار **باب نماز عیدین کے بیان مین** عیدین کی نماز سنت موکدہ ہی
پھر جماعت سے پڑھین یا منفرد اسکا وقت طلوع آفتاب اور زوال کے مابین ہی لیکن آفتاب ایک نیزے برابر بلند ہوے بعد ادا کرنا مستحب ہی اور صلاۃ
عید الفطر کی یا عید الضحی کی نیت کرنا اور احرام اور دعاء استفتاح کے بعد پہلی رکعت مین سات تکبیر کہنا دوسری رکعت مین سجدے سے اٹھے بعد پانچ تکبیر کہنا اور تکبیر کے
وقت ہاتھان کانون تک اٹھا کے باندھنا اور یہہ تسبیح آہستہ کہنا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اگر حنفی امام ہے تو تکبیرون مین
اسکی متابعت کرنا اور تکبیرون سے فارغ ہوئے بعد اعوذ باللہ پڑھکے سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھنا سلام پھیرے بعد امام منبر پر سوار ہو کر دو خطبے پڑھنا اول خطبے مین

نون تکبیر دوسرے خطبے مین سات تکبیر کہنا عیدین شب کو عبادات اور دعا کرنا مستحب ہی اور سنت ہی عیدین کو غسل کرنا اگرچہ پیشتر از طلوع صبح صادق کے ہووے
اور نظافت کرنا اور خوشبوئی لگانا اور عید الاضحی مین نماز جلد پڑھنا اور عید الفطر مین تھوڑا دیر کرنا اور عید الفطر مین نماز کو جانیکے آگے ناشتا کرنا اور
عید الاضحی مین نماز سے فراغت پا کے کھانا اور نماز کے واسطے ایک راہ سے جانا دوسری راہ سے آنا **فصل** دونون عید کے شبکو آفتاب غروب ہوئے
بعد سے عید کی نماز شروع کئے تک بلند آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہی گھر مین رہین یا رستے مین یا مسجد مین یا بازار مین شب رہے یا دن رہے اگر محرم
مرد ہووے تو عورتان تکبیر پکار کے نہ کہنا اور اسیطرح عرفے کے صبح سو ایام تشریق کے عصر تک یعنے عید ضحی کے بعد تین روز ہر نماز کے پیچھے تکبیر پکار کے کہنا سنت
ہی فرض نماز ہے یا نفل ادا یا قضا یا جنازہ اور اگر نماز کے پیچھے تکبیر کہنے بھول جاوے تو جب یاد آوے تب کہنا **باب نماز کسوف و خسوف کے**

بیان مین چاند گران یا آفتاب گران لگے تو دو رکعت نماز پڑھنا سنت موکدہ ہی اور ہر رکعت مین رکوع کئے بعد پھر سیدھے کھڑے رہنا اور سورہ فاتحہ اور
دوسرا سورہ پڑھ کے پھر دوسرا رکوع کرنا بعد سجدے مین جانا اور مستحب ہی سورہ فاتحہ کے بعد پہلے قیام مین سورہ بقرہ کے و تا پڑھنا دوسرے قیام مین سورہ آل عمران کے
مقدار تیسرے قیام مین سورہ نسا کے موافق چوتھے قیام مین سورہ مائدہ کے موافق اور سجدون مین اور رکوعان مین بھی تسبیح زیادہ پڑھنا پہلے مین
سورہ بقرہ کے سو آیت کے موافق دوسرے مین اسی آیت کے موافق تیسرے مین ستر آیت کے مقدار چوتھے مین پچاس آیت کے مقدار کہنا اور مستحب ہی نماز جماعت

سے پڑھنا اور نماز کے بعد خطبہ پڑھنا اور اگر ان کے ساتھ آفتاب غروب ہووے یا گرہن سے چاند چھوٹنے کے قبل آفتاب طلوع کرے یا گرہن سے
چھوٹ جاوے تو نماز فوت ہوتی ہے اگر اثناء نماز مین گرہن چھوٹنے یا آفتاب طلوع کرے تو جاہئے کہ نماز تمام کرنا **باب نماز استسقا کے**
بیان مین جب مینھ نہ پڑے یا کم ہووے تو نماز استسقا کی پڑھنا سنت موکدہ ہے اور مستحب ہے امام لوگون کو حکم کرنا کہ تین روز روزہ رہین اور توبہ
کرین اور مظالم سے نکلین اور چوتھے روز روزہ رکھ کے جنگل طرف جانا اور بہتر کپڑے نہ پہننا اور دو رکعت نماز پڑھنا پہلے رکعت مین سات تکبیر اور دوسری
رکعت مین پانچ تکبیر کہنا اور قرات پکار کے کہنا اور نماز کے بعد خطبہ عید کے خطبے کے مانند پڑھنا مگر تکبیرون کے عوض مین کہنا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اور خطبے مین استغفار بہت کرنا اور کہنا اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا
اور خطبہ ثانیہ کے درمیان مین خطیب قبلے طرف متوجہ ہونا اور چادر پھیرنا اُسوقت لوگان بھی اپنے کپڑون کو پھیرنا اور مستحب ہے مینھ پڑے کے جب پانی بہا
تو اس پانی سے غسل یا وضو کرنا اور مستحب ہے جب بجلیان چمکین یا گرجین تو یہہ کہنا سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
مِنْ خِیْفَتِہٖ اور بجلی چمکے تو اُسکے طرف نظر نہ کرنا اور شروع سال مین جب مینھ پڑھیا تو بدن کے کپڑے نکال کے مینھ مین بھیگنا اور بارے کو گالی
دینا مکروہ ہے بلکہ خدا سے اسکی نیکی کا سوال کرنا اور بدی سے پناہ چاہنا **باب جنازے کے بیان مین** میت کے غسل وغیرہ کے احکام جاننا فرض
کفایہ ہے اور اکثر لوگون کو اُسکے احکام سے باوجود ضرورت کے اطلاع نہین اسواسطے یہہ عاجز اس بیان کو بسط سے لکھتا ہے تا لوگون کو نفع ہووے پھر زندے
جو اس کتاب سے فائدہ اُٹھاوینگے اس گناہ گار کو دعا خیر سے فراموش نکرین اور اموات جو اُنھون کی تجہیز و تکفین یہہ بیان جاننے کے سبب سے بخوبی
ہوی ہے پھر جناب باری مین اس عاصی واسطے شفاعت و مدد کرین تمام لوگون کو موت سے کچھہ چارہ نہین کتنے قدر بھی زندہ رہین پر ایکدن مرنا ہے
پس مستحب ہے ذکر موت کا بہت کرنا اور توبہ اور رد مظالم کر کر موت کے واسطے مستعد رہنا اور مریض کے حق مین موکد تر ہے اور مرض پر صبر کرنا اس سے شکایت
نکرنا مستحب ہے اور مرض واسطے دوا کھانا بھی مستحب ہے مریض کو دوا کھانے پر جبر کرنا مکروہ ہے اور مستحب ہے مریض کی عیادت کرنا اور مریض پاس گئے تو
اسکو دعا کرنا اور وہان تھوڑا بیٹھنا بلکہ زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے مگر جسکے بیٹھنے سے مریض کا دل بہلتا ہے وہ شخص کا زیادہ بیٹھنا مکروہ نہین اور عیادت
کرنے والا مریض کا دل خوش کرنا اگر مریض پر موت کا اندیشہ ہے تو توبہ اور وصیت پر رغبت کرنا **فصل** جب کسی کے موت کا وقت قریب پہنچے تو اسکو
قبلے طرف متوجہ کرنا اسطور سے کہ سیدھے بازو قبلے طرف منھ کر کر سلانا اگر اسطور سے لیٹنا ممکن نہووے تو چیتا سلاوے اور منھ قبلے طرف کر لیتا نا اور
اسکو کلمہ شہادت کی تلقین کرنا یعنے کلمہ شہادت اُسکے روبرو فقط پڑھنا پر کلمہ کہو کر اسکو امر نہ کرنا ایکبار کلمہ کہے تو پھر اسپر اعادہ نہ کرنا مگر سخن کرے تو
پھر اسکا اعادہ کرنا اور اُسکے نزدیک سورہ یٰس پڑھنا اور محتضر اپنا گمان خدا کے ساتھ نیک رکھنا اور روح قبض ہوتے ہی اُسکے آنکھہ بند کرنا اور ایک چوڑا
کپڑا لیکے اُسکے منھہ کو ٹھڈی کے نیچے سے سر پر باندھنا اور ہاتھ پاؤن اور انگلیون کے مفصلون کو موڑ کے نرم کرنا اور موت کے وقت بدن پر جتنے سو کپڑون کو
نکال کر ایک ہلکا کپڑا اُڑھانا اور اس کپڑے کا پلو سر کے اور پاؤن کے تلے کرنا اور پیٹ پر کوی سنگین چیز لوہے کے قسم سے یا کچی مٹی یا اور کوی گران چیز کپڑے پر رکھنا
مگر قرآن یا کتب محترمہ نہ رکھنا اور میت کو تخت پر یا اور کوی بلند چیز پر رکھنا مرد کو مردان اور عورت کو عورتان کرنا اولی ہے اور میت پر قرض وغیرہ ہے تو جلد
ادا کرنا اور ضرر پہنچنے کے سبب سے موت کی آرزو کرنا مکروہ ہے اور مستحب ہے میت کو نیکی سے ذکر کرنا میت کے نیکیان اور باتان وغیرہ یاد کر کے رونا مکروہ ہے اور
لوگان نماز وغیرہ کے واسطے جمع ہونا کر کر ندا کرے تو مکروہ نہین اور میت کے منھہ کو بوسہ دینا جایز ہے **فصل** میت کو غسل دینا کفن پہنانا نماز پڑھنا دفن کرنا سب
فرض کفایہ ہین اگر ایک شخص بھی کرے تو سب سے ادا ہوتا ہے اگر نکرے تو سب گنہگار ہوگے اور جب کوی شخص مر کر یقین ہوا تو جلد اُسکی تجہیز و تکفین کرنا اگر موت
مین شک آوے تو یقین ہوتے تک توقف کرنا اور اقل غسل یہہ ہے میت کے بدن پر سے نجاست دور کر کر تمامی بدن کو ایکبار پانی سے دھونا اور غسل کی نیت کرنا
فرض نہین کافر بھی غسل دیوے تو صحیح ہے اور پانی مین غرق ہوا تھا سو شخص کو بھی غسل دینا اور افضل یہہ ہے میت کو سقف کے نیچے غسل دینا اور تختے پر چادر لیا
کر میت کا منھہ ادہر تلوے قبلے طرف ہووین اور تختہ سر کے طرف بلند رہنا اور غسل کے وقت گاڑی پر اہن نیا نا غسل دینے بار اہر ا ہن کی آستین یا بازو سے

باب نماز استسقا کے بیان مین

باب جنازے کے بیان مین

فصل

فصل

ہاتھ ڈال کے دہونا اور غسل خلوت میں دینا غاسل اور معین کے سوا دوسرا نہ رہنا مگر میت کا والی رہنا جایز ہی اگرچہ غسل نہ دیوے اعانت نکرے اور ناف اور زانو کے نظر کرنا حرام ہی اسکے سواے باقی بدن طرف نظر کر بغیر حاجت کے مکروہ ہی اور غسل کے پانی کو گرم نہ کرنا مگر شدت وغیرہ ضرورت ہی تو گرم کرنا جایز ہی اور کھارے پانی سے غسل دینا مگر زمزم کے پانی سے غسل نہ دینا اور بڑے باسن میں پانی رکھکے دوسرے چھوٹے باسن کو ڈبا کے پانی لیکر تیسرے متوسط باسن میں وہ پانی ڈالکر غسل دینا اور پانی کا باسن دور رکھنا تا اسمیں چھینٹے نہ پڑیں اور غاسل اول میت کو آہستہ ملایمت سے اٹھا کے اسکی پیٹھ اپنے سیدھے گوڈے پر رکھنا اپنا سیدھا ہاتھ میت کے کھاندے کے نیچے رکھنا اپنا انگوٹھا اسکی گدّی کے نزدیک رکھنا اور باواں ہاتھ میت کے پیٹ پر پیالو سے پھیرنا تا کچھ فضلہ وغیرہ رہے تو نکل جاوے اسوقت بدبوئی نہ آنے واسطے میت پر بہت سا پانی ڈالنا بخور جلاتے رہنا اسکے بعد سینکو پھر جتا لیتا کر اور اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹکے دبر اور مذاکیر کو دھونا پھر کپڑا ڈال دیکر اپنے ہاتھ کو خوب سا دھونا بعدہ میت کے بدن پر کی نجاست دھونا پھر دوسرا کپڑا اپنے بائیں ہاتھ پر لپیٹکے پانی میں تر کر کر انگلی سے دانتاں پاک کرنا پر دانتاں نہ کھولنا کیا واسطے پانی پیٹ میں جایگا بعدہ نکوڑیاں انگلی سے پاک کرنا اسکے بعد وضو کرانا جیسا کہ زندہ آدمی کرتا ہی اور غرغرہ اور استنشاق بھی کرانا اسوقت میں میت کو جھکانا تا پانی پیٹ میں جاوے اور کان کے کھونٹوں کے میل نکالنا اسکے بعد سر کو اور داڑھی کو بیر کے پتوں سے دھونا اور سر کے بالاں اور داڑھی کے بالوں کو بڑی دندانوں کے کنگھی سے کنگائی کرنا اس میں کچھ نکل آئے تو اسکو کفن میں رکھنا اسکے بعد میت کو بائیں طرف پھراکے سیدھے جانب گردن سے قدم تک بیر کا پتا اور پانی سے دھونا بعد سیدھے طرف پھراکے بائیں جانب گردن سے پاؤں تک دھونا میت کو اوندھا ڈالنا حرام ہی اور بیر کا پتا تمام ہوے بعد خالص پانی سے تین بار سر سے پاؤں تک دھونا اگر بیر کے پتوں کا رنگ وغیرہ باقی رہنے سے پانی متغیر ہووے تو وہ دھونا محسوب نہیں پھر بیر کے پتوں کا رنگ دور ہوے بعد خالص پانی سے دھوویں

فصل

اور یہ سلوں میں تھوڑا کافور پانی میں ڈالنا اور ہر بار میت پر ہاتھ پھیرنا اور غسل دئے بعد پھر مفاصل کو نرم کرنا اور بدن کو خوب پوچھنا غسل دئے بعد کچھ نجاست نکلے تو وہ نجاست دھو ڈالنا غسل کا اعادہ کرنا ضرور نہیں اور مرد کو قرابت والے مرداں غسل دینا اولی ہی اگر قرابت والے نہوں تو دوسرے مرداں غسل دینا وہ بھی نہیں تو میت کی عورت غسل دینا وہ بھی نہیں تو محرم عورتاں غسل دینا اور عورت کو اسکے محرم عورتاں غسل دینا اولی ہی وہ نہیں تو دوسرے قرابت والے عورتاں غسل دینا وہ بھی نہیں تو اجنبی عورتاں اسکے بعد اسکا مرد اسکے بعد محرم مرداں اور عورت جب اپنے مرد کو غسل دیوے یا مرد اپنی عورت کو غسل دیوے تو میت کے بدن کو بغیر کپڑے کے مس نکرنا اور صاحب اپنی باندی کو غسل دینا جایز ہی مگر باندی غیر کے نکاح میں ہی تو صاحب غسل دینا جایز نہیں باندی اپنے صاحب کو غسل دینا درست نہیں اور اگر کوئی مرد مر گیا وہاں اجنبی عورتوں کے سواے دوسرا کوئی نہیں یا عورت مر گئی اجنبی مردوں کے سواے وہاں کوئی نہیں تو غسل نہ دینا بلکہ میت کو تیمم کرانا اور اگر کچھ نجاست میت کے بدن پر رہے تو تیمم کرانیکے آگے اس نجاست کو دور کرنا اگر کوئی مرد مسلمان مر گیا وہاں کافر اور اجنبی عورت مسلمان ہی تو کافر غسل دینا اور عورت نماز پڑھنا اور بچہ جو حد شہوت کو نہیں پہنچا ہی تو اسکو مرداں غسل دیویں یا عورتاں دیویں جایز ہی اور مسلمان کو قرابت والا کافر یا قاتل غسل دینے سے اجنبی مسلمان غسل دینا اولی ہی اور کافر کو قرابت والا مسلمان غسل دینے سے اجنبی کافر غسل دینا افضل ہے اور کوئی میت کو جنابت یا حیض تھا تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہی اور میت کے ناخن نکالنا یا بالاں دور کرنا یا ختنہ کرنا مکروہ ہی مگر سر کے بالوں کو گوند سے ملا جما ہی سواے بالاں دور کیے کے پانی نہیں پہنچتا ہی تو اسوقت دور کرنا واجب ہی اگر میت حج کا احرام باندھا ہی تو اسکو خوشبوئی لگانا ناخن نکالنا سیا ہوا کپڑا پہنانا اور مرد کا سر ڈھانپنا یا عورت کا منھ ڈھانپنا حرام ہی اگر میت کو غسل دینے سے اسکے اعضا پارہ پارہ ہوینگا اندیشہ ہی تو غسل نہ دینا بلکہ تیمم کرانا اور عورت مرے بالوں کو غسل دئے بعد تین چوٹیاں کر کر پیچھو ڈالنا اور اگر کسی کو بغیر غسل کے دفن کئے ہیں تو پھر قبر سے نکال کے غسل دینا واجب ہی مگر متغیر ہووے تو قبر کھولنا جایز نہیں اور غاسل میت کے کچھ خوبیوں پر واقف ہووے تو اسکو ذکر کرنا مندوب ہی گر وہ بدخبر پر واقف ہووے تو اسکو ستر کرنا مندوب ہی مگر ذکر کرنے میں کچھ مصلحت ہووے تو اسوقت بیان کرنا

فصل ۵۱ حیات میں جو لباس پہننا جایز ہی کفن بھی ویسے ہی کپڑوں سے کرنا اس صورت میں مرد کو حریر کے کپڑوں میں اور کسم کا رنگ یا زعفران کا رنگ دئے ہوے کپڑوں میں کفن کرنا جایز نہیں مگر دوسرا کپڑا نہ ملے تو ضرورت واسطے جایز ہی اور عورتوں کو ان کپڑوں میں کفن دینا

جائز ہی لیکن بہتر وہی ہی جسکو زندگی میں پہنکر جمعہ اور عیدین میں جاتا تھا اور کفن سفید دینا مستحب ہی اور نئے کپڑون سے دھویا ہوا کپڑا افضل ہے اور روئی کا
کپڑا اسکے واسطے افضل ہی اور مستحب ہی کفن میت کی برابر یعنی موٹا ہو اور کفن سے عورت ڈھانپے دینا واجب ہی اور اقل کفن ایک کپڑا ہی سارے بدن کو
ڈھانپنے دینا اور اکمل مرد کے حق میں تین لفافے ہیں جو سارے بدن کو چھپا دے اور طول و عرض تینون لفافون کا برابر ہے اگر مرد کو قمیص اور عمامہ زیادہ
کریں تو جائز ہی اور قمیص و عمامہ کو لفافون کے نیچے کرنا اور عورت کو پانچ کپڑے دینا افضل ہی ایک ازار ناف سے زانو تک ایک قمیص ایک دامنی
دامنی سر ڈھانپنے کو دو لفافے پانچ کپڑون سے زاید کریں تو مکروہ ہی پھر مرد ہو یا عورت مگر عورت کو پستان کی حرکت سے کفن کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایک سینہ بند
لفافون کے اوپر سے باندھنا پھر قبر میں رکھے بعد وہ کپڑا کھول ڈالنا اور لکڑی آگ کی جلا کے کفن کو بخور دینا مستحب ہی اور بہتر لفافہ دونوں بچھا کے اور اسپر حنوط
چھڑکنا اسپر دوسرا لفافہ بچھانا اسپر بھی حنوط ڈالنا پھر تیسرا لفافہ بچھا کے اسپر بھی حنوط اور کافور ڈالنا میت کو اسپر چت لٹانا اور روئی میں حنوط و کافور لگا کے
دونوں سرین کے درمیان رکھنا تا مخرج بند رہے اور کچھ نجاست نہ نکلے اور ایک چھوٹا کپڑا لیکے دونوں طرف چیر کے اسکو سرین کے نیچے سے ناف پر ایک طرف سے
باندھنا اور اسکے دوسرے طرف کو لپیٹ کے دینا بار اُنہیں میں باندھنا اور آنکھون میں اور نکھنون میں اور کانون میں اور جو منفذ و جراحت ہی اسمین روئی کافور حنوط
ملا کے رکھنا اور مساجد یعنے پیشانی ناک ہتیلیاں گھٹنے پاؤں کی انگلیوں پر حنوط لگانا اور داڑھی میں اور سر میں بھی حنوط ڈالنا اسکے بعد پہلا کپڑا میت کے بدن سے
جو لگا ہی اسکا بایاں جانب میت کے سیدھے جانب طرف ڈالنا اسکے بعد کپڑے کا سیدھا جانب میت کے بائین جانب طرف ڈالنا بعد دوسرے لفافے کو بھی اسطرح
ڈالنا پھر تیسرے لفافے کو بھی یوہین ڈالنا اور میت کو کفن پر نیچے ہٹا کے سلانا سر کے طرف کفن زیادہ چھوٹے پھر کفن کو باندھنا اور قبر میں رکھے بعد وہ
بندون کو کھول ڈالنا اور میت بڑا ہو یا بچہ ہو کفن دینے میں کچھ فرق نہیں اور قرآن کی آیت کفن پر لکھنا حرام ہی اور اپنے واسطے کفن تیار کر رکھنا مندوب
نہیں مگر وجہ حلال سے یا نیک مرد سے پیدا کر کے رکھے تو بہتر ہے **فصل** جنازے کو مردان اُٹھانا مگر نہیں تو اسوقت عورتان اُٹھانا اور میت کو بے طور سے
مثلاً خرجی میں ڈال کے اُٹھانا حرام ہی اور میت کو دو عمود کے درمیان اُٹھانا افضل ہی یعنے ایک مرد آگے ہو کر نعش کے دونوں لکڑیون کے درمیان آپ داخل ہو دونوں
لکڑیان ترکے آئے ہیں سو انکو اپنے دونوں کھاندون پر رکھنا اور پیچھے سے دو مرد اُٹھانا ایک سیدھے جانب سے دوسرا بائین جانب سے اگر وہ روبرو کا ایک آدمی نہیں
اُٹھا سکتا ہی تو لکڑیون کے باہر سے دو آدمی اسکی اعانت کرنا اس طرح سے کہ نعش کے روبرو کے دو دونوں لکڑیون کو اپنے کھاندون پر رکھنا دوسری ترکیب میت کو اُٹھانیکی
تربیع ہی یعنے روبرو دو آدمیان اور پیچھے دو آدمیان اُٹھانا اور متابعت کے واسطے جنازے کے ساتھ سوار ہو کے چلنا مکروہ ہی اور جنازہ لیکے جلد چلنا افضل ہی
اور عورت کے جنازے پر کسی چیز سے ستر کرنا اور مردان جنازے کے ساتھ جانا سنت ہی عورت جانا مکروہ ہی اور قرابت والے کافر کے جنازے کے ساتھ رہنا کچھ
مضایقہ نہیں اور قرابت والے کافر کی قبر کی زیارت کرنا بھی جائز ہی اور جنازے کے ساتھ آتش رکھنا عود سوز وغیرہ میں یا قبر کے نزدیک عود بتیان وغیرہ جلانا مکروہ ہی
اور جنازے کے ساتھ پکارنے اور نوحہ کرتے جانا سخت حرام ہی اور دنیا کی باتین کرتے جانا مکروہ ہی پر مستحب ہی موت وغیرہ کا تفکر کرنا اور ذکر یا قرات آہستہ پڑھنا
اور پکار کے ذکر یا قرات نہ کرنا اور جنازہ دیکھے تو اُٹھ کھڑے رہنا مستحب ہی **فصل** مسلمان کی میت جو شہید نہیں اُسپر جنازے کی نماز پڑھنا صحیح ہی مسلمان
جو شہید نہیں اُسکے اعضا سے کوئی جز ملے اس شخص کا مرنا متحقق ہووے تو اُس جز کو غسل دینا کپڑے میں لپیٹکے نماز پڑھنا بعد دفن کرنا واجب ہی دار الاسلام
میں مجہول الحال میت یا ویسے میت کا عضو پاوین تو اسکا بھی یہی حکم ہی اور عضو پر نماز پڑھتے ہیں سو اسمین نماز میت پر کرتا ہون کر کر نیت کرنا عضو کی نیت
نہ کرنا اگر بچا پیٹ سے گرے اُسمین حیات رہے تو اسکا حکم بڑی میت کے سا ہی اگر اسمین علامات حیات کے کچھ نہیں تھے وہ حمل چار مہینے یا چار مہینے سے زیادہ کا
تھا یعنے آدمی کی صورت پوری ہوئی تو اسکو غسل دینا کفن پہنانا دفن کرنا لیکن نماز نہ پڑھنا اگر آدمی کی پوری صورت نہیں ہوئی ہی تو اسکو فقط ایک کپڑے میں لپیٹکے
دفن کرنا اور زندے آدمی سے کچھ جز جدا ہووے مثلاً بالان نکھان دانتان علقہ فصد کا لہو جیسا کا کیسا سو اُنہ تو سب کو فقط دفن کرنا مستحب ہی نماز پڑھنا کافر کو اگرچہ
حربی رہے غسل دینا جائز ہی نماز اُسپر جائز نہیں اور کافر ذمی معاہد مستامن کو کفن پہنانا دفن کرنا واجب ہی حربی کو مرتد کو کفن پہنانا دفن کرنا واجب نہیں اگر
کتون کو کھلا دے تو جائز ہی اگر بدبوئی سے لوگون کو اذیت ہووے تو دفن کرنا اگر مسلمان کے کافران کے مردے مخلوط ہیں تو سبکو غسل دینا کفن پہنانا نماز

پڑھنا اور افضل یہی ہے کہ سبکو جمع کر کر نیت مسلمان کی کر کے نماز پڑھنا اگر ہر ہر علاحدہ نماز پڑھا اس نیت سے کہ اگر یہہ مسلمان ہی تو اُسپر نماز پڑھتا ہون تو بھی جائز
ہی اور کافرون کے جنگ مین موا ہو شہید کو غسل دینا نماز پڑھنا حرام ہی اگرچہ جنب و حائض ہے اگر زخمی ہو کے جنگ سے گھر بعد مریا یا جنگ مین مرض سے مریا
یا غیرون نے مارا ہے یا کافر غیر جنگ مین مارا تو غسل دینا نماز پڑھنا واجب ہی اور شہید پر خون کے سوائے دوسری کوئی نجاست رہے تو اُسکو دھونا واجب اور افضل
یہہ ہی شہید کو وہی کپڑون مین دفن کرنا زیادہ کپڑے اگر کفایت نہین کرین تو پھر زیادہ کرنا اگر وارثان وہ کپڑے نکال کے دوسرے کپڑون مین دفن کرین تو جائز ہی اور
شہید پر جنگ کے آلات اگر ہین مثلا خود و بکتر انکو نکالنا مندوب ہی اور اولی نماز پڑھنے مین باپ ہی بعد دادا پھر بیٹا بعد پوترا بعد بھائی بعد چچا ارث کی ترتیب پر
اور اگر مرد کی میت ہی تو امام اُسکے سر کے مقابل کھڑے رہنا اگر عورت کی میت ہی تو اُسکے کمر کے مقابل کھڑے رہنا اور نماز پڑھنے والا حاضر ہی سو جنازے سے پرے ہٹکے
کھڑے رہے تو نماز صحیح نہین اسیطرح اگر مقتدی امام کے آگے ہووے تو مقتدی کی نماز صحیح نہین اگر جنازے ایک سے زاید آوے تو سب پر ایک ہی نماز پڑھنا
جائز ہی بشرطیکہ اُن جنازون کے والیان راضی ہووین لیکن ہر ہر علاحدہ نماز پڑھنا افضل ہی اور جمع کر کر نماز پڑھے تو سب جنازیان کو امام کے روبرو ایک کے
بعد ایک رکھنا نماز جنازے کے سات رکن ہین اول اُسکے نیت کرنا اور نیت پہلی تکبیر کے ساتھ ملکے ہونا اور نیت مین فرضیت کا تعرض کرنا فرض ہی میت کا
تعین کرنا واجب نہین امام جسپر نماز پڑھتا ہی اُسکا قصد کرنا بس ہی اگر میت کا تعین کیا اُسمین خطا ہوی تو نماز باطل ہی اور اگر مقتدی پر اقتدا کی نیت کرنا واجب ہی
دوسرا رکن نماز کھڑے رہکے پڑھنا مگر عاجز ہی تو بیٹھکے پڑھنا تیسرا رکن چار تکبیر کہنا لیکن مقتدی یا امام پانچ تکبیر یا زیادہ کہے تو نماز باطل نہین ہوتی چوتھا
رکن چار تکبیر کے بعد سلام پھیرنا پانچوان رکن سورہ فاتحہ پہلی تکبیر کے بعد پڑھنا چھٹوان رکن صلاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوسری تکبیر کے بعد کہنا ساتوان رکن
میت واسطے تیسری تکبیر کے بعد دعا کرنا اور سنت ہی ہر تکبیر کہتے وقت دونو ہاتھ کھاندون کے مقابل اُٹھانا کے بعد سینے کے نیچے باندھنا اور سورہ فاتحہ
تمام پڑھے بعد آمین کہنا اور دوسری تکبیر مین صلاۃ آل پر بھیجنا اور مومنین و مومنات کے واسطے دعا کرنا اور تیسری تکبیر مین میت کے واسطے بہت
دعا مین کرنا دعائین یہہ ہین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ
أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اور یہہ دعا بھی پڑھنا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ
وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ
الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ
الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہہ دعا بھی پڑھے تو بہتر ہی اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا وَمَحْبُوبِهَا وَأَحِبَّائِهِ فِيهَا إِلَى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَاقِيهِ
كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ
مَنْزُولٍ بِهِ وَأَصْبَحَ فَقِيرًا إِلَى رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِينَ إِلَيْكَ شُفَعَاءَ
لَهُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهِ بِرَحْمَتِكَ رِضَاكَ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ
وَعَذَابَهُ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَجَافِ الْأَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَلَقِّهِ بِرَحْمَتِكَ الْأَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ حَتّٰى تَبْعَثَهُ
إِلَى جَنَّتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اگر میت عورت رہے تو مونث کے ضمیران کہنا جیسا کہ ہم سُرخی سے لکھے ہین لیکن شخص کے ارادے سے عورت کو
مذکر کی ضمیر لاوین تو کچھ مضایقہ نہین اگر میت طفل ہے تو فقط پہلی دعا پڑھکے اسکے بعد یہہ کہنا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِأَبَوَيْهِ وَسَلَفًا وَذُخْرًا
وَعِظَةً وَاعْتِبَارًا وَشَفِيعًا وَثَقِّلْ بِهِ مَوَازِينَهُمَا وَأَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلَى قُلُوبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا بَعْدَهُ وَلَا تَحْرِمْهُمَا أَجْرَهُ
اور چوتھی تکبیر کے بعد یہہ کہنا سنت ہی اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ اور سلام دونون طرف پھیرنا بھی سنت ہی اگر بعضے
تکبیران ہوئے بعد اسکے امام کی کوئی اقتدا کیا تو امام کے ساتھ تکبیران کہنا اور قرات و ذکر اپنے نماز کی ترتیب کے موافق پڑھنا اگر مسبوق سورہ فاتحہ

کے آگے امام دوسری تکبیر کہے تو مسبوق قرات چھوڑ کے امام کی متابعت کرنا امام اُس قرات کا متحمل ہوگا اور تکبیرین امام کہہ سنا تو وہ فوت ہوئین اُسکو
امام سلام پھیرے بعد کالانا مستحب ہی مسبوق نماز تمام کئے تک جنازہ نہ اٹھانا اگر اٹھا ہے تو کچھ ضرر نہین اگر مقتدی بعد امام سے پیچھے رہ کے تکبیر نہین کیا
یہان تک کہ امام دوسری تکبیر شروع کیا تو نماز مقتدی کی باطل ہی اور جنازے کی نماز پڑھنے واسطے میت کو غسل دینا شرط ہی اگر غسل نہ دیوین تو نماز پڑھنا
جایز نہین اور کفن پہنانیکے آگے نماز پڑھنا مکروہ ہی اور شرط ہی امام اور جنازے کے درمیانے غیر مسجد مین تین سو ہاتھ کا فاصلہ رہنا اور میت شہر سے غائب
ہی تو اُسپر بھی نماز پڑھنا جایز ہی اگرچہ میت جہت قبلے مین رہے اور دفن کئے بعد قبر پر نماز پڑھنا بھی جایز ہی خواہ نماز پڑھکے دفن کرین یا نہ پڑھکے بشرطیکہ
نماز پڑھنے والا دفن کے وقت اہل فرض صلاۃ سے رہے اور جماعت سے نماز جنازے پڑھے بعد پھر لوگ دوسرے جمع ہوے تو پھر نماز جماعت سے یا منفرد پڑھنا
جایز ہی اور اس جماعت مین بھی نیت فرض کی کرنا اور میت پر نماز نہ پڑھکے دفن کرین تو گنہگار ہونگے بعد ضرور ہی قبر پر نماز پڑھنا اور جنازے کی نماز مسجد کے اندر
پڑھنا مکروہ نہین بلکہ افضل ہی اور مستحب ہی لوگ جنازے پر تین صف یا اُس سے زیادہ باندھنا **فصل** میت کو غیر جاگے دفن کرنے سے مقبرے مین دفن
کرنا افضل ہی اور اوّل دفن واسطے اسقدر گڑا کھودنا کہ میت کو درندون سے نگاہ رکھے اکمل ساڑھے چار ہاتھ کا گڑا کھودنا پھر وہان سے اگر زمین سخت ہے تو قبلے
کے جانب لحد یعنے محراب کے طور پر کشادہ کھودنا اور میت کو اُسمین رکھنا اگر زمین سخت نہ ہے تو قبر کے بیچمین کھودنا اور دونون بازو دون سے دیوار باندھنا
اُسپر لکڑی وغیرہ کا سقف کرنا اور سقف اسقدر بلند رہنا کہ میت کے بدن کو نہ لگے اور مستحب ہی میت کو قبر کے بائین طرف رکھکے قبر مین اتارنا اور نماز مین
امامت واسطے جو شخص افضل تھا وہی شخص قبر مین اُترنا افضل ہی مگر عورت واسطے اسکا محرم اُترنا افضل ہی اور قبر مین اُترنے والون کا عدد طاق رہنا اور
مستحب ہی قبر مین میت کو رکھتے وقت قبر پر آڑ کرنا خواہ میت مرد کی ہے یا عورت کی لیکن عورت کے واسطے ستر کرنا بہت موکد ہی اور قبر مین رکھتے وقت

فصل

کہنا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یہہ دعا کرنا اَللّٰهُمَّ اَسْلَمَهُ اِلَيْكَ الْاَشِحَّاءُ
مِنْ وَلَدِهٖ وَاَهْلِهٖ وَقَرَابَتِهٖ وَاِخْوَانِهٖ وَفَارَقَهُ مَنْ كَانَ يُحِبُّ قُرْبَهُ وَخَرَجَ مِنْ سَعَةِ الدُّنْيَا وَالْحَيٰوةِ
اِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَضِيْقِهٖ وَنَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اِنْ عَاقَبْتَهُ فَبِذَنْبِهٖ وَاِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاَهْلُ
الْعَفْوِ اَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ وَهُوَ فَقِيْرٌ اِلٰى رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ حَسَنَتَهُ وَاغْفِرْ سَيِّئَتَهُ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاجْمَعْ لَهُ بِرَحْمَتِكَ الْاَمْنَ مِنْ عَذَابِكَ وَاكْفِهٖ كُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ وَاخْلُفْهُ فِيْ تَرِكَتِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَارْفَعْهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَعُدْ عَلَيْهِ بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور قبر مین رکھے بعد میت کو سیدھے بازو پر کروٹ کرنا اُسکے
پیٹھ کو ایک اینٹھ کا تکیا لگانا اور منہ کو اور پاؤن کو قبر کی دیوار سے نزدیک کرنا اور میت کا منہ قبلے طرف کرنا واجب ہی اگر قبلے طرف منہ نہ کرکے دفن کرین تو قبر
کھود کے قبلے طرف منہ کرنا اور بائین بازو پر میت کو سلانا مکروہ ہی اور سنت ہی میت کا سر اینٹھ پر یا مٹی جمع کرکے اُسپر رکھنا اور میت کے رخسار کو کھول کے
مٹی پر رکھنا اور میت کے سرہانے تکیہ رکھنا یا قبر مین فرش کرنا مکروہ ہی اور میت کو صندوق مین رکھکے دفن کرنا مکروہ ہی مگر زمین مین مثلاً پانی رہے تو ضرورت
واسطے صندوق مین دفن کرنا جایز ہی اور میت کو لحد مین رکھے بعد اُسکو اینٹھ و کیچڑ سے بند کرنا اور قبر کے سندان کو کیچڑ وغیرہ سے بند کرنا اور قبر باندھے تسو
اور میت کے سرہانے وغیرہ رکھتے سو سب اینٹھان جلے ہوے نہ رہنا جلی ہوئی چیز قبر مین رکھنا مکروہ ہی پھر بعد حاضر ہین سو سب لوگ سرہانے قبر مین
تین تین لپ مٹی دونون ہاتھ سے ڈھکیلنا پہلے دفعہ ڈھکیلتے وقت کہنا مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسرے دفعہ کہنا وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسرے بار کہنا
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اسکے بعد پھاوڑون سے مٹی ڈھکیلنا اور قبر کو ایک بالشت و تا بلند کرنا قبر مسنم رکھنے سے مسطح رکھنا افضل ہی اور
قبر کو گچ سے گلابہ کرنا یا اُس پر قبہ باندھنا یا لکھ کے مثلاً سرہانے گاڑنا مکروہ ہی مٹی سے قبر پر گلابہ کرنا کچھ مضایقہ نہین اور قبرستان مین جوتیان پہنکے جانا
کچھ مضایقہ نہین اور مستحب ہی دفن کئے بعد قبر پر پاک پانی چھڑکنا اور باریک کنکرے ڈالنا سرہانے پتھر یا لکڑی گاڑنا اور سنت ہی قبر پر سبزہ یا سبز ڈالی ڈالنا
اور قبر پر گلاب چھڑکنا اور کچھ لگانا صندل چڑھانا شامیانہ باندھنا قبر کو بوسہ دینا سب مکروہ ہی اور مستحب ہی میت کو دفن کئے بعد قبر پاس کچھ دیر

ہین اور جانو کہ سوال منکر اور نکیر کا قبر مین حق ہی جب کسی کو قبر مین گاڑین وہین منکر و نکیر آکر اُسے زندہ کر کے سوال کرتے ہین کہ تیرا پروردگار کون ہی اور تیرا پیغمبر کون ہی اور دین تیرا کیا ہی اُسوقت مین جو شخص خدا تعالی پر ایمان رکھتا ہووے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا ہے اور دنیا مین نیکی کیا ہووے تو اسکو حق تعالی نے توفیق دیتا ہی تب وہ شخص منکر و نکیر کو نیک جواب دیتا ہی کہتا ہی اللہ تعالی پروردگار میرا ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول میرے ہین اور اسلام دین میرا ہی تب اسکو کہتے ہین کہ سو رہ تو نوشہ کیطرح کہ اُسے کوئی نہین اُٹھاتے مین سوا نزدیک کے دوستون کے اور بہشت سے ایک دروازہ اسکے قبر مین کھولتے ہین اور قبر کو اسکے کشادہ کرتے ہین اور وہ جیسا کہ ہی ویساہی مردہ رہیگا لیکن راحت اور خوشی سے روز قیامت تک گذریگی اور بدبختان عذابون مین گرفتار رہینگے اور جانو کہ امام مہدی کا آنا اور عیسی علیہ السلام کا آسمان سے اُترنا اور دجال کیتئین مارنا حق ہی اور دجال دنیا مین چالیس روز رہیگا اور سیر دنیا کا کریگا ایک روز ایک برس کا رہیگا اور ایک روز ایک مہینے کا اور ایک روز ایک ہفتے کا اور باقی کے دنان یہہ دونون کے موافق رہینگے اور اسکے سواری مین ایک گدھا رہیگا اس گدھے کے دونون کانون کے بیچ چالیس ہاتھ کی چوڑائی ہی دجال لوگون کو بولیگا مین تمھارا خدا ہون بعضے بدبختون نے اُسکے تابع ہووینگے اور مصنف کہتے ہو کہ خدا تعالی بے عیب ہی اور یہہ بیوقوف کانا اپنے تئین خدا سمجھا اسکے پیشانی پر تو کافر کرکے لکھا رہیگا لوگان لکھنے پڑھنے والے اور بے علم سب اُسے پڑھینگے اور دجال تمام ملکون مین پھریگا مگر مکے اور مدینے مین جا سکیگا کسواسطے کہ یہہ دونون شہر کے دروازون پر فرشتے رہینگے اور اس بے حیا کیتئین نہ چھوڑینگے اور اسکے ساتھ روٹیان کے پہاڑان رہینگے لوگان قحط کی سختی کا تاب لا سکینگے اسکے تابع ہووینگے اور اسکے ساتھ بہشت اور دوزخ رہینگی ہان نے جسے بہشت بولتا ہی وہ دوزخ ہی اور جسکو دوزخ کہتا ہی سو وہ بہشت ہی جب عیسی علیہ السلام کیتئین دیکھیگا تب پانی مین گھلے سرکا گھلیگا اور عیسی اسکو قتل کرینگے۔ روز قیامت پر ایمان لانا یہہ ہی کہ جانا صور پھونکے جانا اور حشر یعنے اسی جسم سے زندہ ہونا اور محشر کے زمین پر حساب کے واسطے جمع ہونا اور حوض کوثر اور حساب دینا اور میزان اور شفاعت اور پل صراط اور دوزخ اور بہشت تمام حق ہین جب لوگ قبرون سے اٹھینگے اور زمین محشر پر سب آ پہنچینگے آفتاب ایک نیزہ پر آکر ٹھہرا رہیگا اور دوزخ کیتئین ستر ہزار باگ اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچکے لا رکھینگے اور اسکے سلگنے کے آواز سے اور اُسکے چیبان دوڑنے سے لوگان پر خوف ایسا ہوئیگا کہ مارے ڈر کے گابن گاب ڈال دینگی اور دم ناک مین آئیگا اور دماغ تک رہیگا اور عقلین گم کرینگے اور آنکھین اوپر لگ جاوینگے اور بدن سے عرق جاری ہوئیگا بعضون کو کانون تک اور بعضون کیتئین چھاتی تک اور بعضون کیتئین کمر تک اور بعضون کیتئین گرگون تک ڈھانپ لیگا مگر پیغمبران اور بعضے نیک لوگان عرش کے نیچے نور کے کرسیان پر آرام سے بیٹھینگے اور پیغمبران مارے خوف کے رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ کہینگے اور جبرئیل علیہ السلام مارے ڈر کے کانپتا ہوا کھڑا رہیگا مقدار کئی سال کا کے اسطرح سے گذریگی بعد اُسکے سب آدم کے نزدیک آئینگے اور اُن سے کہینگے تم سب آدمیون کے باپ ہین اور تمھارے تئین حق تعالی اپنے دست قدرت سے بنایا اور ملایکہ سے تمکو سجدہ کروایا اور سب چیزون کا نام تمکو سکھایا اور اب ہمارا تو یہہ حال ہوا ہی تم حق تعالی کے نزدیک ہمارے واسطے شفاعت کرو تا ہم اس آفت سے چھٹکارا پاوین اُنہون نے کہینگے حق تعالی آجکے روز بہت غضب مین ہی کبھی اتنے غضب مین نہ آیا اور نہ آویگا اور مجھے گندم کھانے سے منع کیا تھا مین نے نافرمانی کی نفسی نفسی تم نوح کے پاس جاؤ وہین سب نوح علیہ السلام کے نزدیک آئینگے اور کہینگے تم اہل زمین طرف اول رسول ہو ہین اور حق تعالی تمھارا نام عبد شکور کہا ہی تم ہمکو یہان سے چھٹکارا کراؤ اُنہون نے کہینگے حق تعالی آجکے روز بہت غضب مین ہی کبھو ایسا غضب مین نہین آیا اور نہ آویگا اور مین نے نادانستگی سے بیا لڑکا جو کافر تھا اُسکے چھٹکارے کے واسطے دعا کیا نفسی نفسی تم ابراہیم کے نزدیک جاؤ تب سب ابراہیم علیہ السلام نزدیک گذارش کرینگے تم خلیل اللہ ہین ہمارے واسطے حق تعالی کے نزدیک شفاعت کرو ابراہیم کہینگے حق تعالی آجکے روز بہت غضب مین ہی اتنے غضب مین کبھو نہین آیا اور نہ آویگا اور مینے تین باتین خلاف کیا ہون پہلے یہہ کہ میری قوم جب جاترے کے واسطے جانے لگی مجھے بھی بلائی مین نکلا بیمار ہون حالانکہ مین بیمار نہ تھا دوسری بات یہہ ہے جب سب لوگ جاترے مین گئے تیشہ لیکر چھوٹے چھوٹے دیوان کو توڑا اور بڑے

ہ کے میت کے واسطے دعا مانگے مغفرت چاہنا کچھ قرآن کی آیتین پڑھنا اگر سب ملکے قرآن کا ختم کرین تو بہت افضل ہی اور میت کو تلقین کرنا مستحب
ہی یا عبد اللہ ابن امۃ اللہ اذکر ما خرجت علیہ من دار الدنیا شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان
محمدا رسول اللہ وان الجنۃ حق وان النار حق والبعث حق وان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور وانک رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا و
وبالقرآن اماما والکعبۃ قبلۃ وبالمؤمنین اخوانا اور تلقین پڑھنے والا قبر کے سرھانے بیٹھکے پڑھنا نابالغ کو تلقین کرنا ضرور
نہین اور ایک قبر مین ایک میت سے زیادہ دفن نکرنا مگر ضرورت کے وقت ایک سے زاید دفن کرنا جایز ہی اور قبر پر بیٹھنا یا چلنا یا تکیا لگانا مکروہ ہی
مگر ضرورت واسطے جایز ہی مثلا زیارت واسطے جانا چاہا راہ مین قبرین ہین یا دوسری میت کو دفن کرنے لیجاتے ہین تو اسوقت کھندلن مکروہ نہین اور
حربی کی قبر کھندلنا مطلق مکروہ نہین ذمی کی قبر نہ کھندلنا اولی ہی اور کافرون کے مقبرے مین نکش کرنا مکروہ ہی اور مسلمانون کے قبرون کی زیارت کرنا مردون کو
مستحب ہی عورتان قبرون کی زیارت کرنا مکروہ ہی مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی زیارت کرنا عورتون کو بھی مستحب ہی اور قبرون کی زیارت واسطے گئے تو
کہنا سلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم لا تحرمنا اجرہم ولا تفتنا بعدہم اور میت کی
قبر سے یتنا نزدیک ہو جیسا زندگی کے حالت مین اس میت سے نزدیک ہوتا تھا اور جسقدر میسر ہووے قرآن پڑھنا بعد قبلے طرف متوجہ ہو کر میت واسطے دعا کرنا
اور بزرگان اور اہل فضل وغیرہ کے قبرون کے نزدیک بہت کھڑے رہنا مستحب ہی اور میت گلنے کے آگے قبر کھودنا مکروہ ہی میت گلے بعد قبر کھودکے دوسرے کو دفن
کرنا جایز ہی اور اگر کسی جاگا قبر کھودنے سے مردیکا ہاڑ نکلے تو مٹی ڈال کے موندنا واجب ہی اگر پوری قبر کھودے بعد نکلے تو اس ہاڑون کو ایک طرف کو زمین کھودکے دوسری
میت کو دفن کرنا اور دفن کئے بعد قبر کھودنا حرام ہی مگر ضرورت واسطے کھودنا واجب ہی مثلا قبر مین انگوٹھی وغیرہ کسی کی پڑی اور مالک اپنی وہی چیز خواہش
کرے تو قبر کھودکے اسکو نکالنا واجب ہی ویساہی اگر غصب کا جاگا ہے یا پانی کی سیل آوے تو میت کو وہان سے نکال کے دوسری جاگا دفن کرنا اگر کوی
شخص کشتی مین مرے اسکو دفن کرنا ممکن ہی تو اتر کے دفن کرنا واجب ہی اگر اتر کے دفن کرنا ممکن نہین تو غسل وغیرہ دیکے نماز پڑھکر دونون تختون مین باندھکے
دریا مین چھوڑ دینا تا کسی کنارے پر لگے تو وہان کے لوگ دفن کرین یا کوی ثقیل چیز باندھکے دریا مین ڈالنا تا ڈوب جاوے اور مستحب ہی سب قرابت والون کے
قبران ایک ہی جاگا رہنا اور میت شبکو دفن کرنا بلا کراہت جایز ہی اور نماز مکروہ ہی سو وقتون مین بھی دفن کرنا جایز ہے مگر مکروہ وقت کا قصد کر کوی
وقت مین دفن کرنا مکروہ ہی اور مقبرے مین شبکو رہنا مکروہ ہی اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیجانا مکروہ ہی اگر میت نقل کرنے واسطے اپنی زندگی مین وصیت
کرے تو بھی اسپر عمل کرنا مگر مکہ مدینہ بیت المقدس کے نزدیک مرے وہان تک لیجانے سے میت متغیر نہ ہووے تو وہان لیجانا جایز ہی اگر عورت مرے اسکے پیٹ مین بچہ زندہ
ہی وہ بچہ جینے کی بھی امید ہی تو پیٹ چیر کے بچہ نکالنا واجب ہی اگر بچہ جینے کی امید نہین تو پیٹ نہ چیرنا پر بچہ مرے تک میت کو دفن نکرنا اور میت کے سب
قرابت والون کی تعزیت کرنا سنت ہی اور میت دفن ہوے بعد تعزیت کرنا اولی ہی اور تین روز کے بعد تعزیت نکرنا مگر غائب رہے یا معلوم نہووے تو تین روز کے بعد بھی جایز ہے
اور میت کے سب قرابت والے ایک جاگا جمع ہونا لوگ آکے تعزیت کرین مکروہ ہی اور تعزیت یہ ہی صبر کرو کر کے امر کرنا جزع فزع کرنے سے منع کرنا اور ہمسایہ کے لوگ یا
دور کے قرابت والے اہل میت کو کھانا پکا کے بھیجنا انھون کو بہت بھوکے ہو کے کھانا کھلانا سنت ہی اور نوحہ کرنے واسطے جو لوگ جمع ہوتے ہین انھون کو کھلانے واسطے
کھانا پکانا حرام ہی اور میت کے لوگ کھانا پکا کے لوگون کو کھانے واسطے جمع کرنا مکروہ ہی اور قبر کے نزدیک جانور ذبح کرنا حرام ہی اور میت پر رونا قبل موت کے یا بعد موت کے
جایز ہی لیکن قبل موت کے اولی ہے اور آنکھ سے آنسو جانا کسی وقت مین منع نہین اور ندبہ یعنے میت کو سراکے رونا اور منہ پر مار لینا اور بالان بکھیرنا اور منہ پر مٹی ڈالنا اور چیخ مارکے
رونا سب حرام ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مین بیزار ہون اس سے جو مصیبت مین روے اور پکارے کپڑے پھاڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین کہ اگر کسی شخص کے دو یا تین یا زیادہ بچے مرجاوین جو ہنوز بالغ نہ ہوے ہین وہ شخص اس مصیبت مین صبر کرے تو حقتعالی اسکے اور دوزخ کے درمیان مین پردہ کریگا
اور اگر کوی شخص کسی بیمار کے نزدیک بیٹھکے روے پکارے تو وہ بیچارہ اس سختی کے حالت مین مشغول ہووے تو کیا سخت علامت تھی جو اسکو حقتعالی کے طرف سے

کتاب الزکوٰۃ زکوٰۃ ارکان اسلام سے ایک رکن ہی اسکا منکر کافر اگر زکوٰۃ فرض ہے کر کر اقرار کرے پر نہ دیوے تو گنہگار سخت عذاب کا مستحق ہوگا اگر کسیکے کا مال ہے تو اسکے طرف سے ولی زکوٰۃ دینا واجب ہی اور زکوٰۃ نکالتے وقت فرض ہی کہ دل سے نیت کرنا کہ یہ مال کی زکوٰۃ ہی یا صدقہ فرض ہی اور زبان سے نیت کہنا فرض نہیں اگر فقط زبان سے کہے دل میں نیت نکرے تو کفایت نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیا لیکن امام اس سے بجبر لیا اور امام زکوٰۃ کی نیت کیا تو بس ہے اور زکوٰۃ چھے نوع میں واجب ہی پہلا نوع جانوران میں زکوٰۃ واجب ہونے واسطے پانچ شرط میں پہلا شرط نعم رہنا یعنے اونٹان گایان بکریان دوسرا شرط نصاب ہی یعنے اونٹان پانچ ہو دین تو اسمین ایک بکری واجب ہی دس اونٹ میں دو بکریان پندرہ اونٹ میں تین بکریان بیس اونٹ میں چار بکریان پچیس اونٹ میں ایک برس کا اونٹ کا بچا چھتیس میں دو برس کا بچا چھیالیس میں تین برس کا بچا اکسٹھ میں چار برس کا بچا چھہتر میں دو دو برس کے دو بچے اکیانوے میں تین تین برس کے دو بچے اور گایان تیس ہو دین تو اسمین ایک برس کا گائی کا بچا ہی چالیس میں دو برس کا بچا ساٹھ میں ایک ایک برس کے دو بچے اور بکریان چالیس ہو دین تو انمین ایک بکری ہی ایک سو اکیس میں دو بکریان دو سو ایک میں تین بکریان چار سو میں چار بکریان تیسرا شرط ایک برس گذرنا چوتھا شرط ملکیت رہنا پانچوان شرط جانوران آپ ہی چر کے آنا دوسرا نوع جو اسمین زکوٰۃ واجب ہی پھلان اور اناج ہی دو قسم کے پھلون میں زکوٰۃ واجب ہی ایک انگور دوسرا خرما اور اناج جو اسمین زکوٰۃ واجب ہی سو گیہون جو چاول لنگونی مسور نخود بٹر لوبے مونگ جوار وغیرہ حبوب جو انکو قوت کر کر کھاتے ہین اور یہ چیزان پانچ وسق ہو دین تو زکوٰۃ واجب ہوتی ہی اور ایک وسق مدراس کی پڑی سے ایک سو بیس پڑی ہوتے ہین پھر یہ چیزان اگر مینہہ کے پانی سے یا نہر کے پانی سے زراعت کرین تو عشر یعنے دسوان حصہ واجب ہی اگر انمین نا موٹ وغیرہ سے پانی بندین تو نصف عشر یعنے بیسوان حصہ دینا تیسرا نوع سونا روپا جب یا دو سو درہم کو پہنچے پانچ درہم واجب ہوتے ہین سونا بیس مثقال کو پہنچے تو نیم مثقال واجب ہوتا ہے اور مباح زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے زیور وغیرہ جو اسکا استعمال حرام ہی مثلا سونے روپے کے برتن میں زکوٰۃ واجب ہی اسیطرح مرد زیور سونے روپے کا آپ پہننے واسطے بنایا یا عورت مردان پہننے کا لباس بنائی مثلا تلوار کمربند تو اسمین بھی زکوٰۃ واجب ہی اور زیور وغیرہ جو حرام ہی اسکا بیان آئندہ آئیگا چوتھا نوع مال تجارت کا جس مال میں تجارت کا قصد کرین تو اسمین زکوٰۃ واجب ہی بشرطیکہ اسپر ایک برس گذرنا اور برس آخر ہوتے وقت اس مال کی قیمت نصاب کو پہنچنا پانچوان نوع کان اور دفینہ جب کوئی شخص کان سے سونا روپا نکالے اور نقدین کے نصاب کو پہنچے تو اسمین ربع عشر لازم ہے اور جاہلیت کا دفینہ سونے اور روپے کے قسم سے ملے اور نصاب کو پہنچے تو اسمین پانچوان حصہ لازم ہوتا ہی

باب زکوٰۃ فطرے کے بیان مین آفتاب غروب ہوکے عید الفطر کی شب آئی تو زکوٰۃ فطرہ دینا فرض ہوتا ہی آفتاب غروب ہوکے بعد بچا پیدا ہوا یا نکاح کیا یا غلام خرید کیا تو انھو کی زکوٰۃ واجب نہین اگر آفتاب غروب ہوے بعد بچا مر گیا عورت کو طلاق دیا یا غلام کو آزاد کیا تو انھون کی زکوٰۃ ساقط نہین ہوتی اور عید کے نماز کے قبل فطرہ نکالنا مستحب ہی اور عید کے روز سے بلا عذر زکوٰۃ فطرہ تاخیر کرنا حرام ہی اگر تاخیر کرین تو توبہ کرنا اور قضا کرنا فرض ہی اور جنھون کا نفقہ جسپر واجب ہی انھون کا فطرہ دینا بھی واجب ہی یعنے عورتان بچے غلامان باندیان قرابت والے جو نفقہ انکا اسپر واجب ہی لیکن قرابت والا اگر کافر ہی تو اسکو نفقہ دینا واجب ہی فطرہ نکالنا واجب نہین مگر قرابت والے مسلمان کو نفقہ دیتا ہی تو اسکا فطرہ بھی دینا لازم ہی اور غلام پر بھی فطرہ نہین اور جس پاس عید کے رات دن کا ضروری خرچ سے فاضل نہ ہووے تو اسپر بھی فطرہ واجب نہین اور قرضدار رہنا زکوٰۃ دینے کو مانع نہین اور زکوٰۃ فطر ہر آدمی سے ایک صاع ہی ایک صاع مدراس کی پڑی سے دو پڑیان ہوتے ہین اور جس چیزون مین عشر واجب ہی وہ چیزان فطرے میں دیوین تو جائز ہی مثلا گیہون چاول مونگ چنے مسور وغیرہ لیکن ہر شہر مین جس قسم کا اناج لوگ کھاتے ہین وہی قسم کا اناج فطرے میں دینا جسکو نہین کھاتے ہین سو اسکو دینا جائز نہین اور جہان کئین مختلف چیزون کا قوت کرتے ہین تو اعلا قسم دینا افضل ہی عیب والے اناج یا کیڑے پڑے سو دیوین تو درست نہین

فصل زکوٰۃ کے مستحق آٹھ فریق ہین فقرا مساکین عاملان مولفۃ القلوب رقاب غارمین فی سبیل اللہ ابن السبیل فقیر اسکو کہتے ہین جسکے پاس کچھ مال نہین اور کسب بھی کر نہین سکتا مسکین وہ ہی اسکے نزدیک مال ہے یا کسب کر سکتا ہی لیکن اسکا کفایت نہین کرتا اور عامل وہ ہی کہ حاکم اسکو زکوٰۃ وصول کرنے بھیجتا ہی اور مولفۃ القلوب وہ ہین جو تازہ ایمان لائے ہین ہنوز ایمان انھون کا ضعیف ہی یا انھون کو دینے سے دوسرے کافران ایمان لاتے ہین اور رقاب سے مراد باندیان غلامان جو اپنے صاحب کو لکھہ دئے ہین اگر ہم اسقدر مال پہنچائین تو ہمکو آزاد کرنا پر وہ تنا مال پہنچانے سے عاجز ہین غارمین وہ ہین کہ اپنے

نفس کے مصلحت واسطے یا ناحق کوئی آفت آئی تھی سو اسکو دفع کرنے واسطے قرض لئے ہین پر ادا کرنے سے عاجز ہین اگر معصیت کے کامون واسطے قرض کیا ہی تو وہ غارمین داخل نہین اسکو زکوۃ نہ دینا اور فی سبیل اللہ وہ لوگ ہین جو کافرون کے ساتھہ جہاد کرنے واسطے نکلے ہین اور ابن السبیل وہ لوگ ہین سفر مباح کا ارادہ کئے ہین یا مسافر کسی شہر مین پہنچا ہی اور اسکے نزدیک کچھہ مال نہین **فصل** زکوۃ کا مال بنی ہاشم اور بنی مطلب پر اُنھون کے غلامون پر حرام ہی اور کافر کو زکوۃ دینا بھی جایز نہین اور زکوۃ نکالنے والے پر جسکا نفقہ واجب ہی اسکو بھی فقرا و مساکین کے حصے سے دینا جایز نہین اگر دوسرے اصناف کے سہم سے دیوین تو جایز ہی **فصل** مکاتب اور غارم کو اسقدر مال دینا جو وہ ادا کرنے سے عاجز ہین اور فقیر و مسکین کو اسقدر دینا جو سمین تجارت کرین یا حرفہ کے آلات خرید کرین اگر کسب و تجارت کرنے نہین جانتا ہی تو اسکی غالب عمر کو کفایت ہوتا دینا اور ابن السبیل کو اسقدر دینا جو اسکے سفر کو کفایت کرے اور غازی کو نفقہ آنے جانیکا اور سفر مین اقامت کرنیکے ایام کا اور نفقہ اسکے عیال کا اور آلات حرب کے قیمت کو کفایت کئے وتنا دینا اور مولفۃ القلوب کو امام جس قدر مناسب جانے سو دیوے اور عامل کو اسکے محنت کا اجرہ دینا اگر تمام اصناف کے لوگون کو دینا ممکن ہی تو سب کو دینا واجب ہی علما کی ایک جماعت اختیار کئے ہین اگر ایک شخص اپنا فطرہ تین مسکینون کو دیوے تو کافی ہی اور اگر فطرہ تقسیم کرنا محنت ہی تو چند شخص اپنا فطرہ جمع کر کر تقسیم کرنا اگر تمام اصناف کے سب لوگون کو زکوۃ دینا ممکن نہین تو ہر صنف سے تین تین شخص کو دینا اس سے کم لوگون کو دینا جایز نہین اور تقسیم مین ہر صنف کو برابر دینا فرض ہی اور ہر ہر صنف کے احاد کو برابر تقسیم کرنا مستحب ہی جبکہ انہون کے حاجتان برابر ہین وگر نہین تو بقدر حاجت تفاوت کرنا مستحب ہی اور زکوۃ کا مال اپنے شہر کے لوگون کو نہ دیکے دوسرے شہر کو بھیجنا جایز نہین اگرچہ وہ شہر نزدیک رہے مگر اصناف کے مستحقان اس شہر مین معدوم ہوے تو دوسرے شہر کو بھیجنا واجب ہی اگر بعضے اصناف معدوم رہین یا اُنھون کو دے بعد بھی مال افزود رہا ہی تو پھر اُنھین پر تقسیم کرنا **فصل** سنت صدقہ دینا مستحب ہی اور رمضان مین عیدین مین مشکلات مین مرض مین گران لگے تو صدقہ دینا سنت موکدہ ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی صدقہ دینا دوزخ کی آتش کو بجھاتا ہی پھر روایت ہی جو کوئی بھوکے کو کھانا کھلاوے تو اللہ تعالی اسکو بہشت کے میوے کھلائیگا اور جو کوئی پیاسے کو پانی پلاوے تو حق تعالی اسکو قیامت مین شراب جنت پلاویگا اور جو کوئی ننگے کو کپڑا دیوے تو حق تعالی اسکو جنت کا لباس پہناویگا اسکے سوا صدقہ دینے کے فضیلت مین بہت احادیث ہین اور غنی کو صدقہ لینا مکروہ ہی اور غنی آپ فقیر ہون ظاہر کر کر صدقہ لیوے تو حرام ہی اور صدقہ چھپا کے دینا اور آپ جس چیز کو دوست رکھتے ہین اسی سے صدقہ دینا اور خوشی سے دینا اور قرابت والے محتاج کو دینا اور جسقدر میسر ہی وتنا دینا ذرہ ہی کر کر عیب نہ کرنا اور فقرا کے پینے واسطے پانی رکھنا یہہ سب مستحب ہی اور کچھہ چیز فقیر کے واسطے نکالا اس عرصے مین وہ فقیر چلا گیا تو دوسرے فقیر کو دینا مستحب ہی اور صدقہ دیکے منت رکھنا حرام ہی اور مستحب ہے فقیر کو صدقہ اپنے ہاتھہ سے دینا اور دینے وقت بسم اللہ کہنا

کتاب الصوم

رمضان کے روزے رکھنا ارکان اسلام سے ہی شعبان کے تیس روز کامل ہوے یا انتیسوین کو چاند دیکھے تو روزہ رکھنا فرض ہے اور چاند دیکھا ہوکی کر ایک شخص بھی شہادت دیوے تو کفایت کرتا ہی پھر جب ایک شخص کی گواہی سے تیس روز روزہ رکھے یا دو شخص کی گواہی سے عید کرے بعد تیسوین کے چاند نہ دسے تو افطار کرنا قضا نہ کرنا اگرچہ آسمان پر ابر نہ ہووے اور اگر کوئی شخص خبر دیا کہ اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین فرمائے ہین کہ رمضان ہی تو اس خواب سے روزہ نہ رکھنا اور اگر منجم خبر دیا کہ آج چاند ہی تو اس قول کا کچھہ اعتبار نہین اور اسکی بات سے روزہ رکھنا جایز نہین اور جب ایک شہر مین چاند دیکھے تو دوسرے شہر کے لوگون کو بھی اسپر حکم کرنا لازم ہی مگر اختلاف مطالع ہووے تو یہہ حکم لازم نہین اور چوبیس فرسنگ سے کم مسافت مین اختلاف مطالع ہونا ممکن نہین اور جب کوئی شخص چاند دیکھہ کے روزہ رہا پھر وہان مختلف مطلع ہی سو شہر کو پہنچا وہان چاند نہین دیکھے ہین تو اُنھون کی موافقت کر کر روزہ رکھنا اور اُنکے ساتھہ عید کرنا اور اگر اسکے حساب سے اٹھائیس روز ہوے تو بھی افطار اور عید کرنا لیکن بعد عید کے ایک روزہ قضا کرنا اگر تیسوین دن دنکو چاند دسے تو آتی ہو شب کا چاند ہی لیکن اگر تیسوین شعبان کو چاند دیکھے تو امساک نہ کرنا اگر تیسوین رمضان کو دیکھے تو روزہ افطار نہ کرنا اور روزے کی نیت جزم سے کرنا فرض ہی اور روزہ فرض ہی یا نذر کا یا قضا ہی یا کفارے کا ہی تو صبح صادق طلوع ہونے کے آگے نیت کرنا لازم ہی اور نیت ہر روز کرنا اگر تمام مہینے کی نیت کیا تو فقط ایک روزے کو کفایت کرتا ہی اور رمضان کے روزے مین اکمل نیت یہہ ہی

أَصُوْمُ غَدًا عَنْ أَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی یعنی مین فرض ادا رمضان کا رہتا ہون اس برس کے رمضان
کا خدا کے واسطے اگر برس کو اور ادا کو اور لفظ اللہ کو ترک کیا تو جایز ہی اگر کوی روزہ رکھنے واسطے سحر کی کھانے پینے سے طلوع فجر کے اندیشے سے باز رہا تو وہی
نیت ہی بشرطیکہ اسکے دلمین فرض روزہ رمضان کا ہی کر کر خطور کرتا اور اگر آفتاب غروب ہونیکے قبل رمضان کی نیت کیا یا صبح صادق طلوع کئے بعد نیت کیا
تو کفایت نہین کرتا اور شب کو نیت کرے بعد کھاوے پیوے یا جماع کئے تو کچھ مضایقہ نہین اور نفل مطلق روزہ مین معلق روزے کی نیت کرنا قبل زوال کے جایز
ہی بشرطیکہ نیت کرنے کے قبل اس سے روزے کو توڑنے والی کوئی چیز صادر نہوا اور نفل روزہ جو اسکو سبب ہی مثلاً عاشورے کے روزے مین نیت مین
تعین کرنا فرض ہی اور اگر رمضان کا دن رمضان ہی کر کر اعتقاد نہین کیا یا بغیر سبب کے رمضان ہی کر کر اعتقاد کیا اور نیت روزے کی جزم سے کیا یا شک سے نیت کیا
کہ اگر رمضان رمضان ہی تو مین روزہ رہونگا تو یہ سب صورتون نیت صحیح نہین اگر معتبر عورتان یا غلامان یا بچے چاند دیکھنے کی خبر دئے کر کر اعتقاد کیا کہ رمضان
رمضان کا غرہ ہی اور جزم سے روزے کی نیت کیا بعد چاند ثابت ہوا تو وہ نیت کفایت کرتی ہی اگر تردد سے نیت کرے تو روزہ صحیح نہین اگر شب کو روزے کی نیت
کیا ہون یا نہین کر کر شک آیا پھر بعد نیت کیا تھا سو یاد آیا تو روزہ صحیح ہی اور اگر رمضان کے آخر شب کو کہا اگر رمضان رمضان ہی تو مین روزہ رہونگا
اگر نہین تو افطار کرونگا تو یہ نیت کفایت کرتی ہی اگر حایضہ یا نفسا عورت خون منقطع ہونیکے قبل اپنی عادت پر اعتماد کر کر روزے کی نیت کئی صبح صادق ہونیکے
قبل خون منقطع ہوا تو روزہ صحیح ہی اگر روزہ رکھے بعد اسکو ترک کرنے کی نیت کیا یا روزہ توڑنا کسی چیز پر معلق کیا تو روزہ نہین ٹوٹتا

فصل

روزہ چار چیز سے باطل ہوتا ہی پہلا جماع عمداً کرنا اگرچہ انزال نہوے دوسرا منی نکلنا بغیر جماع کے پھر خواہ وہ منی حرام فعل سے نکلے مثلاً اپنے ہاتھ سے ملکے نکالے یا حرام فعل
نہوے مثلاً اپنی عورت کے ہاتھ سے یا اپنی باندی کے ہاتھ سے ملاکے نکالے یا بوسہ دینے سے یا بغیر حایل کے مس کرنے سے منی نکلے سب صورتون مین روزہ باطل
ہوتا ہی اگر فکر سے یا نظر کرنے سے منی نکلے یا عورت کو گلے لگانے سے نکلے تو روزہ باطل نہین ہوتا اور روزہ رکھکے اپنی عورت کو بوسہ دینے سے شہوت متحرک نہوے
تو بوسہ دینا مباح ہی پر ترک کرنا اولی ہی اگر شہوت حرکت کرتی ہی تو بوسہ دینا حرام ہی تیسرا اپنی اختیار سے قی کرنا اگر آپ سے آپ قی آوے تو روزہ باطل
نہین ہوتا اور بلغم کھنکار کر نکالنے سے مطلق روزہ باطل نہین ہوتا چوتھا کوی چیز اگرچہ تھوڑی رہے ظاہر ہوے باطن کے طرف منفذ مفتوح سے عمداً جانا اگر
مثلاً حقنہ کرنے سے اور ناک مین دوا ڈالنے سے روزہ باطل ہوتا ہی حلق اور خیشوم کے پرے باطن مین ہی اور منہہ کے اندر غلصمے تک اور ناک کے اندر خیشوم کے
آخر تک ظاہر مین ہی پس قی کو اس ظاہر تک نکالے یا بلغم کو اس باطن تک لیجاوے تو روزہ باطل ہوتا ہی لیکن اگر بلغم منہہ سے یا ناک سے بے اختیار باطن
طرف گیا اور وہ شخص تھوک دینے سے عاجز ہی تو روزہ باطل نہین ہوتا اور ناک منہہ جو ظاہر کے حکم مین ہین اسمین کوئی چیز داخل کرنے سے روزہ باطل نہین ہوتا
اور اگر نجس ہوے تو اسکا دھونا واجب ہی اور اگر کوی چیز کان مین یا احلیل مین داخل کیا تو روزہ باطل ہوتا ہی اور روزہ رکھکے فصد کرنا یا پچھنا مارنا جایز ہی پر
خلاف اولی ہی اور انکھ مین سرمہ لگانے سے یا کاجل لگانے سے روزہ باطل نہین ہوتا اور رستے کا غبار یا آٹے کا بخار اسکے پیٹ مین جاوے یا کمی منہہ مین گھس
جاوے تو روزہ نہین توٹتا اگرچہ منہہ عمداً کھولین اور خالص تھوک نگلنے سے روزہ باطل نہین ہوتا اگرچہ بہت تھوک منہہ مین جمع کر کر نگلین مگر تھوک نجس ہے
مثلاً دانت سے لہو نکلا ہے یا تھوک کو منہہ سے ظاہر ہونٹ تک مثلاً نکالے بعد اسی تھوک کو نگلے تو روزہ باطل ہوتا ہی اسیطرح تاگے کو تھوک مین بھگا
کے پھر اسکو منہہ مین لیوے اور وہ تھوک باطن مین جاوے تو روزہ باطل ہوتا ہی اور اگر کوئی عورت مسی لگائی تھی اور تھوک مین مسی کا رنگ آیا یا کوئی شخص
پان کھایا تھا اور تھوک مین پان کا رنگ مخلوط تھا تو ویسا تھوک نگلنے سے روزہ باطل ہوتا ہی اگر تھوک مین رنگ نہ آوے تو روزہ باطل نہ ہوگا
اور اگر کوئی شخص وضو شروع کیا اور منہہ مین پانی لینے وقت یا ناک مین پانی لیتے وقت باطن مین پانی گیا اور وہ شخص کچھ مبالغہ بھی نہین کیا ہی تو روزہ
باطل نہین ہوتا اگر پانی لینے مین مبالغہ کیا یا پانی منہہ مین یا ناک مین بے غرض لیا یا وضو تبرید کے واسطے کیا یا پانی وضو شروع مین چوتھے بار لیا اسمین پانی گیا تو
روزہ باطل ہوتا ہی اگر دانتون مین کھانا وغیرہ رہگیا سو اسکو عمداً نگلا تو روزہ باطل ہوگا اگر اسکو نہین نگلا لیکن اسپر سے جاری ہوتا ہی سو تھوک کو
نگلا اور دانت مین لگ رہی تھی سو چیز کو سمجھا لیکن اسکا تھوکنا ممکن نہین تھا تو روزہ باطل نہین ہوتا اگرچہ شب کو دانت مین کوئی چیز لگی ہی کر کے معلوم تھا

اور خلال نہین کیا اگر تھوکنا یا نکالنا ممکن تھا پر نہین کیا تو روزہ باطل ہوگا اور غرارہ کئے بعد پانی کا اثر منھہ مین باقی رہتا سو اسکو تھوک [illegible]
اگر وہ بیٹھنے وقت فرج سے جسقدر موضع دستانہ کی سکے اوپر اگر پانی یا انگلی وغیرہ جاوے تو روزہ باطل ہوتا ہی اگر جبر سے کسیکو کھانا مثلا کھلا [illegible]
کرے تو روزہ مجبور کا باطل نہین ہوتا اور اگر کوئی شخص بھول کے کھاوے یا پیوے اگرچہ بہت دیر رہے یا بھول کے جماع کرے تو روزہ باطل نہین ہوتا [illegible]
جو تازہ اسلام لایا ہی یا علما نہین سو شہر مین رہتا تھا سو اسکا بھی یہی حکم ہی اور اگر کسی شخص کو آفتاب غروب ہوا یا نہین کر کر شک آوے تو اسکو یقین ہووے
تک افطار کرنا حرام ہی اگر صبح صادق نکلا یا نہین کر کر شک آوے تو یقین ہونے تک کھانا وغیرہ جایز ہی اگر افطار کئے بعد آفتاب غروب ہوا تھا یا نہین کر کر
شک آوے تو روزہ قضا کرنا اور اگر صبح صادق طلوع ہوا تھا یا نہین کر کر شک آوے تو روزہ قضا کرنا ضرور نہین اور اگر کسی شخص کے منھہ مین کھانا تھا
بعد صبح صادق طلوع ہوتے ہی کھانا منھہ سے ڈال دیا تو روزہ صحیح ہی اگرچہ بے اختیاری سے کچھ چیز پیٹ مین جاوے اسیطرح جماع کرتا تھا صبح صادق طلوع کرتے ہی نکال لیا
تو روزہ صحیح ہی اگرچہ نکالے بعد انزال ہووے **فصل** روزہ صحیح ہونے کو چار شرط ہین پہلا شرط مسلمان ہونا کافر اور مرتد پر روزہ رہنا صحیح نہین دوسرا
شرط حیض و نفاس سے پاک رہنا حایض پر اور نفسا پر روزہ رکھنا صحیح نہین اور یہہ دونون شرط تمام دن یعنے صبح صادق طلوع کئے تب سے آفتاب
غروب ہوئے تک رہنا اگر دن کو مرتد ہووے یا حیض و نفاس آوے تو روزہ باطل ہوگا تیسرا شرط عقل رہنا اگر جنون کے سبب سے عقل ایک لحظہ بھی زایل ہووے تو
روزہ باطل ہی اگر جنون کے سوائے دوسری چیز سے مثلا غش یا بیہوشی یا سکر سے عقل زایل ہووے اور تمام دن وہی حالت رہے تو روزہ باطل ہوتا ہی اگر ایک لحظہ
بھی افاقہ ہووے تو روزہ صحیح ہی اور تمام دن سوتے سے روزہ باطل نہین ہوتا چوتھا شرط وقت روزہ رہنے کے قابل رہنا اور تمام برس کے دنان مطلق روزہ رہنے
کے قابل ہین مگر دو عید اور ایام تشریق یعنے ذی الحجہ کی عید کے بعد تین دن روزہ رکھنا حرام ہے اگر ان پانچ روزین فرض روزہ مثلا قضا کا یا نذر کا یا سنت روزہ
رکھے تو صحیح نہین اسیطرح شک کے روز روزہ رہنا حرام ہی مگر سبب کا روزہ مثلا قضا روزہ و یا نذر کا روزہ یا ورد کا روزہ اس روز رکھے تو درست ہی اگر
یوم الشک روزہ ہوگا کر کر نذر کیا تو صحیح نہین اور یوم الشک اسکو کہتے ہین شعبان کے تیسوین جسکے شہادت سے چاند ثابت نہین ہوتا ہی مثلا عورتان بچے غلامان
فاسقان چاند شب کو دیکھے کر کر خبر دیوین اگر کوئی لوگ نہ دیکھین تو وہ یوم الشک نہین اگرچہ ابر ہووے **فصل** دو روزے کے درمیانی افطار کرنا واجب ہے خواہ
نفل روزہ رہو یا فرض درمیانی افطار نہ کر کر وصال کرنا حرام ہی اور آفتاب غروب ہوا کر یقین ہوتے ہی جلد افطار کرنا مستحب ہی اور خرمے سے افطار کرنا سنت
ہی خرما نہ ملے تو دوسری کوئی میٹھی چیز سے کرنا وہ بھی نہ ملے تو پانی سے کرنا اور سحر کرنا بھی سنت ہی اور مستحب ہی سحر تاخیر سے کرنا لیکن اسقدر تاخیر نکرنا کہ شک
آوے اور مستحب ہی رمضان مین قرآن بہت پڑھنا خیرات بہت کرنا اعتکاف بیٹھنا اور روزہ دار کو لازم ہی اپنی زبان فحش جھوٹ غیبت چغلی سے نگاہ
رکھنا اور سنت ہی روزہ دار اپنے نفس کو شہوتون سے باز رکھنا مثلا خوشبوئی نہ سونگھنا اور آفتاب ڈھلے بعد مسواک نہ کرنا اور صبح صادق طلوع ہونے کے قبل جنابت
و حیض سے غسل کرنا اور دن کو احتلام ہووے تو جلد غسل کرنا اگر عورت کا حیض صبح صادق ہونے کے قبل منقطع ہووے اور بغیر غسل کے روزہ رہے تو صحیح ہی اور
افطار کرے بعد یہہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور مستحب ہی روزہ داران کو کھانا کھلانا اگر کھانا نہین
نہین کھلا سکتا ہی تو خرما یا پانی پر افطار کرانا اور روزہ کے کھانا چاکنا مکروہ ہی **فصل** روزہ رہنے مین بھوک یا پیاس کے سبب سے ہلاکی کا اندیشہ
ہی تو روزہ افطار کرنا مباح ہی اسیطرح سفر طویل مباح رہے تو افطار کرنا مباح ہی اور اگر روزہ رکھنے مین مشقت ہی یا مرض زیادہ ہوتا ہی تو بھی افطار کرنا
مباح ہی اور مریض پر لازم ہی شبکو نیت کرنا کہ اگر اپنا مرض طلوع فجر کے قبل کم ہووے تو مین روزہ رہونگا اور اگر روزہ رکھا بعد مرض پیدا ہوا تو افطار کرنا جایز ہی
اگر روزہ رکھے بعد مسافرت کا اتفاق ہووے تو افطار کرنا جایز نہین اگر مقیم شبکو روزے کی نیت کیا بعد صبح صادق نکلنے کے قبل سفر کیا تو افطار کرنا جایز ہے
اسیطرح سفر مین روزہ رکھے بعد افطار کرے تو بلا کراہت جایز ہی اگر مسافر روزہ تھا بعد اقامت کیا یا مریض روزہ تھا بعد شفا پایا تو افطار کرنا جایز نہین اور مسافر کو
روزہ رکھنا افضل ہی مگر ضرر کا اندیشہ فی الحال یا فی الاستقبال ہووے تو افطار کرنا افضل ہی اور جو شخص روزہ توڑا پھر عذر سے ہو یا بے عذر اسکا قضا کرنا لازم
ہی نابالغ بچا اور مجنون اور کافر اصلی قضا کرنا واجب نہین اور مستحب ہی قضا روزے پے در پے رکھنا اور جو کوئی رمضان کا روزہ بے عذر توڑا یا [illegible]

کی نیت بھول گیا تو باقی دن امساک کرنا لازم ہی اگر امساک نکرے تو گناہ گار ہوگا اور روزہ نہین رہتا تھا سو مریض اگر دن کو شفا پایا یا مسافر سفر سے آیا
تو باقی کا دن امساک کرنا مستحب ہے اگر امساک نکرے تو کھانا چھپکے کھانا مستحب ہی اور اگر مریض و مسافر جو روزہ نہین رہے ہین اور نابالغ عورت جو روزہ
نہین رہی ہی اور حایضہ جو حیض سے دنکو پاک ہو غسل کری ہی انھون کو روزہ نہین سو شخص جماع کرنا کچھ مضایقہ نہین اگر چاند مین شک تھا بعد چاند ثابت
ہوا تو امساک کرنا پھر بعد روزہ قضا کرنا فرض ہی اگر روزہ نہین تھا سو بچا بالغ ہوا یا مجنون کو افاقہ ہوا یا کافر اسلام لایا تو قضا کرنا اور امساک کرنا لازم نہین
مستحب ہی اسیطرح حیض و نفاس دنکو منقطع ہووے تو باقی کا دن امساک کرنا لازم نہین **فصل** اگر کوئی شخص رمضان کا روزہ عمداً جماع کر کر فاسد کرے تو گناہ گار ہوگا پھر قضا
کرنا اور کفارہ دینا واجب ہی اگر بغیر جماع کے افطار کرے تو کفارہ لازم نہین اگر بھولکے جماع کیا یا بارثانی جماع کیا یا مسافر تھا جماع کیا تو بھی کفارہ نہین اسیطرح مسافر
یا مریض عورت کو جماع کر کر روزہ فاسد کیا تو بھی کفارہ نہین اور رمضان کے روزے سوائے دوسرا روزہ مثلاً قضا روزہ یا نذر یا سنت روزے کو جماع کر کر توڑے تو بھی
کفارہ نہین اور اگر روزے کو بغیر جماع کے توڑا بعد جماع کیا تو بھی کفارہ نہین اگر شب باقی ہی کر کر جماع کیا بعد ظاہر ہوا کہ شب نہین تو بھی کفارہ واجب نہین اور کفارہ
ایک مسلمان باندی یا غلام آزاد کرنا اگر بندہ وہ نپاوے تو دو مہینے پی در پی روزے رکھنا اگر روزے رہنیکی طاقت نہین تو سات آدمی کو کھانا کھلانا اگر یہ بھی
دینے کی طاقت نہین تو کفارہ اسکے ذمے پر باقی رہتا ہی جب مقدور ہووے تو تب ادا کرنا **فصل** روزے مین فدیہ دینا تین سببسے واجب ہوتا ہی پہلا روزے کے
بدل مین پس جسکے ذمے پر قضا روزہ یا نذر کا روزہ یا کفارے کا روزہ باقی رہے اور وہ شخص روزے پر قادر ہو بعد مر گیا تو اسکے ترکے سے فدیہ دینا
واجب ہی اور فدیہ ہر روزے واسطے ایک فقیر کو یا مسکین کو دینا اور اگر میت کے طرف سے قرابت والا روزہ رکھے یا اجنبی اسکے اذن سے روزہ رکھے تو جایز ہی
فدیہ ساقط ہوگا زندے آدمی کے طرف سے روزہ رکھنا صحیح نہین اور جو کوئی بڈھین کے سبب سے یا النج ہونے کے سبب سے روزہ رہنے سے
عاجز ہی یا روزہ رہنے سے مشقت بہت ہوتی ہی تو روزہ انھون سے ساقط ہوتا ہی پر فقیر کو ایک مد کھانا دینا لازم ہی اگر محتاجی کے
سبب سے فدیہ نہین دے سکتا ہی تو اسکے ذمے پر فدیہ باقی رہتا ہی دوسرا وقت فوت ہونیکے سبب سے پس حاملہ عورت کو یا مرضعہ کو روزہ رہنے سے بچے
پر اندیشہ ہووے تو افطار کرنا بعد قضا کرنا اور ایک مد فدیہ دینا اگر اپنی ذات پر اندیشہ کر کر افطار کرے تو فدیہ دینا ضرور نہین اسیطرح آدمی وغیرہ محترم جیو ہلاک ہوتی
ہی کر کر افطار کرین تو فدیہ دینا واجب ہی تیسرا عذرے کو تاخیر کرنیکے سبب سے پس جو کوئی رمضان کا روزہ بلا عذر دوسرے سال تک تاخیر کیا تو اسپر قضا کرنا اور
فدیہ دینا واجب ہی **فصل** سنت روزہ رکھے بعد اسکو تمام کرنا واجب نہین اسیطرح سنت نماز شروع کرے بعد اسکو تمام کرنا واجب نہین لیکن بے عذر روزہ
یا نماز توڑنا مکروہ ہی اگر عذر سے توڑے مثلاً مہمان توڑنے واسطے مبالغہ کیا تو تب توڑنا مکروہ نہین اور توڑے بعد قضا کرنا مستحب ہی اور عرفے کا روزہ یعنی
ذی الحج کے نوین کا روزہ رکھنا حاجیون کے غیر کو مستحب ہی اسیطرح عرفے کے قبل غرے سے روزہ رہنا مستحب ہے اور عاشورا یعنے محرم کے دسوین کا روزہ
رکھنا مستحب ہی اسکے ساتھ محرم کی نوین کا یا گیارہوین کا رکھنا بھی مستحب ہے اور شوال کے چھے روز روزہ رہنا مستحب ہی اور افضل یہہ ہی عید ہوتے ہی دوسرے
روز پے در پے رکھنا اور ایام بیض کے روزے یعنے ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین روزے کو سنے روزے رکھنا مستحب ہی اور ایام سود یعنے اٹھاوسوین انتیسوین تیسوین
کو روزہ رکھنا بھی مستحب ہی اور دوشنبے کو اور پنجشنبے کو روزہ رہنا بھی مستحب ہی اور فقط جمعہ کے روز روزہ رہنا مکروہ ہی اسیطرح فقط شنبے کے روز یا یک
شنبے کو فقط روزہ رہنا مکروہ ہی اگر ان روزون کے ساتھ دوسرا دن ملاکے روزہ رہین تو مکروہ نہین اگر ان تین روزونکی کسی عادت کا روزہ آوے تو
تب اسی فرد منفرد روزہ رہنا مکروہ نہین اسیطرح ان روزونین فرض روزہ مثلاً قضا کا یا نذر کا منفرد رہین تو مکروہ نہین اور صوم دہر یعنے ایام تشریق
اور عیدین کے سوائے باقی ہمیشہ روزہ رہنا مکروہ نہین بشرطیکہ فرر کا اندیشہ نرہے لیکن صوم داودی یعنے ایک روز روزہ رہنا اور ایک روز افطار کرنا اس سے
افضل ہی اور افضل مہینے مین روزہ رہنے واسطے رمضان کے بعد محرم ہی اسکے بعد رجب اسکے بعد ذوالقعدہ اور ذوالحجہ اسکے بعد شعبان اور مرد جب
حاضر رہے تو عورت اسکے بے اذن سنت روزہ رہنا حرام ہی

باب اعتکاف کے بیانمین

اعتکاف یعنے مسجد مین بیٹھنا سنت موکدہ
ہی بشرطیکہ بیٹھنے والا مسلمان اور عاقل رہے اور مسجد مین درنگ کرنا اسپر حلال رہے اور شرط ہی اعتکاف کی نیت کرنا اگر نذر کا اعتکاف ہی تو فرض اعتکاف کی نیت

اور جتنے سال گزر جاوین اتنے مد فدیہ زیادہ دینا واجب ہی ۱۲م

کرنا اور نماز کے ارکان مین جسقدر آرام لینے ہین اس سے کچھ زیادہ مسجد مین درنگ کرنا فقط مسجد سے گذر کرنا کفایت نہین کرتا اگر کوی شخص اعتکاف نذر کا
کر نیت کرے تو ایک لحظہ بیٹھنا کفایت کرتا ہی لیکن ایک دن تمام اعتکاف بیٹھنا مستحب ہی اور مستحب ہی جب مسجد مین داخل ہووے تو اعتکاف کی
نیت کرنا اور اگر کوی شخص اعتکاف فلانے وقت تک بیٹھونگا کر تعین کرے اس عرصے مین قضاء حاجت واسطے نکلکے پھر آوے تو تازی نیت کرنا ضرور
نہین اگر بغیر قضاء حاجت کے نکلے تو تازی نیت کرنا کافر اور مجنون اور جنب اور حایض اور نفسا اعتکاف بیٹھنا صحیح نہین اور بچا ممیز اور غلام اور عورت

کتاب الحج

اعتکاف بیٹھے تو صحیح ہی لیکن عورتان اعتکاف بیٹھنا مکروہ ہی اور عورت مرد کے بے اذن اعتکاف بیٹھنا اور غلام صاحب کے بے اجازت اعتکاف بیٹھنا حرام ہی
اور اگر کوی شخص کسی مسجد مین اعتکاف بیٹھنے کی نیت کرے تو کوی مسجد مین اعتکاف بیٹھو ادا ہوتا ہی مگر مسجد حرام اور مسجد مدینہ اور مسجد اقصی مین اعتکاف بیٹھنے کی نذر
کرے تو وہین بیٹھنا متعین ہو جاتا ہی لیکن مسجد حرام قایم مقام مدینے کی مسجد کہ اور مسجد اقصی کے ہوتی ہی اور مدینے کی مسجد قایم مقام مسجد اقصی کے ہوتی ہی اور جماع
کرنے سے اعتکاف فاسد ہوتا ہی اور اعتکاف بیٹھکے اپنی عورت کو بوسہ دینا یا بشہوت مس کرنا حرام ہی اگر اس حرکت سے انزال ہووے تو اعتکاف فاسد ہوتا ہی
اور اعتکاف بیٹھکے کوی کام کرنا مثلاً سینا یا کتابت کرنا مکروہ نہین مگر وہی فعل بہت کرتے رہے تو مکروہ ہی اور بالون کو کنگای کرنا اور خوشبوی لگانا اور کپڑے
پہننا اور نکاح کرنا اور کھانا اور پینا جایز ہی اور کھانا کھاتے وقت سفرہ بچھاکے کھانا اولی ہی اور ہاتھ طشت مین دھونا اور مسجد مین بے ضرورت کوی حرفہ کرنا یا مال
مثلاً خرید و فروخت کرنا مکروہ ہی اور حجامت اور فصد مسجد مین لینا درست ہی پر خلاف اولی ہی بشرطیکہ خون کسی ظرف مین لیوے تا مسجد ملوث نہووے اگر
مسجد ملوث ہووے تو حرام ہی اور پیشاب اگرچہ طشت مین کرے تو بھی حرام ہی **کتاب الحج** تمام عمر مین ایکبار حج اور عمرہ کرنا ہر مسلمان عاقل بالغ حر استطاعت
رکھنے والے پر فرض ہے استطاعت یہہ ہی زاد و راحلہ آنے جانیکا رہنا اور راہ مین امن رہنا اور عورت کے ساتھ اسکا مرد یا اور کوی محرم رہنا اور صحت بدن ہونا
اور سوار ہونے مین اس شخص پر کچھ مشقت نہونا حج کے ارکان پانچ ہین پہلا احرام باندھنا یعنے حج مین داخل ہونیکی نیت کرنا دوسرا عرفات مین ٹھہرے رہنا

باب متفرقات مسایل کے بیان مین

تیسرا طواف کرنا چوتھا صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا یعنے دوڑنا پانچوان حلق یا تقصیر کرنا یعنے سر مُنڈھانا یا بال کترنا عمرے کے چار رکن ہین احرام باندھنا اور طواف
اور سعی کرنا حلق یا تقصیر کرنا اور حج مین تین چیز واجب ہین اول میقات مین احرام باندھنا اور تینون جمرون کو رمی کرنا اور مزدلفے مین شبکو رہنا اور محرم پر سیئے
ہوے کپڑے پہننا اور مرد سر ڈھانپنا اور عورت منہ اور دستانون سے پنجے ڈھانپنا اور بالون کو کنگای کرنا اور بالان نکالنا اور ناخن نکالنا اور خوشبوی لگانا
اور شکار پکڑنا اور نکاح کا عقد باندھنا اور وطی کرنا اور مباشرت بشہوت کرنا حرام ہی اگر کوی شخص یہہ سب چیزان کرے تو فدیہ لازم ہوتا ہی مگر نکاح کا
عقد باندھین تو نکاح منعقد نہین ہوتا اور احرام کسی چیز سے فاسد نہین ہوتا مگر فرج مین وطی کرین تو احرام فاسد ہوتا ہی لیکن فاسد ہونے سے احرام سے
نکلنا نہین بلکہ اتمام کرنا اور جسکو عرفے کا وقوف فوت ہووے تو حلال ہونا لیکن اسکو عمرہ گردانا اور دوسرے سال حج قضا کرنا اور ہدی دینا **باب متفرقات**
مسایل کے بیان مین سونے روپے کے باسنون مین کھانا پینا وضو کرنا سرمہ لینا بخور لینا گلاب یا دروازہ بنانا یا خلال کرنا یا اور کسی طور کا استعمال کرنا
مردان عورتان پر حرام ہی مگر فروخت کے وقت استعمال کرنا حرام نہین اگر سونے روپے کے باسن مین کوی چیز رہے تو اس باسن سے اول ایک ہاتھ مین لیکے بعد
اسکو دوسرے ہاتھ مین ڈالین پھر بعد استعمال کرین تو گناہ گار نہوگا اور سونے روپے کے باسن فقط بناکے رکھنا بھی حرام ہی اگرچہ اسکو استعمال مین نہ لاوے اور مجلس کو
دوکان کو گھر کو سونے روپے کے آلات سے آراستہ کرنا بھی حرام ہی روپے سونے کے سوا دوسرے قسم کے باسن کا استعمال درست ہی مگر نفیس جواہر کے
باسن کا استعمال کرنا مثلاً فیروزہ یا یاقوت بلور زبرجد وغیرہ مکروہ ہی اگر تانبے وغیرہ کے باسن کو ملمع کرین یعنے سونا روپا اُن پر چڑھاوین اور آتش پر رکھنے
سے کچھ سونا روپا مالیت رکھتا ہی سو حاصل نہووے اس باسن کا استعمال کرنا جایز ہی اگر آتش پر رکھنے سے کچھ مالیت حاصل ہووے تو اسکا استعمال حرام ہی
اور ضبہ کرنا یعنے باسن کو سونے کی پتی یا میخ مارنا حرام ہی اسیطرح روپے کا ضبہ بلا حاجت زینت واسطے بہت لگایا تو حرام ہی اگر ضبہ بلا حاجت تھوڑا ہی یا بہت
ہی پر حاجت واسطے ہی تو اسکا استعمال بلا کراہت جایز ہی اگر ذرا ذرا ضبہ چند جاگے متفرق ہی اُن سبکو جمع کرین تو بڑے ضبے کے برابر نہین ہوتا تو اسکا
استعمال مکروہ ہی اگر تھوڑا ضبہ حاجت واسطے ہی تو اسکا استعمال جایز ہی اگر بڑے ضبے کے مقدار ہووے تو اسکا استعمال حرام ہی اور باسن کے اوپر روپے کے درم جڑنا

اسکا حکم فضہ کے حکم سا ہی اور پیس کو روپے کی کرسی یا بخیہ لگانا جایز ہی **فصل** مردون پر سونے کا زیور پہننا حرام ہی اگرچہ سونا آلات حرب مین ہو مگر کسی
کی ناک کٹ گئی ہی یا انگلی کی پوری مثلاً کٹ گئی ہی یا دانت گر گیا ہی تو اسکے عوض مین سونیکا یا روپیکا عضو بنا کے لگا دین تو درست ہی جسطرح سونیکی تار سے
ہلتا ہوا دانت کو باندھین تو درست ہی اگر انگلی یا ہاتھ سونیکا یا روپیکا لگا دے تو حرام ہی اور مرد کو روپے کی انگوٹھی پہننا جایز ہی جسطرح جنگ کے آلات
کو مثلاً تلوار نیزہ حمایل خود بکتر ڈھال وغیرہ کو روپا لگانا جایز ہی بشرطیکہ اسراف نہ ہووے اور زین لگام قلم دوات کو روپا لگا دے تو حرام ہی اور عورتان
جنگ کے آلات کو روپا یا سونا لگانا یا مردان کا لباس پہننا حرام ہی اور عورتون کو اور بچون کو روپے سونیکا زیور پہننا یا سونے روپے کے جوتیان پہننا یا عورت
ہو تو سونے روپیکا تاج پہننا اور زر کے کپڑے پہننا اور اشرفیان کو مثل سوراخ کر کر کونڈی لگا کر پہننا جایز ہی مگر عادت سے زیادہ وزن کا زیور پہننا حرام ہی
اور اگر مرد متعدد انگوٹھیان بنا یا عورت دو چار جوڑین پھر پھر کے پہننے واسطے بنا رکھی تو جایز ہی اور عورتان قرآن کو سونے روپیکا تحلیہ کرنا جایز ہی جسطرح مردان
قرآن کے سوائے دوسری کتابون کو تحلیہ کرنا درست نہین اور مسجد کو یا کعبے کو اور وہان کے قندیلون کو سونے یا روپیکا تحلیہ کرنا حرام ہی **فصل** مردون پر ریشم کا
کپڑا پہننا یا اسپر بیٹھنا یا کھڑے رہنا یا اور کسی قسم کا استعمال کرنا حرام ہی اور عورتون کو اور بچون کو اسکا استعمال کرنا جایز ہی اگر تانا ریشم مخلوط ہی پر ریشم زاید
ہی تو اسکا بھی یہی حکم ہی اگر تانا گاڑا ریشم دونون وزن مین برابر ہین یا ریشم کم ہی تو اسکو پہننا جایز ہی اور ریشم کا کپڑا بحاجت واسطے یا بمقصد یا گرمی یا جوان یا کھال
دفع ہونے واسطے پہننا جایز ہے اور تطریف یعنے کپڑے کے کنارے کو سنجاف ریشم کا عادت کے موافق لگانا جایز ہے عادت سے زیادہ ہو تو حرام ہی اور تطریز یعنے
ریشم کے بوٹے جوڑنا اور ترقیع یعنے ریشم کے ٹکڑے جوڑنا جایز ہی بشرطیکہ اگر سب بوٹون کو اور ٹکڑون کو جمع کرین تو چار انگل سے زیادہ نہ ہووے اور بوٹے سوئی
بطور کشیدہ کے نکالتے ہین سو اسکا حکم ریشم سے بنے ہوئے کپڑے کے حکم سا ہی یعنے ریشم کا وزن اگر زیادہ ہے تو درست نہین وگر نہین تو درست ہی اور جبے کے حشو
مین ریشم بھرے ہین تو اسکا پہننا جایز ہی اور ریشم سے سیا ہوا کپڑا پہننا جایز ہی اور تسبیح کا تاگا اور شملے ریشم کے رکھنا جایز ہی اور دوات کے اندر ریشم ڈالنا
درست ہی اور قرآن کی چینچی ریشم کی بنانا بھی جایز ہی اور جبے وغیرہ کا استر ریشم کا لگانا جایز نہین اور زر سے بنا ہوا کپڑا پہننا اور زر کے گند یا لگانا یا زر سے
سینا مردون پر جایز نہین مگر جنگ کے آلات مین روپیکا زر ہے تو جایز ہی اور ریشم کا کپڑا بچھانا یا اسکا پردہ ڈالنا یا اور کسی طور کا استعمال کرنا پہننے کا حکم رکھتا ہی
اور عورت ریشم کے کپڑون پر بیٹھنا جایز ہی اگر مرد ریشم پر دوسرا کپڑا بچھا کے بیٹھے تو جایز ہی اور زعفران سے یا کسم سے رنگیا ہوا کپڑا بالغ مرد پر حرام ہی زعفران
اور کسم کے سوائے دوسرے رنگ کا رنگا ہو پہننا مکروہ نہین اور گھرون کو اور قبرون کو کپڑون سے آراستہ کرنا مکروہ ہی اور ریشم کے کپڑون سے اور تصاویرون سے آراستہ
کرنا حرام ہی لیکن کعبے کو حریر کا ستر کرنا جایز ہی اور نجس کپڑا غیر نماز مین پہننا جایز ہی لیکن اگر اس کپڑے مین کچھ رطوبت رہے تو پہننا جایز نہین اور کتے اور
خنزیر کا پوست پہننا بلا ضرورت حرام ہی اسیطرح دوسرے مردار جانورون کا پوست قبل دباغت کے پہننا یا نجس العین کو بدن مین پہننا بلا ضرورت حرام ہی پہننے کے سوا
دوسری کسی چیز مین انکا استعمال کرنا جایز ہی اور زمین کو گوبر سے لیپنا اور نجس تیل کا چراغ لگانا مکروہ ہی اور کشتی کو نجس چربی لگانا اور نجس تیل کا صابون بنانا اور
مردار ہو اسو جانور کتون کو اور پرندون کو کھلانا اور نجس کھانا جانورون کو کھلانا جایز ہی اور ایک جوتی پہنکے چلنا مکروہ ہی اور جوتیان پہنتے وقت اول
سیدھے پاؤن مین پہننا نکالتے وقت پہلے بائین پاؤن سے نکالنا مستحب ہی اور انگوٹھی لوہے کی اور تانبے کی اور شیشہ کی پہننا بلا کراہت جایز ہی اور مردان
روپے کی انگوٹھی پہننا سنت ہی اور سیدھے پاؤن مین پہننا افضل ہی اور انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کے طرف رکھنا اور درندے جانوران مثلاً باگھ چیتا وغیرہ کے بالون
والے پوست پر بیٹھنا حرام ہی اگرچہ بالون کو زمین طرف کرین اور پوستین سنجاب کی اور سمور کی پہننا جایز ہی مگر اس جانور کو ذبح نہین کئے ہین کر کے یقین ہووے تو اسوقت
وہ فرد مین حرام ہی اور ایک جانور وحشی کرکر تو ہی کھانا اسکا حرام ہی پوستین بھی اسکی درست نہین اور قمیص ازار لنگ جامہ وغیرہ آدھی پنڈری تک پہننا اور
آستینان منکت تک رہنا افضل ہی اور قمیص وغیرہ گھٹنے تک رہنا اور آستین انگلیون تک رہنا جایز ہی اس سے زاید مردون کو پہننا شان تکبر واسطے حرام ہی
اگر تکبر واسطے نہ ہووے تو مکروہ ہی مگر ضرورت واسطے جایز ہی اور عورتون کو ایک ہاتھ تک لٹکا چھوڑنا جایز ہی اور آستین بہت بڑی رکھنا بدعت ہی اور آستین
تنگ پہننا بلا کراہت جایز ہی خواہ سفر مین ہو یا حضر مین اور پگڑی باندھنا نماز کے وقت سنت ہی اور شملہ چھوڑنا یا نہ چھوڑنا دونون درست ہی **فصل** جانورون کے

صورتوں کا بنانا اگرچہ زمین پر ہے حرام ہی پھر ویسی صورت کا جانور موجود رہے یا نہ رہے مثلاً پران والا گھوڑا اور صورت بنانا گناہ کبیرہ ہے حدیث میں آیا ہی
اللہ تعالیٰ مصوروں پر لعنت کرتا ہی پھر حدیث میں آیا ہی مصوروں کو روز قیامت میں سخت تر عذاب ہوگا اور لڑکیوں کو کھیلنے واسطے گوڑیاں بنانا
درست ہی اور جھاڑ اور بیلیاں بوٹے چاند آفتاب کی صورت بنانا جائز ہی اسیطرح جانور کی صورت بغیر منڈی کے بنانا جائز ہی اور تصویر رکھنا بھی حرام ہی
حدیث میں آیا ہی جس گھر میں تصویر رہے تو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں اُترتے پھر وہ تصویر سقف پر رہے یا دیوار پر یا تکیئے پر یا پردے پر یا پہننے کے کپڑے
پر یا گز میں پر یا طبق پر یا خوان پر یا بدن پر یا سرہانے لیکے سوتے تکیئے پر صورت رہے تو جائز ہی اسیطرح پیسوں وغیرہ پر تصویر رہے تو اسکو اٹھانا اور رکھنا جائز ہے

فصل خدا کے ساتھ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرنا بڑی گناہ ہی اور اسلام لائے بعد مرتد ہونا کفر کے اقسام میں بہت بدتر ہی اور جو کوئی خدا کا انکار
کیا تو کافر ہی اسیطرح خدا تعالیٰ کو حادث کہا یا عالم قدیم میں کہا یا خدا تعالیٰ کے صفات جو باجماع ثابت ہیں انکا انکار کیا مثلاً خدا تعالیٰ کے علم کا انکار کیا یا خدا تعالیٰ
کو رنگ ہی یا جسم ہی کرکے اعتقاد کیا تو کافر ہوتا ہی اور جو کوئی پیغمبروں کا انکار کیا یا پیغمبر کی تکذیب کیا یا پیغمبر کے نام کی حقارت کیا یا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے بعد دوسرا پیغمبر ہوگا کرکے اعتقاد کیا یا آرزو کیا کہ آپ نبی ہونا تھا یا کہا فلانا شخص اگر نبی ہوتا تو میں اسپر ایمان لاتا یا قرآن کا یا اسکے کوئی ایک حرف کا
انکار کیا یا قرآن میں کچھ حرف بڑھا دیا اس اعتقاد سے کہ یہہ بھی قرآن میں ہی یا کچھ حرف کم کیا اس اعتقاد سے کہ یہہ قرآن میں نہیں یا جس چیز کی حرمت
باجماع ثابت ہی اور دین کے ضروریات سے ہی اسکو حلال کرکے اعتقاد کیا مثلاً زنا لواطت شراب پینا یا جو چیز باجماع حلال ہے اسکو حرام سمجھا مثلاً گائی کا
گوشت حرام سمجھا یا مرد مرے بعد دوسرے مرد کو نکاح کرنا حرام سمجھا یا جو چیز بالاجماع فرض ہی اسکا انکار کیا مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ حج یا جو بالاجماع فرض نہیں اسکو
فرض سمجھا مثلاً ساتواں نماز فرض میں کہا یا آپ کافر ہوگا کرکے عزم کیا یا کافر ہوں یا نہوں کرکے تردد کیا یا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کیا یا
عائشہ صدیقہ پر زنا کا بہتان کیا یا عمداً کوئی فعل کیا جو اسمیں عناداً دین کی اہانت ہی مثلاً قرآن کو نجاست میں ڈالا یا بت کو یا آفتاب کو یا کسی مخلوق کو
سجدہ کیا تو کافر ہوتا ہی اسیطرح سحر جو اسمیں آفتاب وغیرہ کی عبادت ہی کیا تو کافر ہوگا **فصل** قتل کرنا اور زنا کرنا اور لواطت کرنا اور شراب پینا اور حرام
اور عورت پر زنا کی تہمت کرنا اور جھوٹی شہادت دینا اور کسی کا مال غصب کرنا اور کافروں کے جنگ سے بھاگنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا
اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ روایت کرنا اور شہادت کو بے عذر چھپانا اور رمضان کا روزہ عمداً توڑنا اور جھوٹی قسم کھانا اور دوستوں کے ساتھ
قطع رحم کرنا اور ماپ اور تول میں خیانت کرنا اور نماز وقت کے آگے پڑھنا یا وقت سے بلا عذر تاخیر کرنا اور مسلمان کو ناحق مارنا اور صحابہ کے جناب میں بد بولنا اور رشوت لینا
اور دیوثی کرنا اور بادشاہ کے نزدیک چغلی بولنا اور زکوٰۃ دینے سے اباء کرنا اور امر بمعروف و نہی منکر باوجود قدرت کے نہ کرنا اور جادو کرنا اور قرآن بھول جانا اور جاندار کو آتش
میں جلانا اور عورت مرد کے نزدیک سونے سے بلا سبب انکار کرنا اور خدا کی رحمت سے ناامید ہونا اور خدا کے مکر سے امن میں آنا اور خنزیر کا گوشت یا اور کوئی مردار
چیز کو بلا عذر کھانا اور چغلی بولنا اور علما کی اور حافظ قرآن کی غیبت کرنا اور نماز میں ہسنا اور میت پر نوحہ کرنا کپڑے پھاڑنا یہ سب گناہاں کبایر ہیں اور یہہ گناہاں
والوں کے حق میں بہت عذاب آیا ہی اور نامحرم عورت کو نظر کرنا حرام ہی اسیطرح غیبت کرنا اور غیبت سننا اور لوگوں کے گھر میں جھانکنا اور جھوٹھی بات کرنا اور مسلمان
سے زیادہ تین روز سے ناخوش رہنا اور بے وجہ شرعی لوگوں سے جھگڑا کرنا حرام ہی اور شطرنج کھیلنا مکروہ ہی اگر اسکے ساتھ پیسے دینے کا شرط کریں یا
فحش بات کریں یا نماز وقت سے عمداً تاخیر کریں یا کھیل میں مشغول ہوکر سہو سے نماز وقت پر نہ پڑھیں تو شطرنج کھیلنا حرام ہی اور گول کھیلنا اور نرد اور گنجفہ اور چوسر
کھیلنا حرام ہی اسیطرح بستی کوڑی کا کھیلنا اور زمین پر مربع خطاں کھینچکے اسپر کنکرے رکھکے کھیلنا حرام ہی اور کبوتراں پالنا جائز ہی مگر کبوتروں کو اڑا کے
تماشا دیکھنا مکروہ ہی اگر کبوتراں اڑا کے لوگوں کے کبوتراں چرائیں یا کچھ شرط باندھیں تو حرام ہی اور راگ گانا اور سننا بغیر آلات کے مکروہ ہی اور اجنبی عورت سے
سخت مکروہ ہی اگر اجنبی عورت کا راگ سننے میں فتنے کا اندیشہ ہو تو اسوقت راگ سننا حرام ہی اور آلات طرب کے ساتھ راگ گانا مثلاً طنبور ستار عود
رباب خوار جوائی کوہ چنگ شہنائی جھانجھ مجیرہ مردنگ الغوزہ ستار یا انکا استعمال کرنا یا سننا یہ آلات بنانا سب حرام ہی اور شادی میں ختنہ میں عید میں
یا اور کوئی خوشی میں دف بجانا جائز ہی اگرچہ دف میں جھانجھ ہوں اور طبل بجانا بھی جائز ہی اور بچے کھلونے بجانا جائز ہی اور جوان تکیہ مار کے بجانا مکروہ ہی اور دنت

چلنے واسطے بدی پڑھنا اور بچے سونے واسطے گیتان گانا جایز ہی اور مرغے وغیرہ جانورون کو لڑانا حرام ہی اسیطرح جانورون کو بھوکے دانہ اور بہت
مارنا اور طاقت سے زیادہ بوجہ لادنا اور جانور باندھکے اسپر نشانہ مارنا سب حرام ہی اور جانور کو آتش مین جلا کے ملرنا بھی جایز نہین اگرچہ موذی
جانور ہے لیکن جو موذی جانوران کا قتل آیا ہی سو انکو ایک ہی دفعہ مین مارنا عذاب دیکے مارنا جایز نہین **فصل** بچہ پیدا ہوا ساتوین روز اسکا نام رکھنا
مستحب ہی اگرچہ سات روز کے آگے مرجاوے تا ور مستحب ہی اچھا نام رکھنا اور عبد اللہ عبد الرحمن نام رکھنا خدا کے نزدیک بہت دوست ہی اور پیغمبرون کا نام رکھنا
بلاکراہت جایز ہی اور خراب نام مثلاً شہاب حرب مرہ رکھنا مکروہ ہی اسیطرح بدشگون نام مثلاً یسار نافع برکت مبارک رکھنا مکروہ ہی اور ملک الملوک عبد النبی
عبد الکعبہ عبد الدار عبد العلی عبد الحسین جار اللہ رفیق اللہ نام رکھنا حرام ہی اسیطرح قاضی القضات حاکم الحکام بولنا حرام اور ابو القاسم نام رکھنا بھی حرام ہی اور
بچے کے طرف سے ساتوین روز لڑکا ہی تو دو بکرے اور لڑکی رہے تو ایک بکرا کاٹنا سنت ہی اور ضحیہ مین جیسا بکرا دیتے ہین ویسا ہی رہنا اور گوشت میٹھا پکانا
اگر کھٹا کھارا پکاوے توبھی بلاکراہت جایز ہی اور مستحب ہی اس بکرے کے ہاڑون کو حتی الامکان نہ توڑنا لیکن توڑین توبھی مکروہ نہین اور صبح کے وقت
عقیقہ کرنا اولی ہی اور ذبح کرنے والا یہہ کہنا بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ اور بکرا ذبح کئے بعد بچے
کا سر مونڈھنا اور بچے کے سر کو زعفران یا صندل لگانا مکروہ نہین بکرے کا لہو بچے کے سر کو لگانا مکروہ ہی اور بچے کے بالان تولکر اسکے برابر سونا خیرات کرنا مستحب ہی
اگر سونا میسر ہووے تو روپا وزن کر کر دینا اور بچا پیدا ہوے بعد اسکے سیدھے کان مین اذان دینا اور بائین کان مین اقامت کہنا اور بچے کے کان مین کہنا اِنِّی
اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور خرما چابکے اسکا رس چٹانا اگر خرما موجود نہ رہے تو دوسری کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہی **فصل**
مستحب ہی کسی کے سر مین بال رہین تو اسکو تیل ڈالیا کرنا اور مستحب ہی ہر آنکھ مین تین تین بار سرمہ لگانا اور مستحب ہی ناخن نکالنا اسکی ترتیب یہہ ہی اول
سیدھے ہاتھ کے کلمے کی انگلی کا نکھ نکالنا اسکے بعد بیچکی کی انگلی کا پھر اسکے بازو کی انگلی کا پھر وہان سے کرانگلی کا بعد بائین ہاتھ کی کرانگلی کا اسکے بعد بازو کی انگلی کا
پھر بیچکی انگلی کا تس پیچھو کلمے کی انگلی کا وہان سے انگوٹھے کا بعد سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا اور پانون کے نکھون مین اول سیدھے پانون کی کرانگلی سے
شروع کرنا بائین پانون کی کرانگلی پر تمام کرنا اور بغل کے اور عانہ کے بال دور کرنا بھی مستحب ہی مرد کے حق مین بال مونڈھنا بھی افضل ہی اور عورت اکھاڑنا افضل ہی
ناک کے بال بھی کترنا مستحب ہی اور مونچھون کو ہونٹون کا کنارہ دسے وتنا کترنا مستحب ہی اور سبلت یعنے مونچھون کے کنارے چھوڑنا جایز ہی اور نکھان اور بالان کو
حاجت کے وقت نہ نکالکے تاخیر کرنا مکروہ ہی اور چالیس روز سے زیادہ تاخیر کرنا بہت سخت کراہت ہی اور مستحب ہی ناک لہو سانڈے اور کان کے سوراخین دھونا
دھونا اور بالون کو سرخ رنگ کا خضاب یا زرد رنگ کا خضاب کرنا مستحب ہی اور سیاہ رنگ سے خضاب کرنا حرام ہی مگر غازیون کو سیاہ رنگ کا
خضاب کرنا درست ہی اور مردان بے عذر ہاتھان پانون کو مہندی لگانا حرام ہی اور مرد والی عورت ہاتھان پانوان بھر کے مہندی لگانا مستحب ہی مرد والی
نہین تو مہندی لگانا مکروہ ہی اور مرد نہین سو عورت یا مرد اجازت نہین دیا سو عورت پھریان کو فقط مہندی لگانا یا مہندی کا نقش چھوڑانا اور خساکو گلگون
یا کاجل لگانا حرام ہی اور سر کے بالون کو کنگھائی کرنا اور مانگ نکالنا اور داڑھی کو کنگھائی کرنا مستحب ہی تو داڑھی مونڈھنا مکروہ تحریمی ہے اور داڑھی مین کے سفید
بالون کو چوننا یا داڑھی کو سفید کرنا اور سر مونڈھتے وقت کنپٹی کے اوپر کے بالون کو چھوڑ دینا یا داڑھی کے ہار کے نیچے کے بال مونڈھنا یا رخسار و کے بہت
بال لینا یا تعجب سے داڑھی کو دیکھنا یا عنفقہ کے بازو کے بال نکالنا مکروہ ہی اور مردان تمام سر کے بال مونڈھنا یا چھوڑ دینا دو نو جایز ہی اور عورتان سر مونڈھنا
حرام ہی اور اپنے بالون کے ساتھ دوسرے کے بالان وصل کرنا حرام ہی خواہ آدمی کے بال سے وصل کرین یا غیر آدمی کے پھر وہ بال پاک رہین یا نجس اسیطرح ریشم اور تار وغیرہ سے
وصل کرنا بھی حرام ہی اگر بالون کو ریشم کے تار وغیرہ جو بالون سے مشابہت رکھتے ہین باندھین تو جایز ہی اور بالان موڑ کے گھنگرو بالے کرنا حرام ہی اور پیشانی
کے بالان اور بہون کے بالان چونتا حرام ہی اور عورت کو داڑھی یا مونچھان نکلے تو اسکو نکالنا مستحب ہی اور بچون کے سر مین چوٹیان چھوڑنا مکروہ تحریمی ہی اور
دانتون کو ریت کے باریک کرنا حرام ہی اور مستحب ہی مغرب سے آدھی گھڑی رات تک بچون کو باہر آنگن مین پھرنے نہ دینا اور شب کو پانی وغیرہ کے
باسن پر کوئی چیز ڈھانپنا اگرچہ آڑی ایک کاڑی رکھے توبھی بس ہے اور سوتے وقت بسم اللہ بولکے دروازہ بند کرنا اور آتش اور چراغ گل کرنا اور مردان اور

ت کے کھانے پر تیشہ دھر دیا جب تم ایسا حال دیکھی میرے تئین تو مجھی یہ کہتے ہو ای مینے کہا بات کیا ہی تیسری بات یہ تب مینے اپنی بی بی کو لیکے جاتا تھا
ایک بادشاہ ظالم کے ملک مین جا پہنچا اسنے وہ بی بی کو لینے کے واسطے پوچھا یہ کون ہی مینے کہا یہ میری بہن ہی پس اس سبب مین مجھے بہت شرم آتی ہی
نفسی نفسی تم موسی کے نزدیک جاؤ سب لوگ نزدیک موسی علیہ السلام کے آوینگے اور کہینگے تم رسول اللہ تعالی کے ہو اور حقتعالی تمہارے ساتھ سخن کیا ہے آپ ہمارے
واسطے شفاعت چاہو موسی علیہ السلام کہینگے آج کے روز حق تعالی بہت غضب مین ہی کبھو اتنے غضب مین نہین آیا اور نہ آویگا اور مین ایک قبطی کو طپانچہ مارا تھا وہ
اس طپانچے سے مرگیا نفسی نفسی تم عیسی کے نزدیک جاؤ تب عیسی کے نزدیک آوینگے اور انکتین کہینگے تم رسول ہو اللہ کے اور اسکا کلام ہو جو مریم مین ڈالدیا اور روح
ہین اسکے اور گہوارے مین سخن کیے ہین اب خدا کی درگاہ مین ہماری شفاعت کرو عیسی کہینگے حقتعالی آجکے روز بہت غضب مین ہی اتنے غضب مین کبھو نہین آیا اور نہ
آویگا اور لیکن تو مجھے خدا کہتی ہین اس بات سے مجھے بہت شرم آتی ہی نفسی نفسی تم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک جاؤ سب لوگ خدمت مین جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوئینگے اور عرض کرینگے آپ رسول مقبول ہین اللہ تعالی کے اور خاتم الانبیا ہین اور گناہان ما تقدم وما تاخر تمہارے حقتعالی معفرت کیا
ہے ہم امیدوار ہین کہ حضرت شفاعت کرو انا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھہ کھڑے رہینگے اور عرش کے نیچے تشریف لاکر خدا تعالی کے تئین سجدہ کرینگے اور
ایسے ایسے طرح سے خدا تعالی کے تئین سراہینگے کہ کوئی ویسا نہین سراہا ہی تب حقتعالی نے کہینگا ای محمد سر اٹھا کیا سوال کرتا ہی کر ہم قبول کرینگے اور کیا شفاعت
کرتا ہی کر بدبرا ہوگی حضرت فرماوینگے یا رب امتی امتی پس حقتعالی حساب لینے کا حکم فرماویگا اور میزان ترازو ہی اسکے تئین دو پلے ہین اور جیسا بھی
صحیفے نیکیان بدیان کے اسمین تولینگے اور حوض ایک نہر ہی اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبو ہی کنارے اسکے سونے کے ہین اور
گذرگاہ اسکا موتی اور یاقوت کے ریزون پر ہی اور کوزے اسکے آسمانون کے ستارون سا کثرت سے ہین جو کوئی اس پانی کو پیوے تو کبھو تشنہ نہووے اور صراط ایک
پل ہی بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز دوزخ کے رستے پر باندھا ہوا اس پر چلنے کے وقت قدم لغزش کرینگے اسوقت پروردگار اپنے رحمت سے مومنون
اور نیک لوگون کے قدمون کو مضبوط کریگا بعضے بجلی کے چمک سا گذرینگے اور بعضے باد کے جھپک سا اور بعضے پرندے کے اچک سا اور بعضے دوڑتے ہووے اور بعضے رینگتے
ہووے گذرینگے اور دونون کنارون پر اس پل کے کانٹے ہین گناہ گارون کے تئین اسکا موتن سے کھینچ کر دوزخ مین ڈالینگے اور بہشت باغ ہی جو حقتعالی اپنے نیک بندون
کے واسطے رکھا ہی اسمین ایسے ایسے اقسام کے نعمتین موجود ہین کوئی آنکھین دیکھے ہین اور نہ کان سنے اور نہ کسی بشر کے دل پر خطرہ گیا ہی ایک ایک درخت ایسا بڑا
ہی سوار اسکے سایے مین سو برس چلے تو تمام نہوگا اور حویلیان وہان کے موتی اور یاقوت اور زمرد اور سونے کے اور روپے کے ہین اور ایک ہی موتی کا ایک
ایسا بڑا دیرا ہی کہ درازی اسکی ساٹھہ کوس کی ہی۔ اور نعمتان وہان کے ہرگز منقطع نہوینگے اور دوزخ ایسی گہری ہی اگر پتھر اسمین ڈالے تو ستر برس تک اسکے
تہ کو نہ پہنچیگا اور انگارے اسکی مارے تیزی کے سیاہ ہوگئی ہی یہان کی آتش کی تیزی نسبت اسکے ستر جز مین کا ایک جز ہی۔ اور جانو کہ مومنان حقتعالی کے تئین بہشت
مین دیکھینگے جیسا کہ چودھوین رات کا چاند دیکھتے ہین اور قضا و قدر پر ایمان لانا یہ ہی کہ جاننا جو کچھ بھلائی برائی بندے کے مقدر ہین حقتعالی لکھا ہی سو وہی پہنچیگا
خدا تعالی جو چاہتا ہی سو ہوتا ہی اور جو نہین چاہتا سو نہین ہوتا اور کوئی شخص بے مدد اس پروردگار کے ایمان اور عبادت نہین کرسکتا ہی اسطرح کفر اور
گناہ بغیر ارادے اسکے نہین ہی حق سبحانہ جسکو چاہے اسکو راہ نیک دکھاتا ہی اور جسکو چاہے اسے ضلالت مین ڈالتا ہی اور حق تعالی کفر کے تئین نہین بخشتا ہی اسکے سوا
دوسرے گناہون کے تئین اگر چاہے تو بخشے اور اگر چاہے تو عذاب دیوے اور گناہ ہاں کرنے سے ایمان نہین جاتا اور کسی شخص کے تئین بہشت مین جائیگا یا دوزخ مین
جائیگا کر کے جزم نہ کیا چاہیے مگر وہ لوگ کہ جسکا احوال حدیث یا قرآن مین آیا ہی اور اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالی جو موت کا وقت مقرر کیا ہی اسیوقت آتی ہی
خواہ کسی طور سے مر سانپ کاٹے یا قتل ہووے یا زہر ہووے یا بیماری سے مرے **فصل** ارکان ایمان کے بیان مین ایمان کے رکن تین چیز ہین اول دل مین سچ سمجھنا
دوسرا زبان سے اقرار کرنا تیسرا اعضا سے عمل کرنا پس جو کوئی اقرار کو ترک کرے تو وہ کافر ہی اور جسنے تصدیق کو ترک کرے تو وہ منافق اور جو شخص عمل کو ترک کرے
تو وہ فاسق ہی **باب الاسلام** رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے روایت ہی کہ فرمایا اسلام کی بنا پانچ چیز پر ہی اول کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بولنا معنی
دوسرا نماز پڑھنا تیسرا مال کا زکوۃ دینا چوتھا حج بیت اللہ کا کرنا پانچوان ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور کوئی عمل بدون کلمہ شہادت کہے کے درست نہین

عورتان کی ختنہ کرنا واجب ہی آور پیدا ہوے سو ساتوین یا بعد ختنہ کرنا مستحب ہی بشرطیکہ بچا طاقت رکھے اگر طاقت نہین رکھتا ہی تو طاقت انی تک
انتظار کرنا واجب ہی آور لڑکے کے کان چھیدنا جایز نہین آور مرشدے بیٹھانا اور انکا تماشا دیکھنا آور بھانڈ بھانڈنی کے صورتین بنانا اور لنگ کھینچنا اور
شدون کو ماننا اور منت کے بیریان پاولیان ڈالنا آور بدی ڈالن اور جھنڈے کھڑے کرنا آور پاؤتیان لگانا اور شادی مین ہلدی غیرہ رسم کرنا اور
بچہ پیدا ہوا تو تھالا بجانا اور چھٹی کو چمک لگانا اور خواجہ خضر کے نام سے جھاڑان چھوڑنا سب بدعت اور حرام ہی آور شدون کو سجدہ کرنا اور رسم کو
ماننا اور پریان کا طبق دینا کفر ہی آور آولیا سے مراد مانگنا حرام مثلاً کہنا فلانے ولی مجھے بچہ دیو میری فلانی مراد برلاؤ اگر اعتقاد کرین لی نفع و ضرر بچا
ہی تو کفر ہی مگر اولیا سے مدد چاہنا مثلاً خدا کی درگاہ مین میری واسطے مدد چاہو تو جایز ہی **فصل** مسلمان پر آتے وقت اور جاتے وقت سلام کرنا سنت
ہی اور سلام کا جواب دینا فرض ہی آور جو کوی بول و براز یا جماع کرتا ہی یا کھانا کھاتا ہی یا پانی پیتا ہی یا علانیہ کوی فسق کرتا ہی یا بڑی گناہ کا مرتکب ہوا اس
گناہ سے توبہ نہین کیا ہی یا نماز پڑھتا ہی یا تلبیہ کہتا ہی یا اذان دیتا ہی یا اقامت بولتا ہی یا اونگھتا ہی یا خطبہ پڑھتا ہی یا خطبہ سنتا ہی یا دعا مین مستغرق
ہی تو ان سب پر سلام نہ کرنا اگر کوی سلام کرے تو اُنھون پر جواب دینا بھی لازم نہین مگر خطبہ سننے والا جواب دینا واجب ہی آور بول و براز و جماع کرنے والا
جواب دینا مکروہ ہی آور کھانا کھانے والا اور حمام مین ہی سو شخص سلام کا رد کرنا سنت ہی آور نماز پڑھنے والا اور موذن وغیرہ سلام کا جواب نہ دینا بلکہ ہاتھ
سے سلام کرنا آور جب ملاقات ہوی تب سلام کرنا مستحب ہی آور سلام مین اَلسّلام علیکم یا سلامٌ علیکم کہنا علیکم السلام کہنا مکروہ ہی آور سلام
کے جواب مین علیکم السلام کہنا اگر بغیر واؤ کے کہے تو بھی جایز ہی آور سلام مین اور جواب مین وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ زیادہ کرنا بہتر
ہی آور راہ مین ملاقات ہووے تو سوار پیدل پر اور چلنے والا کھڑے رہے سو شخص پر اور چھوٹا بڑے پر اور تھوڑی جماعت بڑی
جماعت پر سلام کرنا مندوب ہی اگر بالعکس کیے تو بھی مکروہ نہین اگر کوی شخص بیٹھا ہی وہان دوسرا آوے تو آنے والا سلام کرنا
مندوب ہی چھوٹا رہے یا بڑا تھوڑی جماعت رہے یا بہت آور عورتان عورتون پر سلام کرنا بھی مستحب ہی مگر اجنبی مرد پر سلام کرنا
مکروہ ہی آور کافر ذمی پر سلام مین تقدیم کرنا حرام ہی آور ذمی سلام کرے تو اُسکے جواب مین فقط وعلیک کہنا آور اگر کوی اپنے گھر مین
جاوے تو مستحب ہی اپنے اہل پر سلام کرنا اور خالی کوی نہین سو گھر مین جاوے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصّٰلِحِیْنَ
کہنا اور سلام کے واسطے پیٹ نیوڑانا مکروہ ہی اگر عالم یا صالح یا سید یا اپنا بزرگ یا حاکم یا اور کوی فضیلت رکھنے والا آوے تو اُسکے
اکرام و احترام واسطے تعظیم دینا مستحب ہی آور اپنے واسطے تعظیم چاہنا حرام ہی اور زاہد اور صالح یا اور کچھ دینی بزرگی رکھنے والے کے ہاتھ
کو بوسہ دینا مستحب ہی تر آدمی ہی یا مالدار ہی کر کر بوسہ دینا سخت مکروہ ہی آور حد شہوت کو نہین پہنچا سو بچے کو شفقت واسطے بوسہ دینا
مستحب ہی آور صالح کی میت کو منھ پر بوسہ دینا جایز ہی آور دوست سفر وغیرہ سے آوے بوسہ دینا اور اُسکے گلے ملنا مستحب ہی اُسکے
غیر کو مکروہ ہی آور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہی آور بندگان صالحان کے ملاقات واسطے جانا مستحب ہی آور مریض کی
عیادت کرنا مستحب ہی اور مستحب ہی چھینکتے وقت منھ پر ہاتھ یا کپڑا رکھنا اور آواز پست کرنا آور چھینکے بعد الحمد للہ کہنا جب الحمد للہ کہے
تو سننے والا اسکی تشمیت یعنی یَرْحَمُکَ اللہُ کہنا مگر کوی چھینکے تو تین بار تک تشمیت کرنا اس سے زاید مستحب نہین جب تشمیت کیا تو
چھینکنے والا یَھْدِیْکُمُ اللہُ یا یَغْفِرُ اللہُ لَکُمْ کہنا آور کافر کی تشمیت مین فقط یَھْدِیْکُمُ اللہُ کہنا اور جمائی کو تا مقدور دفع کرنا مستحب ہی
اگر غلبے سے جمائی آوے تو منھ کو ہاتھ سے یا اور کوئی چیز سے موچھنا **خاتمہ** انسان پر لازم ہے سب حالتون مین خدا تعالی کا
مراقبہ کرنا اور اول فرض چیز ادا کرنا حرام سے باز رہنا اسکے بعد سنتان بجالانا مکروہ چیزان ترک کرنا آور مباح چیزان کرنے یا نہ کرنے
مین مختار ہی اور کتا ہی عبادت کرین پر یہہ اعتقاد کرنا کہ آپ خدا کی عبادت کا ذرہ حق ادا نہین کیا اور یہہ اعتقاد کرنا کہ آپ سب سے
بدتر ہون لوگون کا احوال اور انکے عیبان دریافت کرنے سے بہت پرہیز کرنا اور عمل خالص خدا کے واسطے کرنا ریا و سمعے کے واسطے نہ کرنا

اسکی بعد بھی نہین ہی کوئی چیز اور کوئی شخص لایق پرستش کرنیکے سوے اللہ تعالی کے کہ جسنے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہی اور پروردگار عالم کا ہی محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم رسول ہین اللہ کے کہ حق تعالی اونکو بھیجتین تمام انس و جن و پری طرف بھیجا تا جو چیز کہ اونکو ضروری ہی علم و عمل سے تعلیم کرے جانو جو چیز ان حضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اتری ہی سو حق ہی اور اونھون تمام رسولان اور پیغمبران کے بعد آئے ہین اور سب سے بہتر ہین اور انکے بعد دوسرا کوئی پیغمبر نہین ہی
اور انکی دعوت قیامت تک باقی ہی اور اونکا حکم ماباپ اور بادشاہ و وزیر کے حکم سے بالا ہی اور ایمان سمجھنا اور منہہ سے بولنا فقط نہین ہی بلکہ دل سے
بھی یقین کرنا ہی اور جانو کہ ایمان کے بعد بڑا کام دین کا پانچ وقت کی نماز پڑھنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہی کہ حشر مین جب
سوال کرینگے تو اول نماز سے سوال ہوگا اگر نماز قبولیت مین آوے تو باقی کے اعمال بھی مقبول پڑینگے اگر نماز کو مردود کرینگے تو باقی کے اعمال کو بھی مردود کرینگے
اور بھی حدیث مین آیا ہی کہ جسنے پاکی اچھی طرح سے کرے اور نماز کو اسکے وقت پر رکوع سجود برابر ادا کرکے صدق دل سے گذارے تو اسکی وہ نماز عرش
کے نیچے جاکے کہتی ہی خدا تعالی تجھے نگاہ رکھے جیسا تونے مجھے نگاہ رکھا اگر اسطرح کوئی نہ کرے تو اسکو نماز کہتی ہی کہ حق تعالی تجھے ضایع کرے جیسا
تو مجھے ضایع کیا پس اس نماز کو پرانے کپڑے سا لپیٹ کر منہہ پر اُسکے پھینک دیتے ہین اور بھی آیا ہی فرق درمیانی مومن اور کافر کے نماز سے ہی جسنے
نماز ترک کرے تو وہ کافر ہی۔ اور بھی آیا ہی جس نے نماز فرض بغیر عذر کے ترک کرے تو تمام اعمال اُسکے مردود ہوجاتے ہین اور بھی آیا ہی کہ جسنے نماز
جان بوجھہ کر ترک کرے تو اُس سے ذمہ خدا کا اور رسول کا بری ہوتا ہی۔ اور بھی آیا ہی کہ جسنے ایک نماز ترک کیا تو کیسا ہی گویا اُن نے اپنے اہل و مال
کیتین ترک کیا۔ اور بھی آیا ہی ان پانچ نمازون پر جسنے محافظت کرے تو اُسے روز قیامت مین نور رہیگا اور نجات پائیگا اور جسنے محافظت نکرے
تو اسکیتین نور نرہیگا اور نجات نہوگی اور حشر اسکا فرعون ہامان کے ساتھہ ہوگا۔ الغرض نماز پڑھنے مین بہت سے فضایل ہین اور نماز ترک کرنے مین
بہت خرابیان ہین اس صورت مین مسلمان پر لازم ہی کہ نماز پڑھنے مین کچھہ قصور نہ کرے اور اسکو وقت شرعی سے باہر جانے نہ دیوے خواہ بیمار رہے یا بیمار داری
کرے یا عروس رہے یا کپڑے نجس رہے یا کوئی قرابت دار مرجاوے۔ اور کسی کو نہین پہنچتا ہی کہ نماز پڑھنے سے منع کرین صاحب کو نہین پہنچتا کہ غلام کو نماز پڑھنے
سے منع کرے اور مرد کیتین نہین پہنچتا کہ عورت کو نماز سے منع فرماوے بلکہ اُنہون پر واجب ہی کہ غلام کیتین اور عورت کیتین نماز پڑھنے کے واسطے تعید
کرے اور ماباپ پر فرض ہی اپنے بچون کو نماز سکھاوین اور جب انکی عمر سات برس کی ہووے تو نماز پڑھنے پر تعید کرین پس پر اگر دس برس کے ہووین اور
نماز نپڑھین تو انکو مارین اور جب کوئی بالغ ہووے اور تین نماز عمداً ترک کرے تو اسکیتین تلوار سے قتل کرے اور لازم ہی کہ خدا تعالی کی عبادت ایسے
حضور سے کرے گویا خدا کو دیکھتے ہین اور اگر ایسی ہو سکے تو ایسا کیا چاہیئے کہ خدا تعالی اپنے تئین دیکھتا ہی اور نماز صدق دل سے اور اُسکے
ارکان ادا کرکے آہستگی سے پڑھنا **کتاب الطہارت** اول رکن اسلام کا بعد از کلمۂ توحید کے نماز ہی اور نماز بے طہارت درست نہین اور طہارت
پاک پانی سے کیا چاہیئے اور پانی مستعمل یعنے تھوڑا پانی جو ایک بار کسی فرض کام مین آیا ہی اگرچہ پاک ہی لیکن پاک کرنے والا نہین ہی فرض کام کیسا
مثلا اس پانی سے غسل فرض یا وضو فرض کیا ہووے یا کوئی نجاست دور کیا ہووے اور اگر اس مستعمل پانی کو کسونے جمع کرے یہان تک کہ دو قلے کو پہنچے
تو طہور ہی یعنے پاک کرنے والا ہی اور اگر تھوڑا پانی سنت کام مین لگے تو طہور ہی مستعمل نہین اور اگر کوئی جنب نیت کرے بعد یا کوئی محدث منہہ
دہوئے بعد تھوڑے پانی مین ہاتھہ ڈبا کر چلو سے پانی لیوے اور نیت ڈونگے کی نہ کرے تو وہ پانی مستعمل ہوتا ہی اگر ڈونگے کی نیت کرے تو مستعمل
نہین ہوتا اور اگر کچھہ نجس چیز تھوڑے پانی مین پڑے تو پانی نجس ہوتا ہی اگرچہ وہ پانی اپنے حالت سے متغیر نہوا اور اگر نجاست بہت پانی مین پڑے
اور پانی کے تین وصفون سے کوئی وصف بدل جاوے یعنے بو یا مزہ یا رنگ متغیر ہووے تو وہ بھی نجس ہی اور اگر پاک چیز مثلا زعفران ملنے سے
متغیر ہووے تو پاک ہی لیکن پاک کرنے والا نہین اور پانی مین ہمیشہ رہنے والی چیز مثلا جہاڑ یعنے جڑان یا بیل جو پانی مین پیدا ہوتا ہی ویسی چیز سے پانی
اگر متغیر ہووے تو کچھہ ضرر نہین اور اسطرح کنجال یا پتے جہاڑون کے خود بخود پڑکے پانی متغیر ہووے تو بھی پاک ہی اور اگر پتے کسونے اٹھا کے ڈالنے
سے پانی متغیر ہووے تو طہور نہین اور پانی دو قلے سے کم رہے تو اسکو تھوڑا پانی کہتے ہین اور اگر دو قلے رہے یا اُس سے زیادہ رہے تو اُسے بہت

پانی کہتے ہین دو قلے پانی وزن مین پانسو رطل بغدادی ہوتا ہی اُسکی پیمایش سوا ہاتھ کا طول سوا ہاتھ کا عرض سوا ہاتھ کا عمق ہی اور مدور چیز مین دو گز کا عمق
ایک ہاتھ کا قطر ہی اور جسن جانور مین لہو جاری نہے مثلاً چیونٹی اور مکھی اگر تھوڑے پانی مین یا اور کوئی چیز مین پڑ کر مرے تو وہ چیز نجس نہین ہوتی اور کتے
اور سور کے سوا اور دوسرے تمام جانورون کا جھوٹا پاک ہی اگر بلی چوہا کھاکے نظر سے غائب ہووے اور بہت پانی مین اسکا منھ ڈبانا ممکن ہووے پھر پاک چیز مین منھ
ڈالے تو نجس نہین ہوتا اور باؤلی کا جو تھوڑا پانی اگر نجس ہووے تو سب نیچے سے پاک نہین ہوتا چاہیے کہ اوپر پانی اسمین ڈالنا چاہیے چھوڑنا تاکہ دو قلے ہووے یا دریا
بہت پانی مین مثلاً جو باہر سے بارش ہووے اور پانی متغیر ہووے تو پاک ہی لیکن اس پانی کا استعمال متعذر ہی کسواسطے کہ جو لوٹا سیند نکلے اس مین البتہ بال یا اور کچھ
اجزا نکل آوینگے ویسے وقت مین ضروری کوئین کا سب پانی نکالنا اگر اس مین جھرے بہت اُبلتے ہین سب پانی کا نکالنا ممکن نہین ہی تو اتنا پانی نکالین کہ پھر کوئی جز اُس
نجاست کا باقی نہین ہی کرکے خاطر تسلی ہووے اور اگر باوری کے پانی سے وضو کرتا تھا اُس مین سے مُوا ہوا مرغ مثلاً پیٹ پھول کے نکلے تو اتنے نماز قضا کرنا جو یقین
یقین ہووے کہ مرغ کے مرے بعد پڑھا ہون اور پانی مشمس یعنے پانی جو آفتاب کے تابش مین گرم ہوا ہے اُسکو بدن پر استعمال کرنا مکروہ ہی بشرطیکہ گرم ملک
ہے اور گھن تلے کھرے گیا سو باسن ہے سوائے سونے روپے کے اور اگر اُس پانی سے کپڑے وغیرہ دھووے تو مکروہ نہین اور پانی جو بہت گرم ہی یا بہت سرد ہی اُس
بھی وضو غسل کرنا مکروہ ہی

فصل نجاستون کے بیان مین

سور اور کتے کے سوا باقی جانوران جیتے رہتے تک پاک ہین اور جو جانور مرے تو اُسکے بال
اور ہڈی وغیرہ نجس ہی لیکن آدمی اور مچھلی اور ٹڈا کہ فارسی مین اُسکو ملخ کہتے ہین مرے بعد بھی پاک ہین اور باطن سے آدمی اور جانور کے جو چیز نکلے مثلاً پیشاب اور
گوہ اور لہو اور پیپ اور قی اور صفرا اور مذی اور ودی سب نجس ہین اور دودھ آدمی کا اور کھانے سو جانورون کا پاک ہی اور جسن جانور کو نہین کھاتے
اُسکا دودھ نجس ہی اور انڈے جانورون کے پاک ہین اگرچہ اُن جانور کو نہین کھاتے ہووین مگر جسن انڈے کے کھانے مین ضرر ہو تو کھانا اُسکا درست نہین منی آدمی کی اور
جانورون کی سوائے کتے اور سور کے پاک ہی اسیطرح رطوبت عورت کے فرج کی اور علقہ اور مضغہ پاک ہی۔ اور سرکہ اور سیر وغیرہ مین کیڑے پڑتے سو نجس ہین لیکن
اس چیز کو نجس نہین کرتے اگر اس چیز کے ساتھ ملکے کھاوین تو جایز ہی جیتے جانور کا کوئی جز جدا کر لیوے تو اسکا حکم اُسکے مردے کا حکم ہے مگر کھاتے سو جانورون کے بال
اور پر جیتے جو اُنکے نکالے تو پاک ہین اور مشک اور زباد اور آنسو اور لعاب اور عرق پاک ہی اور شراب اور جو چیز کہ نشہ لاوے نجس ہی نجاست کتے اور سور کی سات
دفعہ دھونے سے پاک ہوتی ہی لیکن چھے دفعہ سادے پانی سے دھونا اور ایک دفعہ مٹی لگا کے دھونا اور دوسرے نجاستین جو عین نہین رکھتے ہین ایک بار دھونے سے
پاک ہوتے ہین اور اگر نجاستین عین رکھتے ہین تو اتنا دھونا کہ عین اسکا جاتا رہے اگر بہت دھونے کے بعد فقط رنگ یا بو باقی رہے تو کچھ مضایقہ نہین اور نجاست
زایل ہوئے بعد تین بار دھونا مستحب ہی اور کپڑا دھونے کے بعد اسکو نچوڑنا بھی مستحب ہی کپڑے وغیرہ جو نجس ہوتے ہین اُنکو تھوڑے پانی مین ڈبا کے دھووے تو
پاک نہین ہوتے بلکہ پانی بھی نجس ہوتا ہی اگر اسکو پاک کرنا چاہے تو پانی اُسپر ڈال کے دھونا تب وہ پاک ہوتے ہین۔ زمین پیشاب وغیرہ پڑکے نجس ہووے
تو اسپر اتنا پانی ڈالنا جو اُسکو ڈھکے آوے پھر وہ زمین پاک ہوتی ہی اور جلنے سے کوئی چیز پاک نہین ہوتی گدھا وغیرہ نمک مین پڑ کے نمک ہووے تو
وہ نمک بھی پاک نہین ہوتا پتلی چیز نجس ہوئے بعد پاک نہین ہوتی مگر شراب جو خود بخود بغیر کچھ چیز ڈالنے کے سرکہ ہووے تو پاک ہی اور کتے اور سور کے سوائے
دوسرے مردار جانورون کا چمڑا دباغت کرنے سے پاک ہوتا ہی بعد دباغت کے اسکا حکم نجس کپڑے کا ہی بعد دھونے کے اسمین نماز پڑھنا اور اُسے بیچنا جایز ہی لیکن اُس
چمڑے کو کھانا جایز نہین جمے ہوئے گھی مین نجاست پڑے تو اُس نجاست کے جاگے کا اور اُسکے اطراف کا گھی نکالے تو باقی رہا سو گھی پاک ہی شراب خوارون کے
کپڑے اور بچون کے اور مجنونان کے اور قصابون کے کہ غالب اوقات مین اُنپر نجاست رہتی ہی پاک ہین اور اسیطرح بچون کا لعاب اور جانورون کا عرق اور انکا
لعاب اور اناج جو اُنکی کرنے کے وقت اُسپر بیل موتتے ہین اور بانات کہ سور کے چربی سے لگاتے ہین کرکے مشہور ہی اور پنیر جو شام کے ملک سے آتی
ہی اور اُسکا مایا سور کے پیٹ سے بنائے ہین مشہور ہی سب پاک ہین مگر جسنے کہ نجاست ڈالتے وقت بچشم خود دیکھا یا کوئی شخص معتبر دیکھا ہوا اُسکو خبر دیا تو اُسکو فقط
فقط وہ فرد معین نجس ہی اور اسیطرح فرنگی نان جو خمیرے مین اُسکے سیندی ڈالتے ہین کرکے مشہور ہی پاک ہی مگر کوئی شخص سیندی ڈالنے کے وقت بچشم خود
دیکھا یا کوئی ثقہ آدمی خبر دیا تو تب وہ فرد معین حرام ہی

فصل استنجے کے بیان مین

کوئی شخص پاخانے جانا چاہے تو خدا تعالی کا نام یا رسول اللہ

فصل نجاستون کے بیان مین

فصل استنجے کے بیان مین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام یا قرآن شریف کی آیت نزدیک ہو تو دور رکھ کے جانا اگر بھول کے لیجاوین تو مٹھی مین یا جیب مین یا پگری مین یا رومال مین چھپا لینا اور پاخانے مین خدا کا نام یا رسول کا نام نہ لینا اور کسی سے بات نہ کرنا مگر کچھ ضرورت ہو تو بات کرنا جایز ہی اور قبلے کے طرف منھ کرنا یا پیٹھ کرنا میدان مین حرام ہی اگر دیوار وغیرہ کا آڑ ہو تو جایز ہی پر خلاف اولی ہی راہ مین یا حمام مین یا لوگان بیٹھنے کی جاگے مین یا قبر کے نزدیک یا پھلدار درخت کے نیچے یا ٹھہرے ہوے پانی کے کنارے پر بول وبراز کرنا مکروہ ہی اور قبر پر اور مسجد مین کرنا حرام ہی اور سخت زمین پر اور سوراخ مین اور ہوا کے رخ پر اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور پاخانے مین جاتے وقت بایان پاؤن پہلے رکھ کر یہ دعا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور باہر نکلتے وقت سیدھا پاؤن پہلے رکھکر یہ دعا کہنا غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ اور بول براز سے فراغت پا کے بعد پانی سے یا کلوخ سے طہارت کرنا واجب ہی اور ثیبہ عورت کو اگر پیشاب مدخل ذکر مین گیا کرکے یقین ہو تو تب کلوخ لینا کفایت نہین کرتا اور باکرہ کو اور ثیبہ جو اسکو پیشاب مدخل ذکر مین گیا سو یقین نہین تو کلوخ لینا کفایت کرتا ہی اور عورت اکڑو بیٹھے وقت جتنا بدن موضع مخصوص سے ظاہر ہو تلی وتا ہی دھونا پیشاب کے بعد بس ہی زیادہ دھونا حاجت نہین اگر روزہ رکھے زیادہ دھووے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور سنت ہی جانے ضرور کے بعد بائین ہاتھ کی بیچ کی انگلی سے دھونا پھر بعد ہاتھ کو مٹی لگا کے دھونا۔

باب وضو کے بیان مین

وضو کے چھے فرض ہین پہلا نیت منھ دھوتے وقت کرنا کہ مین وضو کرتا ہون حدث رفع ہونے کے واسطے یا فرض وضو کرتا ہون اور یہ نیت دل سے کرنا فرض ہی زبان سے بولنا سنت ہی دوسرا منھ دھونا طول مین پیشانی پر بال اگنے کے جاگے سے ٹھڈی تک اور عرض مین کان سے دوسرے کان تک پوست اور بال مونچھ کی سرخی جو بعد منھ موندنے کے دستی ہی دھووے اگر کسی شخص کے پیشانی پر بال بہت ہووین تو بھی پیشانی دھونا ضرور ہی اگر کسی مرد کو داڑھی دات اور اسکے نیچے کا پوست بات کرنے ہارے کو ظاہر نہین ہوتا ہی تو ویسی داڑھی کا فقط ظاہر دھونا فرض ہی اندر پانی پہنچانا فرض نہین اور پیشانی پر کے سیپیان اور کنپٹی کے اوپر کا اور دونون کانون کے اوپر کا جاگا دھونا فرض نہین اور رخسار اور کان کے درمیان جو موضع ہی اسکا دھونا فرض ہی اگرچہ وہان بال بہت ہووین اگر عورت کو یا خنثی کو داڑھی نکلے تو اسکے باطن مین پانی پہنچانا فرض ہی اور عورت کیتین مندوب ہی داڑھی نکلے تو اسکو دور کرین مسّا اور داڑھی جو منھ کے حد سے تجاوز کئے ہین اسکا دھونا بھی فرض ہی اور منھ کے طول وعرض کا حد جو بیان ہوا اسکے تھوڑے اوپر اور نیچے جو رس سے دھونا احتیاط واسطے فرض ہی اور منھ دھونے کا پانی دونون ہاتھ سے لینا سنت ہی اگر ایک ہاتھ سے لیوے تو بھی جایز ہی پر سنت فوت ہوتا ہی تیسرا فرض دونون ہاتھ کہنیان تک دھونا ناخن اور ہاتھ پر کے بال بھی دھونا اگرچہ بہت ہووے اور دراز ہووے اور جسکا ہاتھ کہنی سے کٹا ہی اُن نے بازو کا تند جو باقی رہا ہی اُسے دھونا فرض اور باقی کا بازو دھونا سنت ہی اگر کہنی کے اوپر سے کٹا ہو تو اسکو دھونا سنت ہی اگر وضو کئے بعد کسی کا ہاتھ کٹ جاوے یا ناخن نکالے تو اس موضع کا دھونا فرض نہین مگر جب دوسری وضو کرتا ہی تو اس وقت دھووے چوتھا فرض سر کا مسح کرنا اگر ایک آدھے بال کو مسح کیا تو بھی بس ہی اور درازی کے سبب سے سر سے خارج ہو سو بال پر مسح کرنا کفایت نہین کرتا اور سر کے مسح کرنے کے عوض مین اگر سر دھووے تو کچھ مضایقہ نہین اور دھونا مستحب بھی نہین پانچوان فرض دونون پاؤن گھٹنیان تک دھونا چھٹوان فرض ترتیب نگاہ رکھنا یعنے نیت کرکے منھ دھونا پیشتر ہاتھ دھونا اسکے بعد سر کا مسح کرنا وہان سے پاؤن دھونا اگر اسمین مقدم موخر کرے تو وضو حاصل نہ ہوگی اگر کسی شخص کو حدث اور جنابت دونون رہے تو اُن دونون سے فقط غسل کفایت کرتا ہی

فصل وضو کے سنتان مین

پہلا مسواک کرنا مگر روزہ دار دوپہر ڈھلے بعد مسواک کرنا مکروہ ہی اور کیا کوئی قسم کی لکڑی کہ جس سے میل نکلتا ہی مسواک کرین تو سنت حاصل ہوتی ہی پر پیلو کی سوکی جڑ پانی مین نرم کی ہوئی اولی ہی اور اگر سخت انگلی سے مسواک کرے تو بعضے فقہا کے نزدیک سنت حاصل ہوتی ہی اور مسواک دانتان کی چوڑائی مین کرنا مستحب ہی طول مین کرنا مکروہ ہی اور سیدھے ہاتھ سے سیدھے طرف سے ابتدا کرنا مستحب ہی اور داڑھ اور جیب اور تالو پر بھی مسواک پھیرنا مستحب ہی اور دوسرے کی مسواک سے بغیر اسکی اجازت کے کرنا حرام ہی اور نماز پڑھنے وقت اور طواف کے وقت اور سجدہ تلاوت کے وقت اور سجدہ شکر کے وقت اور قرآن پڑھنے وقت اور دانتان زرد ہوگئے سو وقت اور منھ مین مبلوئی تر ہی سو وقت اور گھر مین داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرنا

سنت مؤکدہ ہی دوسرا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہونا اگر فقط بسم اللہ کہے تو بھی سنت حاصل ہوتی ہی اور جو چیز شان کی ہی پھر عبادت رہے یا غیر عبادت مثلا قرآن پڑھنا اور لکھنا اور پینا اور کپڑے پہننا یہانتک جماع کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنا مستحب ہی تیسرا دونون پہنچے دھونا اور جو شخص خواب سے بیدار ہووے تو ہاتھ پاک رہنے مین شک کرے تو ہاتھ پیشتر از تین بار دھونے کے برتن کے پانی مین ڈبانا مکروہ ہی پھر اگر برتن بڑا ہی ہاتھ سے اٹھایا نہین جاتا اور پانی کے لینے کو کچھ برتن بھی نہین تو انگلی ڈبا کر منہہ سے یا کسی غیر سے استعانت کیا جاے چوتھا غرارہ کرنا پانچوان ناک مین پانی لینا اگر ناک مین پانی لینے کے بعد کلی کرے تو محسوب نہین اسیطرح باقی سنتون مین تقدیم تاخیر کرے تو محسوب نہین اور ایک ایک چلو پانی لیکر اسمین غرارہ کرنا اور ناک مین بھی لینا افضل ہی اور غرارہ کرنے مین مبالغہ کرنا تاکہ پانی حلق تک پہنچے اور انگلی دانتون پر پھیرنا اور ناک مین پانی لینے مین بھی مبالغہ کرنا تاکہ پانی نکوڑی کے آخر تک پہنچے اور بائین ہاتھ کی کن انگلی سے ناک کی میل وغیرہ نکالنا اور روزہ دار غرارہ اور ناک مین پانی لینے مین مبالغہ کرنا مکروہ ہی چھٹوان جس عضو کو تین دھوتے ہین یا مسح کرتے ہین سو تین بار کرنا تین مرتبہ سے زیادہ کرنا مکروہ ہی اور اگر پانی تھوڑا ہی یا وقت تنگ رہے تو اسوقت ایک ہی مرتبہ پر اقتصار کرنا فرض ہی ساتوان داڑھی کا خلال بالان کے نیچے سے کرنا جبکہ انبوہ رہے آٹھوان سیدھے عضو کو بائین پر مقدم کرنا مگر رخسارے اور دونون پہنچون کو ملا کے دھونا اور اسیطرح دونون کانون کا مسح ملکے کرنا نوان منہ دھونے مین جو فرض ہی اس سے زیادہ دھونا اور ہاتھون کو کاندھے تک اور پانون زانو تک دھونا دسوان پورے سر کا مسح کرنا اسطور سے کہ دونون انگوٹھے کنپٹی پر رکھنا اور دونون ہاتھ کے انگلیون کا سر ملا کر پیشانی سے گدی تک لیجانا اگر سر مین بال ہے تو پھر انگلیان وہان سے پھیر کر پیشانی تک لانا اگر سامنے کے بالون پر مسح کرکے باقی سر عمامہ مین پگڑی پر مسح کرے تو بھی سنت حاصل ہوتی ہی گیارھوان مسح کانون کا اسطور سے کرنا کلمے کی انگلی کانون کے سوراخون مین داخل کرکے کانون کے موڑون مین پھیرنا اور انگوٹھون کو کانون کے اوپر پھیرنا اور ہتھیلیون کو کانون سے لگانا بارھوان پانون کے انگلیون کا خلال پنجے کے نیچے سے بائین ہاتھ کے کن انگلی سے کرنا سیدھے پانون کے کن انگلی سے شروع کرنا اور بائین پانون کی کن انگلی پر ختم کرنا اگر انگلیون مین پانی بدون خلال کرنے کے نہین پہنچتا تو اسوقت خلال کرنا واجب ہی اور مندوب ہی ہاتھون کے انگلیون کا خلال کرنا اور کسی کے استعانت سے وضو نہ کرنا اور پانی کا باسن سیدھے طرف رکھنا اور وضو کرے بعد اعضا کو پونچھنا اور بسم اللہ کہے جب یہہ دعا پڑھنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا اور وضو کے اول سے آخر تک نیت دلین رکھنا اور پہنچے دھوتے وقت زبان سے آہستہ کہنا اور چھلے یون کا جاگا دھونے مین اہتمام کرنا اور آنکھون کے کوئون کو کلمے کی انگلی سے دھونا اور عضون پر پانی ڈالے بعد ہاتھ پھرانا اور انگلی مین انگوٹھی رہے تو اسے حرکت دینا اور منہہ دھوتے وقت اوپر کے جانب سے دھونا اور ہاتھون کو انگلیون سے شروع کرنا جبکہ آپ پانی ڈالتا ہی اگر غیر شخص پانی ڈالتا ہو تو ہاتھون کو کوہنیون سے اور پانون کو گھوٹون سے شروع کرنا اور پانی لینے مین اسراف نہ کرنا اور پانی وضو کا ایک مد سے اور پانی غسل کا ایک صاع سے کم نہ ہونا اور منہہ قبلے کے طرف کرنا اور منہہ پر پانی نہ مارنا اور اثناء وضو مین سخن نہ کہنا اور چھینٹے اڑنے سے پرہیز کرنا اور وضو کے بعد کہنا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ

اور اعضا پی در پی دھونا اگر تھوڑا درنگ کرے تو کچھ مضایقہ نہین اگر بے عذر اتنا دیر کیا کہ عضو خشک ہوگیا تو وہ مکروہ ہی اور وضو کرنے مین شرط ہی کہ پانی عضو پر جاری ہووا اگر ناخن مین یا شقوق مین میل ہونے کے سبب سے پانی نہ پہنچے تو اسے نکالنا فرض ہی اسیطرح موم یا تیل جم کے پانی پہنچنے سے مانع ہوجاوے تو دور کرنا اسکا بھی فرض ہی اگر تیل پیلا رہے یا مہندی کا رنگ رہے تو اسکا نکالنا ضرور نہین اور یہہ تمام شرطان وغیرہ وضو کے گر بجا لاوے تو طہارت ظاہر کا ہوتا ہی دل بھی خراب چیزون سے توبہ استغفار کرکے پاک رکھنا چاہئے بعد ازان نماز شروع کیا جانا چاہئے اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اسکے مانند ہی کہ کسی بادشاہ کو اپنے گھر مین بلاوے اور باہر گھر کے پاک کرے لیکن اندر تمام غلیظ اور ناپاک رکھے

فصل وضو چار چیز سے ٹوٹتی ہی پہلا پیشاب کی راہ سے یا جاضرور کی راہ سے کوئی چیز نکلنا اگرچہ قبل سے باد بھی نکلے مگر منی نکلنے سے وضو باطل نہین ہوتی دوسرا عقل زایل ہونا بسبب جنون کے یا بیہوشی کے یا نشہ کے یا سورہنے کے مگر مقعد زمین پر مضبوط رکھکے سووے تو وضو باطل نہین ہوتی تیسرا ہتھیلی یا